یا اللہ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قُل جَاءَ الحَقُّ وَزَهَقَ البَاطِلُ اِنَّ البَاطِلَ کَانَ زَهُوقًا

صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

نام نہاد اہلحدیث غیر مقلدین کے جھوٹ فریب
اور فراڈ کی دلچسپ داستان

مسمّٰی بہ

تحقیق اہلحدیث

ناشر: مکتبہ رضائے مصطفٰے۔ دار السلام گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ

دعوتِ غور و فکر، صدائے علم و انصاف، پیغامِ دیانت و صداقت مسمّٰی بہ

تحقیقِ اہلحدیث

مع جواب

قدامتِ اہلحدیث

جس میں لفظ اہلحدیث و فرقہ اہلحدیث کے متعلق تمام متعلقہ مباحث کی تحقیق کے علاوہ مسائل فقہ کی تشریح و غیر مقلدین کے مخصوص مسائل و عقائد باطلہ کی توضیح ایک نئے معلومات افزا تاریخی انداز میں پیش کی گئی ہے۔

مرتبہ

فقیر قادری محمد حفیظ نیازی غفرلہٗ

مدیر ماہنامہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

(لاہور آرٹ پریس انار کلی لاہور) (بار دوم تعداد ۱۵۰۰ رمضان المبارک [illegible])

غیر مقلدیت قادیانیت کے نقش قدم پر

مولوی عبداللہ اہلحدیث امرتسری "فرماتے تھے۔ الہام ہوا۔ کہ
بدل خود مطالعہ کردہ باشی۔ مبادا کہ داغے از ماسوا بنشیند۔
یکبار یہ الہام ہوا۔ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ
سَبِیْلًا۔ اور فرماتے تھے الہام ہوا۔ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی۔ یعنی البتہ
جلدی دے گا۔ تجھ کو تیرا رب پھر تو خوش ہو جاوے گا۔ اور فرماتے تھے الہام ہوا۔
اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ (سوانحعمری ص ۳۵، ۳۶ مختصراً)

نوٹ:۔ ایک طرف غلام احمد قادیانی کے نام نہاد "الہامات" اور شانِ مصطفوی
میں نازل شدہ آیات اپنے ناپاک وجود پر چسپاں کرنا سامنے رکھئے۔
اور دوسری طرف مولوی عبداللہ اہلحدیث امرتسری کے مذکورہ نام نہاد
"الہامات" و شانِ مصطفوی میں نازل شدہ آیات کو اپنے وجود نامسعود پر
چسپاں کرنا ملاحظہ فرمائیے۔ اور پھر للّٰہ فیصلہ کیجئے کہ غلام احمد قادیانی اور
عبداللہ "اہلحدیث" اور مرزائیوں، وہابیوں میں کہاں تک فرق ہے؟ بس کہ

نام ہی کا فرق ہے، تصویر ہے دونوں کی ایک

مرزائی کی اقتداء:۔ مرزائی کے پیچھے نماز ادا ہو جائے گی۔ حدیث میں ہے ہر
نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ یعنی اگر وہ جماعت کرا رہا ہو تو مل جاؤ۔
وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ۔ (رسالہ اہلحدیث امرتسر ۱۶ مئی ۱۹۱۳ء زیر ادارت
ثناء اللہ امرتسری) ہے۔

ہوشیار اے مرد مومن ہوشیار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن۔

حرفِ اوّل

غیر مقلدین وہابیہ جو اہل سنت و جماعت کے خلاف
خواہ مخواہ شور و شر کرتے اور اہل سنت کے معمولات
خیر و مباحات کو شرک و بدعت کا نشانہ بناتے رہتے تھے۔ اہل سنت کے
ایک ہی سوال میں ایسے الجھے ہیں کہ بیچاروں کو کوئی راستہ نظر
نہیں آ رہا۔ اور آئے بھی کیسے۔ جبکہ اس سوال نے ان کے
گروہی نام و خود ساختہ اہلحدیث (وہابی) مذہب کا وجود تک
خطرہ میں ڈال دیا ہے۔

سوال صرف اتنا تھا کہ "اہلحدیث وہابی اپنے ہی اصول کے
مطابق صحیح حدیث سے اپنے فرقہ کا اہلحدیث کہلانا ثابت کریں
ورنہ اس بے ثبوت و بدعتی نام اور خود ساختہ مذہب سے تائب
ہو جائیں" بات سیدھی سی تھی۔ کہ وہ اپنے ہی مقررہ اصول کے
مطابق اپنا اہلحدیث کہلانا ثابت کر دیتے یا اہلسنت پر نشانہ بازی
سے باز آ جاتے۔ مگر بمصداق "وہابی آں باشد کہ چپ نشود" وہابی
اصل موضوع پہ تو گفتگو نہ کر سکے۔ اور سراسر غلط بحث غیر متعلق و
عامیانہ گفتگو اور خلاف موضوع امور میں الجھ کر رہ گئے۔

یہ معاملہ حکیم محمود ابن اسماعیل گوجرانوالہ سے شروع ہوا مگر
وہ پہلے تو منظر عام پر نہ آئے۔ اور ان کی بجائے قاری سیف اللہ

نے اشتہار شائع کر دیا۔ جس سے وہ مزید اُلجھ گئے۔ چنانچہ اہل سُنّت کے سوالات کے جواب میں ان کی بے بسی ان کے پمفلٹ نام نہاد "چیلنج" سے ظاہر ہے۔ دریں اثنا حکیم محمود کی ایک دو ورقی پمفلٹ کے ذریعے نمودار ہو گئے۔ لیکن اصل سوال اور موضوع کے مطابق انہوں نے صرف ایک روایت پیش کی۔ جس کا جواب اہلسُنّت اپنے پہلے اشتہار ہی میں دے چکے ہیں۔ کہ اس کا تعلق علماء و طلباء حدیث سے ہے نہ کہ موجودہ غیر مقلدین اہلحدیث سے۔

لفظ اہلحدیث

وہابی متقدمین کی کتب میں بعض مقامات پر لفظ اہلحدیث سے سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اہلحدیث وہابیوں سے پہلے جہاں بھی اہلحدیث کا لفظ آیا ہے۔ وہاں علم حدیث کے ماہرین، محدثین اور علماء و طلباء حدیث مراد ہیں۔ نہ کہ موجودہ ہر ایرا غیرا نتھو خیرا۔ نام نہاد اہلحدیث وہابی۔

لطیفہ

موجودہ نام نہاد اہلحدیثوں خصوصاً ان پڑھ جاہل وہابیوں کا اہلحدیث کہلانا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ "پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل" اور "پڑھی نہ پائی بن بیٹھی اولیاء" چنانچہ قاری سیف اللہ نے تو بیچ "اہلحدیث" کہلاتے کہلاتے وہابیوں کو ولایت کے درجہ پر پہنچا دیا ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ لکھتے ہیں۔ "اگر اہلحدیث ولی نہیں تو

پھر اس زمین میں کوئی بھی ولی نہیں"۔ (چیلنج صفحہ)

چلو چھٹی ہوئی پہلے تو ہر ایرا غیرا نتھو خیرا۔ شیخ۔ بزاز۔ قلی۔ حلوائی کوچوان اور گنڈیری فروش خودساختہ اہلحدیث بنا تھا۔ اب قاری سیف اللہ نے انہیں ولایت کا سرٹیفکیٹ بھی جاری کر دیا ہے اور ولایت بھی ایسی۔ کہ اگر یہ نام نہاد اہلحدیث وہابی ولی نہیں تو دنیا میں کوئی بھی ولی نہیں۔ ع

بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

غیر مقلدین

کی دنیا بھی عجیب ہے۔ کہ اگر انکار کریں تو بڑے سے بڑے اولیاء کرام علیہم الرضوان کی مسلمہ شانِ ولایت کا بھی انکار کر دیں۔ اور اگر ماننے پر آئیں تو ہر فاسق فاجر بے نماز تارک الجماعت داڑھی منڈانے کترانے والے اور ٹیلیویژن سے دل بہلانے والے وہابی کو بھی درجۂ ولایت پر پہنچا دیں ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

صیاد اپنے جال میں

قاری سیف اللہ نے "اہلحدیث کی ولایت" کا حوالہ امام خلیل بن احمد سے نقل کیا ہے۔ اور یہ حوالہ دراصل ہماری تائید میں ہے۔ جسے قاری صاحب نادانی سے اپنے حق میں سمجھ رہے ہیں اسلئے

کہ موجودہ برنام نہاد اہلحدیث وہابی کی ولایت کا کوئی بھی قائل نہیں ہو سکتا۔ خود قاری صاحب بھی ہماری مذکورہ تفصیل کے بعد پچھتائیں گے کہ میں نے بلا سوچے سمجھے جلد بازی میں ایسا کیوں لکھ دیا ہے۔ لہٰذا امام خلیل بن احمد کے قول کا مصداق لامحالہ علمائے اہلِ سُنّت و محدثین اُمّت ہی ہوں گے۔ نہ کہ موجودہ اہلحدیث وہابی جیسا کہ ملّا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے بھی نقل فرمایا ہے۔ کہ ان لم یکن العلماء اولیاء فلیس للّٰہ ولی۔ یعنی "اگر علماء اولیاء نہیں۔ تو پھر کوئی اللہ کا ولی نہیں"۔

نیز فرماتے ہیں۔ الاولیاء ھم العلماء العاملون "یعنی باعمل علماءِ کرام ہی اولیاء اللہ ہیں"۔ (مرقات ج ۵ ص۲۱۴) معلوم ہوا کہ امام خلیل بن احمد اور ملّا علی قاری کے قول کی حقیقت ایک ہی ہے۔ کہ علمائے عاملین و محدثین کرام اولیاء عظام ہیں اور متقدمین کے ہاں اہلحدیث سے یہی حضرات مراد ہیں۔ نہ کہ موجودہ نام نہاد اہلحدیث وہابی۔ وہابیوں کا اہلحدیث کہلانا اور ہر اَن پڑھ جاہل وہابی کو ولی قرار دینا سراسر چوری و سینہ زوری اور عقل و خرد سے محروم غیر مقلدین کی نادانی ہے ؎

پاپوش سے لگائی کرن آفتاب کی
نجدی نے جو بھی بات کی بیس و ہیات کی

المنبر کی شہادت

وہابی مکتب فکر کا ترجمان ہفت روزہ "المنبر" رقمطراز ہے۔ کہ "اہلحدیث سے مراد محدثین ہیں جو اس لفظ کا صحیح منطوق ہیں۔ بلفظہا، وہ ہوتا تھا جو کتاب و حدیث و تاریخ تینوں میں مہارت۔ تقویٰ میں امتیاز کے ساتھ ساتھ۔۔ دوسروں سے زیادہ جری صاحب الرائے اور مخلص ہو"۔ (ہفت روزہ المنبر لائلپور ۲/۴۲ ص۱۹)

خالد گرجاکھی کی شہادت

گوجرانوالہ کے مشہور وہابی مولوی خالد گرجاکھی نے جو کتاب "فضائل اہلحدیث" شائع کی ہے۔ یہ کتاب بھی ہمارے اس دعوےٰ کی دلیل ہے۔ کہ "اہلحدیث" سے مراد حضرات محدثین و علماء حدیث ہیں۔ نہ کہ موجودہ نام نہاد اہلحدیث وہابی۔ اس کتاب و لفظ "اہلحدیث" کو اہلحدیث وہابیوں پر چسپاں کرنا سراسر ظلم جھوٹ اور چوری و سینہ زوری ہے۔ چنانچہ خود اسی کتاب میں مذکور ہے۔ کہ

- "مجتہد دو قسم کے ہیں۔ تیسری کوئی قسم نہیں۔ اہلحدیث اور اہل الرائے"۔ (ص۳)
- "اہلحدیث اور علم حدیث کے جاننے والے اللہ تعالےٰ کے امانتدار اور اس کے نبی کی سنتوں کے محافظ ہیں"۔ (ص۲۲)
- "اہلحدیث ہی نجات پانے والے ہیں۔ اگر وہ علم حدیث کے

بعد) حدیث پر عامل بھی ہو جائیں۔ اور اس امانت کی پوری ادائیگی (تبلیغ) کریں۔" (فضائل اہلحدیث صـ۵۲)

کیا اب بھی کسی کو شک ہے۔ کہ اصلی اہلحدیث حضرات علمائے کرام مجتہدین و محدثین عظام ہیں۔ اور حضرات وہابیان کا اہلحدیث کہلانا سراسر نقلی جعلی اور مصنوعی ہے۔

ضروری وضاحت

حضرات فقہاء و مفسرین و صوفیاء کی طرح علماء حدیث و محدثین بھی اہل سنت وجماعت ہی کا ایک حصہ و طبقہ ہیں۔ متقدمین کے ہاں بعض مقامات پر "مذہب اہلحدیث" کا لفظ اسی علمی و تحقیقی لحاظ سے ہے لہٰذا یہ لفظ اہل سنت کا مخالف نہیں ہے۔ اس لئے کہ تمام حضرات، اصول و عقائد کے لحاظ سے اہل سنت وجماعت ہیں۔ اس کے برعکس وہابیوں کا اہلحدیث کہلانا اہل سنت کا مقابل و مخالف ہے۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے مذہب حق سے بغاوت کر کے اہل سنت سے خارج ہو کر ان کے مقابلہ میں "اہلحدیث" کہلانا شروع کیا ہے۔

اہلحدیث وہابیہ کی تاریخ

اب رہا یہ امر کہ وہابی اہلحدیث کیوں بنے ہیں اور انہوں نے کب سے اہلحدیث کہلانا شروع کیا ہے۔ تو اس کے متعلق مندرجہ ذیل تصریحات ملاحظہ ہوں۔

۱- ہفت روزہ "اہلحدیث" سوہدرہ کے ایڈیٹر مولوی عبد المجید سوہدروی لکھتے ہیں: "کس قدر غم کا مقام ہے۔ کہ بعض اہلحدیث علماء نے بھی (انگریز کے ساتھ) جہاد کے خلاف فتویٰ دے دیا۔ خطاب بھی پایا اور انعام بھی پایا۔ مذہب وہابیت کی روح کو کچل کر رکھ دیا۔ یہاں تک کہ وہابی کہلانا جرم سمجھا گیا۔ اور سرکاری کاغذات میں بڑی جدوجہد کے بعد اپنا نام بدلوایا گیا۔ (اور وہابی کے بجائے) اہلحدیث لکھوایا گیا۔" (انگریز اور وہابی صـ[illegible])

۲ یہی سوہدروی صاحب مولوی محمد حسین بٹالوی وہابی کے حالات میں رقمطراز ہیں۔ کہ "لفظ وہابی آپ ہی کی کوشش سے سرکاری دفاتر اور کاغذات سے منسوخ ہوا۔ اور جماعت کو اہلحدیث کے نام سے موسوم کیا گیا۔" (سیرت ثنائی صـ۳۷۲)

۳ (ترجمہ) چٹھی ۱۷۵۸ مورخہ ۳ دسمبر ۱۸۸۶ء ... گورنر جنرل بہادر، جناب سی آئی ایچ سن سے اتفاق رائے کرتے ہیں۔ کہ آئندہ سرکاری خط وکتابت میں وہابی کا لفظ استعمال نہ کیا جائے (ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۹۰۸ء صـ۲۶)

نکات

ان تصریحات سے معلوم ہوا کہ • وہابی مولویوں نے انگریز کے ساتھ جہاد کے خلاف فتویٰ دیا۔

خطاب بھی پایا انعام بھی پایا۔ ● پہلے یہ لوگ وہابی کہلاتے تھے۔ مگر جب ان کی کرتوتوں سے یہ لفظ بدنام ہوگیا۔ اس وقت مولوی محمد حسین بٹالوی کی کوشش اور سرکاری اثر ورسوخ سے مغالطہ دہی کیلئے یہ نام بدلوا کر اہلحدیث کا بہروپ اختیار کیا گیا۔ حوالہ ص۲ میں "نام بدلوایا گیا اور اہلحدیث کے نام سے موسوم کیا گیا" کے الفاظ نہایت قابل غور ہیں۔

● موجودہ اہلحدیث وہابیوں کا نہ حدیث رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق ہے اور نہ ہی متقدمین علماء حدیث و محدثین سے۔ ان "اہلحدیثوں" کا آغاز ۱۸۸۶ء میں ان کی مہربان "سرکار برطانیہ" کے کاغذات سے ہوا ہے۔ یعنی ان کا اہلحدیث ہونا گورنمنٹ برطانیہ کا مرہون منت ہے۔ ورنہ یہ لوگ اول آخر ظاہر باطن غیر مقلد وہابی ہیں۔

اہلسنت کی اولیت واکثریت

مذکورہ تصریحات سے گورنمنٹ برطانیہ کے ہاں درخواست گزارنے اور منظوری حاصل کرنے کے لحاظ سے موجودہ اہلحدیث وہابی مذہب ایک جدید سرکاری مذہب ہے۔ جبکہ بحمدہ تعالیٰ اہل سنت وجماعت قدیم مذہب ہے۔ چنانچہ خود امام الوہابیہ۔ ابن تیمیہ منہاج السنۃ میں رقمطراز ہیں۔ کہ "اہل سنت وجماعت قدیم ومعروف مذہب ہے...

یہی صحابہ کا مذہب تھا۔ جو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا تھا۔ جو اس کی مخالفت کرے وہ اہل سنت کے نزدیک مبتدع (بدمذہب) ہے۔" (ملخصاً۔ فضائل اہلحدیث ص۲)

● نواب وہابیہ مولوی صدیق حسن "ترجمان وہابیہ" ص۲۹ پر لکھتے ہیں۔ "حنفیہ سے یہ ملک بھرا ہوا ہے۔"

● سردار وہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے آج سے ۳۰ سال پہلے لکھا ہے۔ کہ "امرتسر میں... اسی سال پہلے قریباً سب مسلمان اسی خیال کے تھے جن کو آج کل بریلوی حنفی خیال کیا جاتا ہے۔" (شمع توحید ص۴۸)

● "ہندوستان میں سنی مسلمانوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔" (انگریز اور وہابی ص۴۳)

اکابر وہابیہ کی مذکورہ تصریحات سے ثابت ہوا کہ حق، قدیم، اول اور اکثریت کا مذہب اہل سنت وجماعت ہے۔ اور اہلحدیث وہابی مذہب "جدید و مختصر" ہے۔ ان لوگوں نے اہل سنت وجماعت کے مقابلہ میں اپنی ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد کھڑی کر دی ہے۔

خبردار! مخبر صادق و نبی غیب دان صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی نئے نئے اور چھوٹے چھوٹے فرقوں کے متعلق امت کو خبردار کیا ہے۔ کہ ● آخر زمانہ میں دجال، کذاب

ہوں گے۔ جو تمہارے پاس ایسی احادیث لائیں گے کہ نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے باپ دادا نے فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ۔ پس تم ان سے بچو اور ان کو اپنے سے الگ رکھو، تاکہ تمہیں گمراہ نہ کریں اور فتنہ میں نہ ڈالیں۔ (مشکوٰۃ ص۲۸) ● "میرے بعد تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بکثرت اختلافات دیکھے گا۔ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ۔ پس ایسے وقت تم میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت لازم پکڑو" (مشکوٰۃ ص۳۰) عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ بڑی جماعت اور عام مسلمانوں کا طریقہ لازم پکڑو۔ (مشکوٰۃ ص۳۰) ● بے شک اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا، اور اللہ کا دستِ رحمت جماعت پر ہے۔ اور جو جماعت سے الگ ہوا۔ وہ جہنم میں ڈالا گیا" ● سوادِ اعظم کی پیروی کرو۔ پس تحقیق جو الگ ہوا۔ وہ جہنم میں ڈالا گیا" (مشکوٰۃ ص۳۰) ● "آخر زمانہ میں جب خواہشات کا اختلاف ہو۔ تو اہل دیہات و (گھروں میں) عورتوں کا (پرانا) دین لازم پکڑو" (جامع صغیر سیوطی ص۳۳)

الحمد للہ۔ انہی ارشادات مبارکہ کے مطابق اہل سنت و جماعت اپنے حق، قدیم اوّل مذہب، اور بڑی جماعت و سوادِ اعظم کے ساتھ وابستہ ہیں۔ بخلاف فرق باطلہ کے جو مذکورہ احادیث و ارشادات کے برعکس سوادِ اعظم کے بالمقابل الگ الگ ٹکڑوں میں بٹ چکے ہیں

ایک اور مغالطہ

مولوی خالد گرجاکھی نے لکھا ہے۔ کہ صحابہ اپنے کو اہلحدیث کہلاتے تھے" (اتباع رسول ص۷۵) حکیم محمود نے اپنی دو ورقی میں لکھا ہے۔ کہ "اہلحدیث" نیا نام نہیں۔ رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ (ص۳) قاری سیف اللہ نے لکھا ہے۔ کہ "تمام صحابہ کرام بھی اہلحدیث تھے" (نام نہاد چیلنج ص۳) حالانکہ یہ محض دھوکہ و مغالطہ ہے۔ اگر بات یوں رہی ہوتی تو پھر غیر مقلدین کو اتنے ہاتھ پاؤں مارنے اور سٹپٹانے کی کیا ضرورت تھی۔ چھوٹے وہابیوں کے بعد اب بڑے وہابیوں سے ان کی تردید سنیئے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی

نے لکھا ہے۔ کہ یہ بات کسی اہل علم پر مخفی نہیں۔ کہ "اہلحدیث" وغیرہ صحابہ و تابعین کے مابعد زمانہ متأخر کی اصطلاحات ہیں اور متأخرین پر ان کا اطلاق پایا جاتا ہے۔ صحابہ و تابعین کو اہلحدیث نہیں کہا جاتا ہے" (نیمت نامہ۔ اشاعۃ السنۃ النبویہ ج۱۳ ص۳) ● "مذہب اہلحدیث مذاہب اربعہ کی طرح مدون نہیں ہے۔۔۔ حدیث اور علوم متعلقہ حدیث اور شے ہے۔ اور مذہب اہلحدیث چیزے دیگر" (حوالہ مذکورہ)

مولوی ثناء اللہ امرتسری

کوئی نام کا اہلحدیث اس وقت (زمانہ رسالت میں)

نہ تھا۔ کیونکہ اہلحدیث نام تفرقہ مذاہب کے وقت تمیز کے لئے رکھا گیا" (ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۰۸ء) معلوم ہوا۔ اکابر وہابیہ کے بقول نہ صحابہ و تابعین اہلحدیث کہلاتے تھے۔ نہ اہلحدیث کوئی مذہب مدوّن ہے۔ جس غیر مقلد نے جدھر چاہا منہ اٹھا کر چل دیا۔ حدیث اور علوم متعلقہ حدیث اور علماء و طلباءِ حدیث ہونا اور چیز ہے اور اہلحدیث کہلانا اور چیز۔ اور مولوی خالد، حکیم محمود اور قاری سیف اللہ کا یہ کہنا کہ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) بھی اہلحدیث تھے اور اہلحدیث کہلاتے تھے۔ سراسر جھوٹ اور دھوکہ و مغالطہ ہے ؎

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کر راکھ نہ کردوں تو داغ نام نہیں

اہلحدیث پر طعن؟

حکیم محمود وغیرہ وہابی موقع بموقع عوام کو غلط تاثر دینے کیلئے بعض اس قسم کے ارشادات سے بھی دھوکہ دیتے ہیں۔ کہ پیر سید عبدالقادر جیلانی نے فرمایا ہے۔ "بدعتی وہ ہیں، جو اہلحدیث کو بُرا کہتے ہیں۔" (دو ورقی صـ۲) حالانکہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شانِ پاک گیارہویں شریف کے دشمنوں کو غوثِ اعظم کے دامن میں کوئی پناہ نہیں مل سکتی اس لئے کہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فرمان کا مطلب بالکل واضح ہے۔ کہ علم حدیث جاننے والے علماء و محدثین کی تحقیر و بدگوئی کرنے والے

بدعتی ہیں۔ جیسا کہ علماء حدیث پر اہلحدیث کے اطلاق کی پہلے پوری وضاحت ہو چکی ہے۔ اس فرمان سے موجودہ نام نہاد اہلحدیث وہابیوں کو کوئی تحفظ نہیں مل سکتا، جن کا کام خود شانِ رسالت و بزرگانِ دین کے خلاف بدگوئی و دریدہ دہنی ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

ہاتھی کے دانت

عام غیر مقلد وہابی یہ تاثر بھی دیتے ہیں کہ تقلید آئمہ سے چونکہ اُمّت میں فرقہ بندی و گروہی انتشار پھیلتا ہے۔ اس لئے ہم غیر مقلد صرف حدیث کی پیروی کرتے ہیں جیسا کہ قاری سیف اللہ نے بھی ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ ؎

"ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار۔ مت دیکھ کسی کا قول کردار"

حالانکہ یہ بھی محض ہاتھی کے دانت ہیں۔ کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ اس لئے کہ آئمہ کرام کے مقلدین میں کوئی انتشار و تفرقہ نہیں وہ سب اصولی و اعتقادی طور پر متحد و متفق اہل سُنّت و جماعت ہیں۔ اور ان کی بجائے غیر مقلدین خود بہت بڑھ چڑھ کر فرقہ بندی و انتشار پسندی میں مبتلا ہیں۔ اور حضرات آئمہ دین علیہم الرضوان کے دامن سے کنارہ کشی کا ان پر یہ وبال ہے۔ کہ نہایت اقلیت میں ہوتے ہوئے بھی ان میں کئی فرقے اور گروہ ہیں۔ اور ان کا ہر مولوی "باون گز" کا ہے۔ یعنی ان کے نزدیک آئمہ کرام کی تقلید منع ہے۔ لیکن اپنے اپنے گروہ کے مولوی کی تقلید لازم ہے۔

اگر ایسا نہ ہوتا اہلحدیث وہابی واقعی حدیث پاک سے مخلص ہوتے اور وحدتِ امت ان کا مقصد ہوتا تو پھر ان تھوڑے سے غیر مقلد وہابیوں میں اتنے فرقے اور گروہ کیوں ہوتے؟ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ تقلید آئمہ سے انکار کے بعد ہر وہابی مولوی اور وہابی گروہ اپنی اپنی خواہشات میں گرفتار ہے۔ سچ ہے ؎

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکاں زند

باہمی دھینگا مشتی

کیا یہ حقیقت نہیں کہ غیر مقلدین وہابی ایک حقیر سی اقلیت میں ہونے کے باوجود غزنوی پارٹی۔ روپڑی پارٹی۔ امرتسری پارٹی غربا اہلحدیث و اہلحدیث پارٹی جیسی کتنی پارٹیوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ اور ان کی آپس میں زبردست فتوی بازی ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ امرتسری پہ فتووں کی بارش اور "بمبار منٹ" ہو چکی ہے۔ اور خود مولوی ثناء اللہ کے بقول مولوی عبد الجبار وہابی کے مقلدین اس قدر غالی ہیں ـــ کہ "جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے کہ لا الٰہ الا اللہ عبد الجبار امام اللہ اس سے ملنا جائز نہیں؟" (اہلحدیث امرتسر اپریل ۱۹۱۲ء)

غیر مقلدین کی باہم فتوی بازی و دھینگا مشتی کی تفصیل دیکھنا ہو تو مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ سے کتاب "وہابی مذہب کی حقیقت" حاصل فرمائیں۔

وحید الزمان کی شہادت

مولوی وحید الزمان وہابی بھی غیر مقلدین کی اس ذہنیت کی مذمت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ "ہمارے اہلحدیث بھائیوں نے ابن تیمیہ، ابن قیم، شوکانی۔ شاہ ولی اللہ اور مولوی اسماعیل دہلوی کو دین کا ٹھیکیدار بنا رکھا ہے۔۔ بھائیو ذرا غور کرو۔ اور انصاف کرو۔ جب تم نے ابو حنیفہ اور شافعی کی تقلید چھوڑی تو ابن تیمیہ، ابن قیم اور شوکانی جو ان سے بہت متاخر ہیں۔ ان کی تقلید کی کیا ضرورت ہے۔" (حیات وحید الزمان ص ۱۰۲) اسے کہتے ہیں۔ ؎

جادو وہ جو سر چڑھ بولے

حدیث و سنت کا فرق

یہاں پر حدیث و سنت کی وضاحت بھی ضروری ہے اس لئے کہ اسی چیز کو نہ سمجھنے کی وجہ سے غیر مقلدین وہابیہ اپنے کو اہلحدیث اور عامل بالحدیث قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ حدیث و سنت کا فرق سمجھتے۔ تو اہل سنت سے خارج ہو کر ان کے مقابلہ میں ہرگز اہلحدیث نہ کہلاتے۔ کیونکہ ہر حدیث لائق عمل نہیں۔ ہر سنت لائق عمل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اعمال طیبہ جو منسوخ بھی نہ ہوئے ہوں۔ آپ سے خاص بھی نہ ہوں۔ خطاً نسیاناً بھی سرزد نہ ہوں۔ انہیں سنت کہا جاتا ہے۔ لہٰذا اہل سنت کہلانا حق و درست ہے۔ اور ہر سنت قابل عمل ہے۔ مگر وہابیہ

کا نام اہلحدیث بالکل غلط۔ اور ہر حدیث پر عمل ناممکن۔ جو اس معنیٰ سے اپنے کو اہلحدیث یا عامل حدیث کہے وہ نادان ہے۔ اور جن کا نام ہی کھوٹا ہے۔ ان کے اعمال کیسے کھرے ہو سکتے ہیں۔

چیلنج ہمارا تمام اہلحدیث وہابی مدعیٔ عمل بالحدیث سے سوال ہے۔ کہ تم کونسی حدیث پر عامل ہو لغوی پر یا اصطلاحی پر۔ اگر لغوی حدیث پر عامل ہو تو چاہیئے۔ کہ ہر ناول گو قصہ گو اہلحدیث ہو کہ وہ حدیث یعنی باتیں کرتا ہے۔ ہر سچی جھوٹی بات پر عمل کرتا ہے۔

- اگر اصطلاحی حدیث پر عامل ہو تو پھر سوال ہوگا۔ کہ ہر حدیث پر عامل ہو یا بعض پر۔
- اگر بعض پر عامل ہو۔ تو تمہارے اہلحدیث کہلانے کی کیا خصوصیت ہے۔ جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث پر ہر شخص عامل ہے۔ اس لحاظ سے تمہیں اہلحدیث ہونے کی اجارہ داری کیوں حاصل ہے۔ دوسروں کو اہلحدیث کیوں نہیں مانتے۔
- اگر تمام احادیث پر عمل کے دعویدار ہو۔ تو یہ ناممکن ہے۔ اس لئے کہ بعض احادیث منسوخ ہیں بعض میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ خصوصی اعمال شریفہ بیان ہوئے ہیں۔ جن پر نہ

تمہارا عمل ہے۔ نہ ہو سکتا ہے۔ جیسے منبر پر نماز پڑھنا۔ اونٹنی پر طواف کرنا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کیلئے سجدہ دراز فرمانا۔ حضرت امامہ بنت ابی العاص کو کندھے پر لے کر نماز پڑھنا۔ نو بیویاں نکاح میں لانا بغیر مہر نکاح ہونا۔ ازواج میں عدل و مہر واجب نہ ہونا۔ اقامت نماز کے بعد آکر امام بننا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا امام ہو کر مقتدی بن جانا۔ وراثت کا جاری نہ ہونا آپ کے جنازہ میں کسی کا امام نہ ہونا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اِنِّی رَسُوْلُ اللّٰہ کے الفاظ سے کلمہ پڑھنا وغیرہا کتنے ہی اعمال شریفہ کا احادیث میں ذکر ہے جن پر تمام نہاد اہلحدیث کا عمل نہیں ہے معلوم ہوا۔ کہ غیر مقلدین کا اہلحدیث کہلانا محض تحکم اور فراڈ ہے۔

جواب الجواب غیر مقلدین جب حدیث صحیح سے اپنا اہلحدیث ہونا ثابت نہ کر سکے۔ (اور کرتے بھی کیسے جبکہ اکابر وہابیہ تسلیم کر چکے ہیں۔ کہ حضرات صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم کے دور میں بھی ایسا نہیں ہوا۔) تو انہوں نے عوام کو غلط تاثر دینے اور اصل موضوع سے راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے سراسر غلط مبحث اور غیر متعلق امور پر مشتمل ایک اشتہار شائع کیا۔ جس کا "جماعت رضائے مصطفٰی" کی طرف سے جو اب شائع ہوا اور اس میں غیر مقلدین سے دس سوال

کئے گئے۔ جن کا بزعم خویش "چیلنج" کے نام سے قاری سیف اللہ وہابی نے جواب شائع کیا۔ اور اپنے اس پمفلٹ میں لفظ "چیلنج" کے نیچے تحریر کیا۔ "بریلویوں کے مخفی رستم ہار گئے۔" اگر

- جواب الجواب اور چیلنج بعد مشت کے تمام مسائل کا ثبوت ہماری طرح مدلل اور باحوالہ نہ ہوا، تو آپ جھوٹے سمجھے جائیں گے"

ان الفاظ میں وہابیہ کے غرور کے ساتھ ساتھ ان کی حماقت بھی ملاحظہ ہو۔ کہ

- اُدھر چیلنج کیا جا رہا ہے۔ اور اِدھر اس کے ساتھ ہی گھر بیٹھے "بریلویوں" کے ہارنے کا اعلان بھی کیا جا رہا ہے۔ کم از کم چیلنج کے جواب اور ردِ عمل کا تو انتظار کیا ہوتا۔ پھر وہابیوں کو اس اعلان کا حق کیا ہے نہ وہ منصف نہ ثالث۔ ہارنے جیتنے کا فیصلہ تو وہ لوگ کریں گے جو طرفین کی تحریریں پڑھ رہے ہیں۔ اور جہاں تک اصل حقیقت کا تعلق ہے۔ بفضلہ تعالیٰ و بنگاہِ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء اہل حق سُنیوں بریلویوں کے ہارنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ ؎

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے۔ کہ یہ وار وار سے پار ہے

جب تم خود بریلویوں کو رستم تسلیم کر چکے ہو تو پھر ہارنے کا کیا مطلب۔ اس لئے کہ جو رستم ہے وہ ہارتا نہیں۔ خود جو ہار جائے

وہ رستم نہیں۔ لیکن عقل و خرد سے کورے غیر مقلدین اسے کیا سمجھیں۔

جھوٹا کون ہے؟

باقی رہا وہابیوں کا یہ کہنا۔ کہ "آپ جھوٹے سمجھے جائیں گے" تو قبل از وقت ایسے اعلان اور خود اصل سوال و موضوعِ بحث سے فرار خود وہابیوں کے جھوٹا ہونے کیلئے کافی ہے۔ پھر مزید جھوٹ اور حماقت ملاحظہ ہو۔ کہ لکھتے ہیں۔ "میں آپ سے پوچھتا ہوں۔ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر کوئی ان (نسبت و امتیاز) میں برکت ہے۔ اور شخصیت پرستی تفرقہ بندی تو قرآن میں منع ہے۔" بتائیے۔ یہاں "قرآن اور حدیث کو چھوڑ کر" کے الفاظ کا کیا تُک ہے۔ جن بندگانِ دین کو خود قرآن و حدیث اور علم دین سے برکات و درجات حاصل ہیں۔ ان سے نسبت کا قرآن و حدیث چھوڑنے سے کیا تعلق ہے۔ وَلٰکِنَّ الْوَھَابِیَّۃَ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ۔ باقی رہی "شخصیت پرستی و تفرقہ بندی" تو ہم پہلے ثابت کر چکے ہیں۔ کہ غیر مقلدین خود بہت بڑی "شخصیت پرستی و تفرقہ بندی" میں مبتلا ہیں۔ جن کا ہر مولوی "باون گز" کا ہے۔ اگر مزید تسلی کی ضرورت ہو۔ تو کتاب "وہابی مذہب کی حقیقت" کا مطالعہ کرو۔ انشاء اللہ آنکھیں کھل جائیں گی۔ اور دن میں تارے نظر آنے لگیں گے۔

اہلِ انصاف غور فرمائیں کہ وہابیہ کی اس قسم کی عامیانہ بچگانہ اور غیر متعلق و خلافِ موضوع باتیں اس سوال کا جواب ہیں۔ کہ "صحیح حدیث سے اپنے اہلحدیث کہلانے کا ثبوت دو"۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خوں نہ نکلا

آمدم برسرِ مطلب اب اہلِ سنت کے سوالات قاری سیف اللہ کے جوابات اور اس پر مختصر تبصرہ ملاحظہ فرما کر انصاف فرمائیں۔ کہ قاری صاحب سوالات کے جوابات میں کہاں تک کامیاب اور سچے ہیں؟

سوال نمبر ۱ "صحیح حدیث سے اپنا اہلحدیث کہلانا ثابت کریں"۔

جواب کسی چیز کا اہل وہ ہوتا ہے جس پر وہ عمل کرے ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں اس لئے اہلحدیث ہیں۔ الخ

تبصرہ بتائیے۔ اس تقریر کا سوال کے ساتھ کیا تعلق ہے باقی رہی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت تو اس میں مروجہ اہلحدیث کہلانے کا ذکر نہیں۔ بلکہ علم حدیث پڑھنے پڑھانے کا بیان ہے اور ہم پہلے اکابر وہابیہ سے ثابت کر چکے ہیں۔

کہ حضرات صحابہ و تابعین اہلحدیث نہیں کہلاتے تھے۔

● اصل نام "مسلمان" کا تو قرآن پاک میں ذکر آگیا۔ کہ سمّاکم المسلمین۔ لیکن "وصفی نام اہلحدیث" کا ذکر قرآن و حدیث میں کہاں ہے۔ اور اگر قرآن و حدیث میں عدم ذکر کے باوجود وصفی لحاظ سے اہلحدیث کہلانا جائز ہے۔ تو اسی اصول پر وصفی لحاظ سے میلاد پاک۔ عرس مبارک۔ گیارہویں شریف۔ تقبیل ابہامین صلوٰۃ عندالاذان وغیرہا امورِ خیر کیوں بدعت و ناجائز ہیں؟ خدا کا خوف کرو۔ اگر کم از کم اپنے اسی اصول پر انصاف و دیانت سے غور اور عمل کرو۔ تو مختلف مسائل میں نزاع کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اس کے باوجود اگر تمہیں اصرار ہے کہ مذکورہ امورِ خیر "محدثات الامور بدعات ہیں۔ جن کو آپ نے منع فرمایا ہے"، تو احادیث نبوی سے نمبر وار ان کی ممانعت ثابت کریں یا پھر خود اپنے اہلحدیث بدعتی نام و خود ساختہ مذہب سے تائب ہو جائیں۔

لطیفہ قاری صاحب فرماتے ہیں۔ "ہم حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ اس لئے اہلحدیث ہیں" تو کیا غیر مقلدین قرآن پر عمل نہیں کرتے؟ اگر نہیں تو ؏

تو بس ہو چکی نماز مصلّٰی اٹھائیے

اور اگر قرآن پر بھی عمل کا دعویٰ ہے۔ تو پھر اسی اصول

پر" اہل قرآن" کیوں نہیں کہلاتے؟ حالانکہ حدیث پاک میں "یا اہل القرآن" کا لفظ صاف موجود ہے (مشکوٰۃ ص۱۱۲) مگر وہابیوں کے ہاں اصول پسندی کہاں۔ وہاں تو نری غیر مقلدیت و نفسانیت پرستی ہے۔ وَلِنِعْمَ مَا قِیْلَ ؎

سُنّی آں باشد کہ ماند بر قرار
نجدی آں باشد کہ گردد بار بار

سوال نمبر ۲ آپ نے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف نسبت کرکے لکھا ہے۔ کہ "لوگو میرے بعد حدیث پر عمل کرنا"۔ "لوگو۔ حدیث اور سُنّت پر عمل کرو"۔ ان دونوں جملوں کو حدیث سے ثابت کریں۔ ورنہ بارگاہِ رسالت کے متعلق کذب بیانی سے توبہ کریں"۔

جواب نمبر فرار۔ فرار۔ فرار (قاری صاحب نے اس سوال کو چھوا تک نہیں)

سوال نمبر ۳ کیا حدیث و سُنّت ایک چیز ہے۔ یا اس میں کچھ فرق ہے۔ فرق ہے تو کیا۔

جواب نمبر سُنّت اور حدیث کا باعتبار اصطلاح محدثین ایک ہی معنیٰ ہے۔ اور بلحاظ لغت ان میں فرق اور تباین کی نسبت ہے۔ (ملخصاً)

تبصرہ قاری صاحب نے جو لغوی و اصطلاحی تعریف لکھی اس

کی تفصیل سے قطع نظر۔ سیاق کلام کے لحاظ سے حدیث و سُنّت کا فرق اس کے عملی مفہوم و گروہی نسبت کے لحاظ سے بیان کرنا چاہیئے تھا۔ جیسا کہ ہم نے کتاب ہٰذا کے ص۱ پر حدیث و سُنّت کا فرق ذہن نشین کیا ہے۔ مگر قاری صاحب نے سیاق کلام و زیر بحث صورتِ حال کے اس پہلو پر غور نہیں کیا اور جواب تشنہ چھوڑ دیا ہے۔

سوال نمبر ۴ جس طرح ہر سُنّت قابل عمل ہے۔ کیا اسی طرح اہلحدیث وہابی ہر حدیث پر اپنا عمل دکھا سکتے ہیں۔؟

جواب نمبر "آپ نے فرمایا کہ ہر سُنّت قابل عمل ہے۔ صوم وصال نو بیویاں وغیرہ کا استثناء ذکر نہیں کیا۔ اہلحدیث استخفافاً" کسی حدیث کو ترک نہیں کرتے سب پر عمل کرتے ہیں۔

تبصرہ یہ ہے غیر مقلدین کی الٹی مت۔ کہ خود بلا استثناء سب حدیث پر عمل کرنے کے دعویدار ہیں۔ اور سُنّت پر عمل کے سلسلہ میں استثناء نہ کرنے کی شکایت کر رہے ہیں۔ حالانکہ ہر سُنّت بلا استثناء قابل عمل ہے۔ سُنّت ہوتی ہی عمل کیلئے ہے۔ فرمانِ رسالت بھی علیکم بسُنّتی ہے۔ علیکم بحدیثی نہیں ہے۔ البتہ دعویٰ عمل بالحدیث میں استثناء کی ضرورت ہے۔ کیونکہ

ہر حدیث پر عمل ممکن نہیں۔ جیسا کہ پہلے تفصیل سے بیان ہو چکا ہے۔ بہر حال استثناء کی ضرورت تو اہلحدیث و مدعی عمل بالحدیث کو ہے۔ مگر وہ اُلٹا ہم پر اعتراض کر رہے ہیں۔ "صوم وصال و نو بیویوں" کا بیان بھی ہماری دلیل ہے۔ کہ یہ حدیث ہے۔ مگر قابلِ عمل نہیں۔ اس لئے غیر مقلدین کا سب حدیث پر عمل کا دعویٰ صحیح نہیں۔ اور اہلِ سُنّت پر کوئی الزام نہیں۔ اس لئے کہ یہ سُنّت نہیں۔ بلکہ خصوصیت ہے کما مرّ سابقاً۔

لطیفہ بخاری کتاب المغازی ص۶۰۲ پر حدیث مذکور ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ عکل و عرینہ کے لوگوں کو اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پینے کا حکم فرمایا؟ کیا مدعیٔ عمل بالحدیث، اہلحدیثوں نے کبھی اس حدیث پر عمل کرتے ہوئے۔ دودھ کے ساتھ پیشاب بھی نوش فرمایا ہے یا وہابیوں کو پیشاب پی کر حدیث پر عمل کرنے کا مسئلہ سُنایا ہے؟ • اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کا اعلان فرمائیں۔ اگر نہیں۔ تو اہلحدیث کہلانے اور سب حدیث پر عمل کرنے کے دعوے سے باز آئیں۔

سوال ۵ اہلِ سُنّت اور اہلحدیث ہونا ایک ہی بات ہے یا اس میں اختلاف ہے۔ • اگر ایک ہی بات ہے تو پھر آپ نے اہلِ سُنّت کہلانے پر اکتفا کیوں نہیں کیا۔

اہلِ سُنّت سے خارج ہو کر اہلِ سُنّت کے مقابلہ میں اہلحدیث کہلانا کیوں شروع کر رکھا ہے • اہلِ سُنّت کہلانا قدیم ہے۔ یا اہلحدیث کہلانا مدلل بیان کریں۔

جواب اہلِ حدیث اور اہلِ سُنّت ہونا ایک ہی بات ہے۔ دونوں کے کہلانے کا زمانہ ایک ہے • فرقہ ناجیہ کا نام اہلحدیث اور اہلِ سُنّت ہے • جو لوگ حدیث سے مسائل استنباط کرتے رہے۔ ان پر اہلِ سُنّت کے علاوہ اہلحدیث کا غلبہ ہو گیا"۔

تبصرہ دیکھ لیجئے جواب سوال کے مطابق ہے۔ یا جواب سے فرار ہے۔ خط کشیدہ عبارت جو سوال کی اصل روح ہے۔ اس کے متعلق ایک لفظ نہیں کہہ سکے۔ اور جو کچھ کہا ہے وہ بھی سوال کی تائید ہے۔ اور جواب تشنہ ہے۔ کہ جب ایک ہی بات ہے تو پھر تم سوادِ اعظم اور جمہور اُمّت کی طرح اہلسنّت کیوں نہیں کہلاتے • اور اگر حدیث سے مسائل استنباط کرنیوالوں پر اہلحدیث کا غلبہ ہو گیا۔ تو وہ تو محدثین و مجتہدین تھے۔ تم پر "اہلحدیث" کا غلبہ کیوں ہو گیا۔ تم نہ محدثین مستنبطین نہ آئمہ مجتہدین تم اہلحدیث کیسے بن گئے؟ • باقی رہا فرقہ ناجیہ کا نام اہلحدیث و اہلِ سُنّت ہونا تو اس کا سوال سے کیا تعلق ہے اور کیا فائدہ؟ تم نہ اہلِ سُنّت نہ صحیح اہلحدیث۔ بے شک صحیح العقیدہ علماء

حدیث کا طبقہ بھی اہلِ سُنّت کا ایک حصّہ ہیں اور فرقہ ناجیہ میں شامل ہیں۔ جن کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ ● اہلحدیث و اہلِ سُنّت کہلانے کا ایک زمانہ قرار دینا بھی سراسر غلط اور لغو ہے۔ ہم پیشوائے وہابیہ ابن تیمیہ کی تصریح پیش کر چکے ہیں۔ کہ مذہب قدیم اہلِ سُنّت وجماعت ہے۔ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا بھی یہی ارشاد ہے۔ علی المؤمن اتباع السنّۃ و الجماعۃ۔ مومن پر اہلِ سُنّت کی اتباع لازم ہے" (غنیۃ الطالبین ص۲۹۱) علاوہ ازیں محدثین (اہلحدیث) کا طبقہ اہل سُنّت وجماعت کی ایک شاخ ہے۔ اور شاخ کا زمانہ جڑ اور اصل کے بعد ہوتا ہے نہ کہ ایک زمانہ۔ بہرحال یہ قادری صاحب کا جواب نہیں بلکہ جواب سے فرار ہے۔

سوال ۶ غوثِ اعظم پیرانِ پیر رضی اللہ عنہ سے آپ کا کیا تعلق ہے جبکہ وہ اہلِ سُنّت تم اہلحدیث وہ مقلد حنبلی تم غیر مقلد وہ بیس رکعت سُنّت تراویح کے قائل اور تم آٹھ نوافل کے۔ (جیسا کہ قاری سیف اللہ نے اپنے سابقہ اشتہار میں شائع کیا ہے)۔

جواب پیر عبدالقادر جیلانی سے صرف بریلویوں کو گیارہویں کھانے کا ہی تعلق ہے ● وہ غیر مقلد۔۔ موافقت کی بنا پر حنبلی آپ حنفی مقلد ● آپ نے نفل کی بات کی پہلے فرض نماز کو تو درست کرو۔

تبصرہ کوئی اہلحدیث وہابی ہی از روئے انصاف بتلائے کہ یہ

سوال کا جواب ہے۔ یا میراثیانہ تمسخر اور جاہلانہ استہزاء خالص علمی مسائل میں سنجیدگی کی بجائے اس قسم کا غیر متعلق اور گھٹیا اندازِ گفتگو بدمذاقی و فرار نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا اسی تہذیب و اخلاق اور علمیت و صلاحیت کے بل بوتے پر قاری صاحب غیر مقلدین کی ترجمانی کیلئے جواب لکھنے بیٹھ گئے تھے۔

بہرحال سنیئے اولاً۔ اہل سُنّت کو غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے جو دلی محبت و تعلق ہے۔ بحمد اللہ بہتر جانتا ہے۔ اور ظاہراً ان کی مجالس ومحافل اور تقریر و تحریر سے ظاہر ہے۔ تمہاری مسخری سے اس تعلق میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔ باقی رہا گیارہویں شریف کے تبرک پر طعن تو یہ تمہارا پرانا روگ ہے۔ اور تم شانِ غوثیت وگیارہویں شریف کی جتنی مخالفت کرتے ہو اتنا ہی چرچا زیادہ اور تمہارے روگ میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے کیوں نہ ہو۔ فِی قُلُوبِھِم مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا۔ تمہارے دل کا حسد تمہارے الفاظ ہی سے ظاہر ہے۔ کہ اپنے معمولی معمولی مولویوں کو اپنے جلسوں وغیرہ میں کتنا بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہو اور حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی شخصیت کو صرف "پیر عبدالقادر جیلانی" کہہ کر اپنی تنگ مزاجی و بدمذاقی کا اظہار کرتے ہو۔ بہرحال جو محبوبانِ خدا سے عقیدت رکھتے اور ان کے گیت گاتے ہیں مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوبوں کے صدقے انہیں بہت کچھ عطا فرماتا ہے۔ جلنے والے خواہ مخواہ جلتے ہیں

تعجب ہے۔ تم کوّے کھاؤ۔ بجّو کا شکار کرو منی کو پاک بتاؤ تو جائز اور ہم
گیارہویں شریف کا حلال وطیب تبرک کھائیں تو ناجائز؟ چہ خوب

ع پسند اپنی اپنی نصیب اپنا اپنا

ثانیاً۔ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو غیر مقلد کہنا شرمناک افتراء و
دریدہ دہنی ہے۔ متعدد سوانح غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے علاوہ خود
"غنیۃ الطالبین" میں آپ کا متعدد مرتبہ ھُوَ مَذْهَبُ اِمَامِنَا اَحْمَد
کہنا اس چیز کی قوی دلیل ہے۔ کہ آپ محض موافقت کی بنا پر حنبلی
نہیں تھے۔ بلکہ تقلید کی بنا پر حنبلی تھے۔ اگر موافقت کی بنا پر بھی
ائمہ مجتہدین کی طرف نسبت ہو سکتی ہے۔ تو پھر تم بھی کسی امام سے
موافقت کی بنا پر ان کے نام کی نسبت اختیار کرو۔ تم نرے غیر مقلد
کیوں پھر رہے ہو۔ اگر قاری سیف اللہ میں ذرہ برابر صداقت و دیانت
ہے تو وہ کسی معتبر کتاب سے آپ کا غیر مقلد ہونا ثابت کرے ۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے — یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

ثالثاً۔ قاری سیف اللہ کی کس قدر ڈھٹائی و ہٹ دھرمی ہے۔ کہ
غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بیس رکعت سنت تراویح کے حوالہ پر یہ کہہ کر
پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ کہ "آپ نے نفل کی بات کی پہلے فرض نماز تو
درست کرو۔" لا الٰہ الا اللہ۔ ہم نے کونسے نفل کی بات کی ہم نے
تو آپ کا قول نقل کیا۔ کہ آپ آٹھ نوافل کے قائل ہیں۔ حالانکہ حضور
غوث اعظم رضی اللہ عنہ بیس رکعت سنت تراویح بیان فرماتے ہیں۔

پھر یہ کتنی بے تکی بات ہے۔ کہ پہلے فرض نماز کو درست کرو حالانکہ اس
بات کا نہ کوئی ذکر نہ ضرورت۔ معلوم نہیں نام نہاد جواب لکھتے وقت
قاری صاحب اتنے بے حواس کیوں ہو گئے تھے؟ غیر مقلدین کو قاری
صاحب کی ترجمانی مبارک ہو ۔

گر ہمیں مکتب و ہمیں ملاں — کار طفلاں تمام خواہد شد

قاری صاحب کے نام نہاد جواب سے واضح ہو گیا کہ واقعی وہابیوں کا
بزرگانِ دین و حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ آپ
کا نام نامی محض فریب کاری و دھوکہ دہی کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ اور
الحمد للہ ہمارا ہر طرح آپ سے تعلق ہے آپ پیر ہم مرید۔ آپ اہلسنت
ہم بھی اہل سنت۔ آپ بیس تراویح کے قائل ہم بھی بیس تراویح کے عامل
آپ بھی مقلد ہم بھی مقلد۔ لفظ تقلید و مقلد کی موجودگی میں وہابیہ کا
حنفی مذہب کے مقابلہ میں حنبلی مذہب کے فقہی مسائل کا ذکر کرنا
محض شرارت و جہالت ہے۔ جب سنیت و تقلید مسلّم و مشترک ہے۔ تو
پھر الگ فقہی مسائل کے ذکر کا کیا مطلب۔ وَلٰکِنَّ الْوَهَّابِیَّةَ قَوْمٌ لَا یَعْقِلُوْنَ۔

غیر مقلدین کی تاریخی بددیانتی و علمی ڈاکہ

قاری سیف اللہ نے اپنی روایتی گستاخانہ ذہنیت کے تحت جس
طرح غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں شریف کا تمسخر اڑایا آپ پر افتراء باندھا
اور آپ کی بیان فرمودہ ۲۰ رکعت سنت تراویح کے ساتھ "مشغلانہ" مذاق کیا

ہے۔ وہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ اور اس ظلم و بدتمیزی میں صرف
قاری صاحب ہی مبتلا نہیں۔ بلکہ یہ غیر مقلدیوں کا پرانا وطیرہ ہے۔ اور
گستاخی و بدتمیزی ان کے خمیر میں داخل ہے۔ پہلے تو قاری سیف اللہ
نے غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ۲۰ رکعت تراویح کے بیان ہی کو خلق و
نظر انداز کیا ہے نا۔ لیکن ان وہابیوں کے مکتبہ سعودیہ کراچی نے آپ کی
شہرۂ آفاق کتاب "غنیۃ الطالبین" میں ڈاکہ ڈالا ہے اور تاریخی بددیانتی
کا مظاہرہ کرتے ہوئے۔ بیس رکعت تراویح کا مسئلہ ہی مسخ کر دیا ہے چنانچہ
لکھا ہے۔ وَھِیَ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً مَعَ الْوِتْرِ۔ اور
تراویح وتر سمیت گیارہ رکعتیں ہیں"

(غنیۃ الطالبین۔ مکتبہ سعودیہ کراچی ص ۴۳۹)

حالانکہ "غنیۃ الطالبین" دنیا کی کثیر الاشاعت مشہور کتاب ہے۔
اور اس میں صاف لکھا ہے کہ "صَلٰوۃُ التَّرَاوِیْحِ سُنَّۃُ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ۔۔ وَھِیَ عِشْرُوْنَ رَکْعَۃً۔ نماز تراویح
سنت ہے اور اس کی بیس رکعت ہیں" (غنیہ کے عربی متن اور
اس کے فارسی اردو ترجمہ کے ہر نسخہ میں یہ عبارت انہی الفاظ
کے ساتھ موجود ہے) لیکن سنگدل اور بددیانت وہابیوں نے
عشرون (بیس) کا لفظ اڑا دیا۔ اور عبارت میں اپنی طرف سے
احدی عشرۃ (گیارہ) کا لفظ شامل کر کے مع الوتر کا بھی از خود
اضافہ کر دیا۔ حالانکہ غنیہ کی زیر بحث عبارت میں مع الوتر کا

نام و نشان نہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

وہابیو! کیا اسی اخلاق و دیانت پر اچھلتے کودتے ہو بزرگان
دین و ائمہ کرام پر طعن کرتے اور اہل سنت پر کیچڑ اچھالتے ہو۔
یہ تمہاری علمیت و شرافت ہے۔ اسی توحید پر ناز ہے۔ یہی عمل بالحدیث
کا نمونہ ہے۔ ذرا آئینہ اٹھا کر دیکھو۔ تمہاری تحریف و خیانت تو یہودیوں
کی ہم شکل ہو گئی ہے۔ اور تَشَابَھَتْ قُلُوْبُھُمْ کا پورا نقشہ
سامنے آگیا ہے۔ والعیاذ باللہ۔

مسلمانو! پہچان لو یہ ہے۔ نام نہاد اہلحدیث وہابیوں کا کردار
جس کے بل بوتے پر وہ تمہیں مشرک و بدعتی قرار دیتے ہیں۔
ذرا سوچو جنہیں بزرگان دین و غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شرم و
ادب نہیں۔ انہیں کسی اور کا کیا لحاظ ہوگا۔ جو دن دہاڑے "غنیۃ الطالبین"
جیسی شہرۂ آفاق کتاب میں ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ وہ تمہاری دولت ایمان
کے محافظ و خیر خواہ کیسے ہوں گے۔

دین کے رہزن شاید غیر مقلدین وہابیوں کے اسی کردار کے
باعث ان کے دیوبندی بھائیوں کے پیر و
مرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نے فرمایا ہے۔ کہ
"غیر مقلد لوگ کہ فی زمانہ دعویٰ حدیث دانی و عمل بالحدیث
کرتے ہیں۔ حاشا و کلا کہ حقانیت سے بہرہ نہیں رکھتے تو اہلحدیث
کے زمرے میں کب شامل ہو سکتے ہیں۔ بلکہ ایسے لوگ دین کے -

رہزن ہیں۔ ان کے اختلاط سے احتیاط چاہیئے" (شمائم امدادیہ ص۵)

سوال ۷: آپ کے اصل امتیازی مسائل رفعیدین، فاتحہ خلف الامام وغیرہ ہیں۔ یا حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا جیسا بشر سمجھنا بڑے بھائی کی سی تعظیم قرار دینا۔ مرکر مٹی میں ملنے والا لکھنا اور نماز میں آپ کے خیال کو گدھے اور بیل کے استغراق صورت سے بدتر کہنا وغیرہ ذالک من الخرافات

جواب: "اہلحدیثوں کے امتیازی مسائل رفعیدین۔ فاتحہ خلف الامام وغیرہ آج کے نہیں۔ بہت پہلے کے ہیں۔۔ اس کے علاوہ آپ کا دیگر مسائل ذکر کرنا تعصب اور جہالت ہے۔ کیونکہ کسی آدمی کا ذاتی قول وفعل ہمارے نزدیک حجت نہیں۔"

تبصرہ: دیکھئے یہاں بھی وہی ڈھاک کے تین پات۔ سوال گندم اور جواب چنا۔ سوال یہ ہے کہ آپ کے امتیازی مسائل کیا ہیں۔ چند فروعی مسائل یا عظمت و شان رسالت کے خلاف گستاخانہ عقائد؟ مگر وہ کہہ رہے ہیں کہ اہلحدیثوں کے امتیازی مسائل آج کے نہیں بہت پہلے کے ہیں۔ حالانکہ سوال یہ نہیں کہ مسائل کب سے ہیں۔ بلکہ سوال یہ ہے۔ مسائل کیا ہیں؟ مگر جو سوال نہیں تھا۔ اس کا جواب دیا جا رہا ہے اور جو سوال ہے۔ اس سے یہ کہہ کر راہ فرار اختیار کر لی ہے

ہیں۔ کہ "کسی کا ذاتی قول وفعل ہمارے نزدیک حجت نہیں۔" ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

● قطع نظر اس سے کہ جس کو تم "شاہ اسماعیل شہید" کہتے ہو۔ شان رسالت کے خلاف یہ اسی کی تنقیص آمیز عبارات ہیں۔ اور ایسے شخص کی عقیدت واقتدار کے باعث اس کا قول وفعل تم پر حجت ہے اور تم اس سے بری الذمہ نہیں ہو سکتے۔ تمہارے اس قول سے ظاہر ہو گیا۔ کہ چونکہ مذکورہ عبارات گستاخانہ ہیں اور تمہارے پاس ان کا کوئی جواب نہیں۔ اس لئے تم اس کی ذمہ داری لینے کے لئے تیار نہیں۔ ورنہ تم اپنے پیارے "شاہ اسماعیل شہید" کو کیسے چھوڑ سکتے ہو اور اس کے قول وفعل کو کیسے نظر انداز کر سکتے ہو؟ ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

سوال ۸: آپ نے لکھا ہے۔ جس طرح قرآن پڑھنے والے اہل اللہ ہیں۔ اس طرح اہلحدیث اہل رسول اللہ ہیں۔ اس اہل قرآن و اہل اللہ کہلانے پر اہلحدیث اہل نبی کہلانے کو ترجیح دینا کس دلیل پر مبنی ہے۔ جب کہ صحیح حدیث میں بھی اہلحدیث کی بجائے "یا۔ اہل القرآن" فرمایا گیا ہے (مشکوٰۃ ص۱۱۲)

جواب "اہلحدیث اہل اللہ ہیں۔۔ عموم کی بنا پر اس کو ترجیح دی گئی ہے۔ امام خلیل بن احمد فرماتے ہیں۔ اگر اہلحدیث ولی نہیں۔ تو پھر اس زمین میں کوئی بھی اللہ کا ولی نہیں"۔

تبصرہ ہے کوئی تم میں جو اس "جواب" کو سوال کے مطابق کر سکے؟ سوال میں اہلحدیث کہلانے کی دلیل پوچھی گئی ہے۔ اور اہل قرآن کا خطاب حدیث سے ثابت کیا گیا ہے۔ مگر نام نہاد اہلحدیث و مدعیان عمل بالحدیث نے نہ خود کوئی باحوالہ دلیل پیش کی ہے۔ نہ ہمارے حوالہ کی تغلیط کی ہے۔ اور نہ ہی حدیث سے ثابت شدہ "اہل قرآن" کا خطاب اپنایا ہے۔ یہ ہے وہابیوں کا جھوٹا دعویٰ و خلاف حدیث عمل۔ کہ جو خطاب (اہل قرآن) حدیث سے ثابت ہے۔ اس کا نام نہیں لیتے اور جس کا حدیث میں کوئی اتہ پتہ نہیں۔ وہ خود ساختہ بدلتی نام و مذہب (اہلحدیث) اٹھائے پھرتے ہیں۔ بتائیے یہ اہلحدیث ہیں یا مخالف حدیث۔ پھر

بالائے ستم ستم یہ ہے۔ کہ صرف خود ساختہ اہلحدیث نام و مذہب پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ ہر نام نہاد اہلحدیث وہابی کو بیک جنبش قلم ولی اللہ بھی بنا دیا ہے۔ کہ اگر اہلحدیث ولی نہیں تو پھر کوئی بھی ولی نہیں؟ حالانکہ اسی دلیل کی بنا پر جب وہابی اہلحدیث ہی نہیں تو پھر ولایت سے ان کا کیا تعلق؟

پہلے اپنے اصول کے مطابق قرآن و حدیث سے اپنا اہلحدیث کہلانا ثابت کرو پھر ولایت کا خواب دیکھنا۔ دشمنان شان ولایت اور ولایت کا دعویٰ۔ ع۔ ایں خیال است و محال است و جنون

اس چیز کا کچھ بیان ص۵ پر پہلے گزر چکا ہے۔ دوبارہ ملاحظہ فرمالیں۔

سوال ۹ متقدمین کی کتب میں اصحاب حدیث و اہلحدیث کے لفظ سے حضرات محدثین و طلباء و علمائے حدیث مراد ہیں۔ یا موجودہ ہر قسم کا دوکاندار کریانہ فروش بزاز، شیخ اور حلوائی وغیرہ عامی اہلحدیث وہابی مراد ہیں؟"

جواب اہلحدیث جماعت ناجیہ ہے۔ تجارت بزازی وغیرہ کچھ اس کے منافی نہیں۔

تبصرہ ہم بدلائل و شواہد ثابت کر چکے ہیں۔ کہ اہلحدیث مستقل فرقہ نہیں۔ بلکہ صحیح العقیدہ سنی اہل علم کا ایک طبقہ ہے۔ لہٰذا موجودہ نام نہاد اہلحدیث جہلاء اور بزاز وغیرہ "بزنس مین" عامی وہابی ہرگز اہلحدیث نہیں۔ قادری سیف اللہ کا ان کو زبردستی اہلحدیث میں شامل کرنا بے دلیلی و معذوری کی نشانی ہے۔ بہرحال اصلی اہلحدیث علماء اہلحدیث ہیں کہ اہل سنت و جماعت ہیں۔ اس لئے وہ بھی ناجی گروہ میں شامل ہیں۔ حضور غوث اعظم پیران پیر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ اَمَّا الفرقةُ الناجيةُ فهي

اھلُ السُّنَّۃِ وَالجَمَاعَۃ (غنیۃ الطالبین ص۳۰۹) بہرحال جواب سوال کے مطابق نہیں۔

سوال ۱۰ (آپ کے الفاظ میں کیا آپ کو اپنی تخم ریزی کا کچھ علم ہے۔ کہ جب وہابی کہلانا جرم سمجھا گیا تو (انگریز کے) سرکاری کاغذات میں بڑی جد وجہد کے بعد اپنا نام بدلوا کر اہلحدیث لکھوایا گیا؟

جواب آپ کو کچھ علم ہے۔ کہ جب آپ کے جدِ امجد نے انگریز کی حمایت میں ہندوستان کو دارالاسلام کا فتویٰ دیا۔ اور پھر تجانب اہل السنۃ میں قائد اعظم اور علامہ اقبال پر فتوے لگائے اور اہلحدیث پر الزام تراشی کی۔ جس کی پاداش میں پچاس روپیہ جرمانہ ادا کر کے اہلحدیث تسلیم کیا۔

تبصرہ یہ جواب ہے۔ یارا فرار وہی میراثیانہ تمسخر ونقالی سوال کے ایک لفظ تک کا جواب نہیں دیا۔ اور علم وعقل سے محروم ہو کر اور لباس اخلاق وشرافت تار تار کر کے ایک خود ساختہ جھوٹی کہانی نقل کر دی ہے۔ جس کی نہ کوئی اصل نہ بنیاد نہ حوالہ نہ کتاب۔ اگر قاری سیف اللہ میں ذرہ برابر ہمت وصداقت ہے تو وہ انگریزی اہلحدیثوں کے متعلق سوال کو جھٹلائے اور اعلیٰحضرت امام اہلِ سُنّت مجددِ دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (بزعم قاری جدِ امجد) کے متعلق اپنے نام نہاد جواب میں جھوٹے الزامات و

سراسر بکواسات کا کوئی ثبوت پیش کرے۔ ورنہ تین مرتبہ لاحول شریف اور تین مرتبہ لَعْنَۃُ اللہِ عَلَی الْکٰذِبِیْن کا وظیفہ پڑھ کر اپنے وجود نامسعود پر پھونک مارے ؎

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً نجدیت کی اس وبا سے

چیلنج ۱ کوئی بریلوی رضوی گیارہویں، ساتواں، دسواں چالیسواں اور اذان کے وقت درود عرس میلاد اور ختم مروجہ وغیرہ اپنے آپ کو اہل سُنّت وجماعت ثابت کر دے۔ (تحفہ حنیف)

جواب خود تو نہ اپنا اہلحدیث ہونا ثابت کر سکے اور نہ کسی کا معقول جواب دے سکے اور الٹا اب اہلِ سُنّت سے ثبوت کا مطالبہ کرتے ہیں ؎

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

حالانکہ ان کے نقلی چیلنج میں ہی ہمارا اصلی اور اوّل چیلنج کارفرما ہے۔ جو پہلے شائع ہو چکا ہے۔ کہ "فرقہ وہابیہ یا تو یہ کہہ کر اہل سُنّت کے معمولات وامورِ خیر کو بدعت وناجائز کہنے سے باز آجائے کہ "ان کا قرآن وحدیث میں کوئی نشان نہیں" اور یا پھر اپنے اسی اصول کے مطابق قرآن پاک وحدیث رسول علیہ السلام میں اپنے اہلحدیث کہلانے کا نشان دکھائیں۔"

کیوں جی؟ یہ چیلنج اہل سنت کی طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ یا نہیں۔ اور اس نے نام نہاد اہلحدیث، وہابیوں کو چکر میں ڈال رکھا ہے۔ یا نہیں۔؟ خود تو چیلنج سے بھاگنا۔ غلط مبحث غیر متعلق عامیانہ و سوقیانہ گفتگو اور خلاف موضوع باتوں کا سہارا لینا اور نہایت غیر معقول و بے اصول طریقہ سے اپنے عوام کو چیلنج کے لفظ سے مغالطہ و دھوکہ دینا سراسر ناانصافی وغیر دانشمندی ہے۔

علاوہ ازیں "انوار ساطعہ"۔ "جاء الحق"۔ "مقیاس حنفیت"۔ "الجنۃ الفاتحہ"۔ "فیصلہ ہفت مسئلہ" وغیرہ کتنی ہی تصانیف اس موضوع پر شائع ہو چکی ہیں۔ اور اسی کتاب میں اجمالی طور پر مذکورہ امور پہ کافی بحث ہو چکی ہے۔ مگر عقل و خرد سے کورے غیر مقلد لانسلم ہی پڑھتے رہیں۔ تو اس ضد و عناد کا کیا علاج۔؟

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

ہمارا چیلنج نام نہاد اہلحدیث کے نام نہاد چیلنج کا جواب آپ پڑھ چکے ہیں۔ اب ان نجدیوں وہابیوں کے نام، ہمارا چیلنج بھی سنیئے۔

خود ساختہ اہلحدیثو۔ چونکہ تم اہلحدیث کہلاتے ہو۔ اس لئے احادیث

مبارکہ سے بدعت کی ایسی جامع مانع صریح تعریف پیش کرو جس سے تمہارے بقول گیارہویں، عرس۔ میلاد، ختم اور صلوٰۃ عند الاذان کا بدعت و ناجائز ہونا ثابت ہو۔ اور تمہاری مروجہ مساجد کے اندر لاؤڈ اسپیکر میں اذان و نماز و درس۔ پنجگانہ نماز باجماعت کا گھڑی کے مقررہ اوقات پر قیام۔ نمازیوں کے اوپر پنکھوں کی جھنکار۔ دریوں۔ ٹونٹیوں۔ روشنیوں کی بھرمار عورتوں کے لئے گیلریوں میں نماز کا اہتمام اور مسجد کے لئے وقف زمین میں مارکیٹ و دکانوں وغیرہ کے تکلفات۔ تمہارے مروجہ مدارس کا نصاب و نظام اور افتتاح و اختتام بخاری کی تقاریب کا اہتمام سالانہ امتحان و اجلاس و اسناد و دستار۔ تمہاری مروجہ شادی بیاہ کے انداز و اطوار۔ قرآن و حدیث کی بشروح و حواشی مروجہ طباعت ہفت روزہ ماہنامہ رسالوں کی اشاعت۔ تمہارے مروجہ تبلیغی جلسوں اور سالانہ کانفرنسوں کا انعقاد اور اشتہارات و تکلفات۔ تمہارے مروجہ پُر تکلف و پُر اسراف مکانات اور مروجہ معمولات و بود و باش کا عمل حدیث کے مطابق اور جائز و عدم بدعت ہونا ثابت ہو۔ دیکھئے کہیں میدان نہ چھوڑ جانا یہ چیلنج بڑا اہم اور معرکۃ الآراء ہے ہاں آخر میں ایک شعر اور ایک رباعی بھی محفوظ کر لیں۔ شاید بمصداق داشتہ آید بکار

کسی وقت تمہارا ضمیر جھنجھوڑنے کے کام آسکے۔ اشعار حاضر ہیں۔
تم جو بھی کرو بدعت وایجاد روا ہے۔ اور ہم جو کریں محفلِ میلاد بُرا ہے۔

جو بچہ ہو پیدا تو خوشیاں منائیں
مٹھائی بٹے اور لڈو بھی آئیں
مبارک کی ہر سو سے آئیں صدائیں
مگر
محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا جب یوم میلاد آئے۔ تو بدعت کے فتوے انہیں یاد آئے
(وائے گر پس امروز بود فردائے)

مسائل فقہیہ میں غیر مقلدین کی جہالت و خباثت

گذشتہ اوراق میں غیر مقلدین وہابیہ کی کذب بیانی دھوکہ دہی بددیانتی وعلمی ڈاکہ زنی کا اگرچہ بکثرت انکشاف ہو چکا ہے اور یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ گستاخی وبدتمیزی وہابیوں کے خمیر میں گندھی جا چکی ہے۔ لیکن اب غیر مقلدین وہابیہ کے ترجمان قاری سیف اللہ نے موضوعِ بحث سے راہ فرار اختیار کرتے ہوئے غلط مبحث اور غیر متعلق گفتگو کے ضمن میں مسائل فقہیہ کے متعلق جو غلط تاثر دیا ہے۔ اس سے وہابیوں کی کذب بیانی وبددیانتی کی رہی سہی کسر بھی پوری ہو چکی ہے۔ اب ہم

بالاختصار صورتِ حال کی وضاحت کرتے ہوئے انصاف کے طالب ہیں۔ اور اس گفتگو سے پہلے چند ضروری باتیں ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں۔

۱۔ فقہ حنفی حضور امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منسوب اور متعلق ہے۔ جن کے وجود مسعود نے خیر القرون میں نشو ونما پائی۔ اور تابعیت کا شرف حاصل کیا۔ جنہیں اہل علم و اسلام نے سراج الامت کہا اور روضۂ نبوی سے "امام المسلمین" کا خطاب ملا۔ جن کے دامن اقدس سے لاکھوں طلباء و علماء مجتہدین مفسرین محدثین اور اولیاء امت وابستہ ہیں۔ جن کا علم و فضل تقویٰ و طہارت بصیرت و فراست اور اجتہاد و تفقہ مسلمہ طور پر نہایت بلندی پر ہے۔ لہٰذا اگر کسی کو ان کی تحقیق و فقہ حنفی کے کسی مسئلہ کا ماخذ نہ ملے یا اجتہادی پہلو سمجھ میں نہ آئے۔ تو یہ خود اس کے علم و فہم کی کمزوری ہوگی۔ نہ کہ فقہ حنفی کا قصور۔

۲۔ بعض مسائل میں مختلف اقوال اور مختلف حیثیات سے مختلف شرائط و قیود کا ذکر ہوتا ہے جن میں قیل وقال کے بعد کسی پہلو کی ترجیح کا مرحلہ آتا ہے۔ ایسے مواقع پر خاص احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ غیر مقلدین کی طرح قطع و برید نہیں کی جاتی۔

۳۔ بعض جرائم پر شرعی حد لگتی ہے۔ بعض پر گناہ لازم آتا اور تعزیر کا مستحق ہوتا ہے۔ تعزیر میں جرم کی نوعیت و قباحت کے لحاظ

سے سزا ملتی ہے۔ اور یہ مسئلہ حاکم وقاضی سے متعلق ہوتا ہے
لہٰذا اگر کسی مسئلہ میں حد کی نفی ہو۔ تو اس سے اُس فعل کے قبیح و
گناہ اور قابلِ تعزیر ہونے کی نفی نہیں ہوگی۔ کتب فقہ میں
متعدد مقامات پر آتا ہے۔ یعزر اشد التعزیر ولاحد علیہ۔ اس پر
حد نہیں ہے بعد سزا سخت دی جائے گی (قاضی خان ج ۴ ص ۱۱۱)

۴۔ بعض جزئیات میں کسی فرضی صورت کا بیان ہوتا ہے۔
کہ اگر ایسا ہو تو یہ حکم ہوگا۔ جس سے اس فعل کا جواز و ترغیب
لازم نہیں آتی۔ جیسا کہ غیر مقلدین بددیانتی سے غلط تاثر دیتے ہیں

۵۔ فقہ یعنی دین کی صحیح سمجھ قرآن وسنت اور اجتہاد کا ثمرہ ہے۔
اور غیر مقلدین اپنی بدعقیدگی و گستاخی کے علاوہ چونکہ فقہ و
اجتہاد سے محروم ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں نہ خود قرآن و
حدیث کی صحیح سمجھ ہوتی ہے۔ اور نہ کسی "سمجھ والے" امام سے
متعلق ہوتے ہیں۔ اس لئے خود عقل و خرد سے کورے ہونے
کے باوجود آئمہ کرام و فقہ شریف پر احمقانہ و معاندانہ اعتراض
کرتے اور غلط تاثر پھیلاتے ہیں۔ اس لئے نہ ان کی باتیں قابل
اعتماد ہیں۔ نہ ہی ان کا تاثر صحیح ہے اور نہ کسی وہابی مولوی
کی تحقیق فقہ کے ہم پایہ ہو سکتی ہے۔ اب ہم وار ان کے اعتراضات
مع جوابات ملاحظہ فرما کر حقیقتِ حال پر غور کریں۔

اعتراض فاتحہ شریف ام القرآن کو خون اور پیشاب سے

لکھنا بخیالِ شفا جائز ہے"۔ (شرح درمختار)

جواب یہ سراسر کذب بیانی و بددیانتی ہے نہ شرح درمختار
میں محض خیالی طور پر قول جواز ہے۔ نہ یہ صاحبِ
مذہب امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تحقیق کے مطابق ہے۔ (اسلئے
کہ آپ کے نزدیک استعمال حرام اصلاً روا نہیں الا للتداوی بعدہ)
بلکہ کتب معتبرہ میں صاف تصریح ہے۔ کہ لم ینقل۔ ولم یفعل۔ نہ
یہ جزئیہ معتبر ذریعہ سے منقول ہے اور نہ ایسا کیا گیا ہے" (ردالمحتار
ج ۱ ص ۱۵۳ طحطاوی ج ۱ ص ۱۱۵ فتاوی سراجیہ ص ۷۵)

● اگر بالفرض ایسا ہو تو کوئی اور دوا میسر نہ آنے کی صورت میں
یہ حالت اضطرار پر موقوف ہوگا۔ تو اس حالت میں جس طرح
مردار اور خنزیر کی حرمت ساقط ہو جاتی ہے۔ اسی طرح
پیشاب اور خون کی حرمت بھی ساقط ہوگی۔ اور آدابِ قرآن
کی خلاف ورزی لازم نہیں آئے گی۔ لان الحرمۃ ساقطۃ
عند الاستشفاء کحل الخمر والمیتۃ للعطشان والجائع۔
(ردالمحتار۔ طحطاوی حوالہ مذکورہ ملخصاً)

کیوں جی قاری سبحت اللہ بہادر۔ کچھ تسلی ہوئی یا نہیں۔
دیکھا کس طرح تمہاری چوری پکڑی گئی۔
اور تمہارا بھانڈا بیچ چوراہے کے پھوٹ گیا۔ بتاؤ بعد تفصیل
مذکور کیا اشکال باقی ہے۔ اگر تم سچے نکلے تو اس تفصیل اور

اضطرار وغیرہ کی قیود کو کیوں چھپا دیا۔ اور اضطرار کو "خیال"
لکھ کر دھوکہ کیوں دیا۔ جو شخص اپنی جہالت و حماقت کی بنا
پر "اضطرار و خیال" میں فرق نہیں کر سکتا۔ وہ "محقق رستم ہار گئے"
کی ڈینگیں مارتا ہے اور نام نہاد اہلحدیثوں کا ترجمان بن کر
فقہ شریف پر اعتراض کرتا ہے۔ سچ ہے۔ اِنَّ الوھابیۃ قوم
لا یعقلون۔ بیشک وہابی قوم عقل و خرد سے محروم ہے۔

وہابیہ کی خانہ تلاشی

قاری سیف اللہ نے شرح درمختار میں تحریف و خیانت کر کے محض لفظ
"خون اور پیشاب" پر شور مچا دیا۔ لیکن اتنا معلوم نہیں کیا۔ کہ
ان کے ہاں بغیر "شرط و قید" نسوانی شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک
ہے انسان اور جانوروں کی منی بھی پاک ہے تفصیل انشاء اللہ
آگے آ رہی ہے۔ قاری جی۔ ایسی رطوبت و منی کو پاک قرار دے
کر کس منہ سے فقہ پر اعتراض کر رہے ہو۔ ؎

شرم تم کو مگر نہیں آتی

ذرا سوچئے۔ جو لوگ ایسی رطوبت اور انسانی و حیوانی منی کی
طہارت کے قائل ہیں۔ ان کے اجسام و ملبوسات اور نمازوں
کا کیا حال ہوگا؟ خبردار۔ کسی وہابی کو ہرگز امام نہ بنانا۔

اعتراض نمبر ۲

"نبی کریم جماع کے وقت حاضر ناظر ہوتے ہیں" (مقیاس حنفیت)

جواب

یہ بھی سراسر کذب بیانی و بد دیانتی ہے۔ یہ صاحب مقیاس کے الفاظ نہیں۔ بلکہ "وہابی کا اعتراض ہے" جس
کا مفصل جواب آگے مذکور ہے۔ دیکھو مقیاس حنفیت ص ۲۷۹۔ مگر وہابی
قاری نے اعتراض تو نقل کر دیا۔ مگر جواب ہضم کر گیا جس میں یہ
الزامی جواب تھا کہ "کیا اللہ تعالیٰ کو ان مقامات پر موجود اور سمیع و
بصیر سمجھتے ہو یا نہیں"؟ (لہٰذا فما ھو جوابکم فھو جوابنا) مگر
وہابیوں کے ترجمان نے نہ پورا جواب نقل کیا اور نہ اپنے پر اس
الزامی اعتراض کا جواب دیا۔ سچ ہے۔ اِنَّ الوُھابِیَّۃَ قَوْمٌ لَا یَعْقِلُوْنَ۔

اعتراض نمبر ۳

"نماز میں ننگی عورت کو دیکھنا فاسد نہیں کرتا۔" (قاضی خاں)

جواب

یہ بھی سراسر کذب بیانی و بد دیانتی ہے کہ ادھوری عبارت نقل کر کے غلط تاثر دیا گیا ہے۔ اس لئے
کہ نہ نمازی کے سامنے عورت ننگی ہو سکتی ہے نہ کوئی نماز
میں قصداً دیکھ سکتا ہے۔ صرف ایک فرضی صورت میں اس مسئلہ
کا بیان ہے۔ کہ اگر ایسا اتفاق ہو۔ تو ایک روایت کی بنا پر نماز
فاسد نہیں ہوگی۔ اور حرمت مصاہرت لازم آنے کے باعث
ایسی عورت کی ماں اور بیٹی اس شخص پر حرام ہو گی اور اگر کسی
مطلقہ رجعیہ کے ساتھ ایسا ہوا۔ تو رجعت ثابت ہوگی۔ بس یہ

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا

بتایئے۔ اس میں مسائل کی تحقیق و تبلیغ کے علاوہ اور کیا ہے؟ اگر یہ مسائل نہ ہوں اور کبھی کہیں ایسی صورت پیش آجائے تو پھر کوئی عالم و مفتی اس کا جواب کہاں سے لائے۔؟

پھر اگر وہابیوں کے نزدیک حضرات فقہائے کرام علیہم الرضوان کی یہ تحقیق صحیح نہیں۔ تو نام نہاد اہلحدیث، احادیث سے زیر بحث جزئیات کا ثبوت پیش کریں۔ ہے کوئی غیر مقلد مولوی جو اس معمہ کو حل کرے۔ یہ یاد رہے۔ کہ جواب مسئلہ احادیث سے ہو۔ اس لئے کہ تم اہلحدیث جو ہوئے۔

اعتراض نمبر ۴ "خرچی زانیہ کی مقرر کرکے زنا کیلئے حلال ہے" (چلپی)

جواب یہ بھی سراسر کذب بیانی و بددیانتی ہے جس میں کسی پابندی کا ذکر نہ کرکے کاروبار زنا کے حلال ہونے کا غلط تاثر دیا گیا ہے۔ حالانکہ چلپی میں صاف تصریح ہے۔ کہ "امام اعظم کے نزدیک یہ سبب زنا حرام ہے اور امام ابویوسف و امام محمد (رضی اللہ عنہم) کے نزدیک بھی یہ تمام صورت حرام ہے اور اسی باب میں یہ مذکور ہے کہ والاصل عندنا انہ لایجوز الاجارۃ علی المعاصی۔ یعنی ہمارے نزدیک اصل یہ ہے کہ گناہوں پر اجارہ ناجائز ہے۔ اس لئے کہ معصیت کا استحقاق منعقد نہیں"۔ (چلپی ص ۲۹۹) علامہ طحطاوی فرماتے ہیں "اصح یہ ہے۔ کہ یہ حلال نہیں ہے" (حاشیہ در مختار ج ۴ ص [illegible])

کیوں قادری جی۔ کچھ سمجھ آئی یا نہیں؟ مگر عقل و خرد سے کورے غیر مقلدین کو سمجھ آئے کیسے۔ جبکہ ان الوہابیۃ قوم لا یعقلون۔ ایک حقیقت ہے۔ قادری جی ادھورا مسئلہ نقل کرکے دھوکہ کیوں دیا؟

اعتراض ۵ "رنڈی کو خرچی دے کر زنا کرے تو اس پہ حد نہیں"۔ (قاضی خان)

جواب یہ بھی سراسر کذب بیانی و بددیانتی ہے۔ خود یہاں بھی کاروبار زنا کے جائز ہونے کا غلط تاثر دیا گیا ہے۔ حالانکہ حد ساقط ہونے سے نہ زنا حلال ہو سکتا ہے۔ نہ ایسا مجرم تعزیری سزا سے بچ سکتا ہے۔ باوجود اس کے علامہ شامی نے پوری تحقیق و تفصیل کے بعد فرمایا ہے۔ والحق فی ھذا کلہ وجوب الحد۔ (منحۃ الخالق حاشیہ بحر الرائق ج ۵ ص ۱۸) بہرحال حد کا معاملہ بہت اہم و نازک ہے۔ اس لئے شبہات سے قیام حد میں فرق آجاتا ہے۔ چنانچہ مولوی وحید الزمان غیر مقلد نے بھی صاف لکھا ہے کہ یسقط الحد بالشبہات المحتملۃ۔ یعنی شبہات محتملہ سے حد ساقط ہو جاتی ہے۔ مگر فقہ و اجتہاد سے محروم غیر مقلدین ان تحقیقی نکتوں کو کیوں جانیں۔ بہرحال قادری صاحب کا زنا کو ہلکا ظاہر کرنے کا تاثر بالکل غلط ہے۔ کیا ہے کوئی غیر مقلد۔ جو مسئلہ زیر بحث میں حدیث صحیح و صریح سے حد کا ثبوت دے یا حد نہ ہونے سے زانی کا مجرم ہونا ثابت کرے ہرگز نہیں

اِنَّ الْوَھَابِیَۃَ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ۔ انہیں بس احمقانہ و معاندانہ اعتراضات سے کام ہے۔ نہ کہ مجتہدانہ و محققانہ تحقیقات و دلائل سے۔

وہابیہ کی خانہ تلاشی

غیر مقلدین کے امام مولوی وحید الزماں لکھتے ہیں: "ہمارے بعض اصحاب نے نکاح متعہ کو جائز رکھا ہے" (نزل الابرار ص ۳۳)

کیا فرماتے ہیں، قاری سیف اللہ صاحب بابت ان غیر مقلدین اصحاب کے جنہوں نے متعہ کو جائز قرار دیا ہے۔ اور زنان بازاری کیلئے باقاعدہ دھندا و بزنس مہیا کر دی ہے۔ آپ نے فقہ کی زیر بحث عبارت کو خواہ مخواہ نشانہ بنایا۔ اور غلط تاثر دیا۔ حالانکہ آپ کے ہاں اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر متعہ کی بہاریں ہیں سے

غیر کی آنکھ کا تنکا تو تجھے نظر آیا
اپنی آنکھ کا نہ دیکھا مگر شہتیر کبھی

اعتراض ۱۲

اگر جامہ درشت لپیٹ کر دخول کرے تو روزے کی قضا نہ غسل کچھ بھی واجب نہیں (فتاوی بر ہنہ)

جواب

یہاں بھی سراسر حماقت و بددیانتی سے غلط تاثر دیا گیا ہے۔ ورنہ صورت مسئلہ واضح ہے کہ جب سخت کپڑا لپیٹنے کے باعث نہ جسم، جسم سے مس ہو گا۔ نہ حرارت محسوس کرے گا۔ تو محض صورۃً دخول سے کوئی حکم لازم نہ آئے گا۔

اس لئے کہ فی الواقع یہ جماع کی صورت ہی نہیں اس کے باوجود منقول ہے۔ کہ والاحوط وجوب الغسل۔ احتیاط غسل ہی میں ہے۔ (بحر الرائق ج ۱ ص ۶۰)

وہابیہ کی خانہ تلاشی

اگر اب بھی قاری صاحب کی تسلی نہیں ہوئی تو غیر مقلدین کے امام مولوی وحید الزمان سے پوچھ لیں۔ لکھتے ہیں: "جب کپڑا لپیٹ کر دخول کرے۔ اگر لذت پائے تو غسل کرے ورنہ نہیں"۔ اور سنئے۔ لکھا ہے کہ

● اگر لوہا یا لکڑی اپنے پیچھے کے مقام میں یا پیشاب کی نالی میں داخل کرے۔ مکروہ ہو گا۔ مگر روزہ فاسد نہ ہو گا۔"
(نزل الابرار ج ۱ ص ۲۴۔ ص ۲۲۶)

قاری جی۔ بتلایئے کچھ ہوش آیا یا نہیں۔ آپ خواہ مخواہ فقہ شریف کے متعلق غلط تاثر دے رہے تھے۔ دیکھئے مولوی وحید الزمان نے غیر مقلد ہونے کے باوجود فقہ سے بڑھ کر فقہ کی تائید کر دی۔ اور کپڑے کے ساتھ درشت و سخت کی قید بھی نہیں لگائی اب تو اِنَّ الْوَھَابِیَۃَ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ کا آپ کو بھی اعتراف ہو گا۔ کہ وہابی ایسی لایعقل قوم ہے جسے اپنے گھر کی تو خبر نہیں اور دوسروں پر خواہ مخواہ دیوانہ وار پتھراؤ کر رہے ہیں سے

اے چشم اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا ہی گھر نہ ہو

اگر اب بھی کوئی اشکال ہے۔ تو کوئی غیر مقلد مسئلہ زیر بحث میں ایسی صورت کا حکم حدیث سے بیان کرے۔ مگر دیکھنا حدیث سے باہر نہ جانا۔ تم "اہلحدیث" ہو۔

اعتراض ۷ ماں، بہن اور بیٹی سے حرام جان کر بھی نکاح کرے اور صحبت کرے تب بھی حد نہیں۔

جواب یہ بھی وہی کذب بیانی و بددیانتی ہے۔ جس کے تحت شروع سے غلط تاثر دیا جا رہا ہے۔ کہ گویا اس جرم کی کھلی چھٹی ہے۔ اور اس پر کوئی گرفت اور سزا نہیں۔ حالانکہ منقولہ عبارت سے بالکل متصل مذکور ہے "لکنہ یوجع عقوبۃ" یعنی اس فعل کے مرتکب کو سخت سزا دی جائے گی۔ پھر اس سے کچھ آگے مزید فرمایا۔ کہ "انہ ارتکب جریمۃ ولیس فیہا حد مقدر فیعزر" اس شخص نے بلاشبہ جرم کا ارتکاب کیا ہے لہذا اگرچہ اس میں حد مقرر نہیں لیکن اسے سزا ضرور دی جائے گی" (ہدایہ ص[illegible])

کیا وہابی قاری۔ بتائے گا۔ کہ اس نے مذکورہ عبارت کا جھٹکا کرکے اس میں ڈاکہ زنی کیوں کی ہے۔ اور ہمارے نقل کردہ جملوں کو شیر مادر کی طرح کیوں ہضم کر لیا ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ نجدی

قاری کا مطلب صرف کذب بیانی دھوکہ بازی بددیانتی اور ڈاکہ زنی ہے۔ اور ان جملوں کے نقل کرنے سے چونکہ اس کے شیطانی پروگرام پر پانی پھر جاتا تھا۔ اس لئے اس نے قطع و برید اور تحریف و خیانت سے اپنا منہ اور نامۂ اعمال سیاہ کیا ہے۔ ع شرم بادت از خدا و رسول۔

نجدی قاری اگر ہدایہ شریف کی پوری عبارت نقل کرکے اس پر کوئی علمی تحقیقی تبصرہ کرتا اور زیر بحث مسئلہ میں ہدایہ کے متبادل کوئی حدیث پیش کرتا تو پھر بھی ایک علمی بات تھی۔ مگر جو قاری جہالت و حماقت کی بیماری کا مارا ہوا ہو۔ یتیم فی العلم ہو ابلیسی ذہنیت و شیطانی مقصد رکھتا ہو۔ اسے علم و تحقیق سے کیا غرض۔ بہرحال واضح ہو گیا۔ کہ اگر قاری سچا ہوتا یا ہدایہ کی عبارت میں واقعی کوئی سقم ہوتا تو قاری اس ظالمانہ طریقہ سے یوں عبارت کا جھٹکا نہ کرتا۔ مگر چونکہ اس نے ایسا ہی کیا ہے۔ اس لئے صاف ظاہر ہے کہ دال میں کالا اور نیت میں فساد ہے۔ کیوں نہ ہو۔ اِنَّ الوہابیۃ قومٌ لا یعقلون ـــ

الٰہی عقل کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

اعتراض ۸ "کسی شخص کی عورت کو جھوٹی گواہی دے کر مقدمہ جیت لے تو جماع درست ہے" (ہدایہ)

جواب یہ بھی محض کذب بیانی و بددیانتی ہے۔ اور ان الفاظ کے

ساتھ ہدایہ میں کوئی جزئیہ نہیں۔ جو ہدایہ میں ہے وہ قاری نے نقل نہیں کیا اور جو نقل کیا ہے۔ وہ ہدایہ میں پایا نہیں گیا۔ لہٰذا ظاہر ہے۔ کہ اگر قاری نے صورتِ مسئلہ کو سمجھا ہی نہیں۔ اور آگے چلا دیا ہے۔ تو یہ اس کی ڈبل جہالت و حماقت ہے اور اگر اس نے مسئلہ سمجھ کر پھر اس کے خلاف لکھا ہے۔ تو یہ بہتان و افترا ہے اور وہابی قاری بہر صورت مجرم و جوابدہ ہے۔ اگر قاری جھنڈوں پے لگی جھوٹ دی بیماری (اپنے نقل کردہ الفاظ کے مطابق ہدایہ میں عبارت دکھائے تو ہم اسے تسلیم کر لیں گے) گیا ہے جو ہدایہ شریف کا حلوہ کھلا ہیں۔ کیوں قاری جی۔ یہ بات مشکوک ہے مگر ایسے جھوٹوں چالبازوں جاہلوں بد دیانتوں کو ایسا تبرک و نعمت کیسے نصیب ہو۔ اور بد مزاجی و دماغی خشکی سے کیسے چھٹکارا ہو۔ اسی لئے تو بزرگانِ دین نے فرمایا ہے کہ اِنَّ الْوَهَّابِيَّةَ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُوْنَ۔ سچ فرمایا ہے۔ مولانا حسن رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے۔ کہ ؎

نجد یا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری

کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ کہ ہم نجدی قاری سیف اللہ کی چار عدد رسائل کے جواب سے بتمام و کمال فارغ ہو گئے بمقام ہماد و فاتح۔ اور انشاء اللہ العزیز اب شروع ہو گی ہماری چڑھائی

کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار

اعداء سے کہدو خیر منائیں نہ شر کریں۔

حکیم محمود قاری سیف اللہ کے نام نہاد پمفلٹ "چیلنج" کی اشاعت سے متصل ہی ایک پمفلٹ حکیم محمود بن محمد اسماعیل سلفی کا اور دو پمفلٹ محمود چاہ شاہا نوالی کے نام سے منظرِ عام پر آئے۔ جہاں تک اصل موضوع بحث، اہلحدیث کہلانے کا تعلق ہے اس کے متعلق تو کافی وافی بحث، اس کتاب میں آچکی ہے۔ باقی رہا مسئلہ ندائے غوثیہ وغیرہ کا تو اس موضوع پر علمائے اہلسنت کی مستقل تصانیف بھی موجود ہیں اور ویسے بھی وقتاً فوقتاً جواب شائع ہوتا رہا ہے۔ لہٰذا ان پر تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ ہر شخص علمائے اہلِ سنت کی کتب و رسائل پڑھ سکتا ہے۔ جس چیز کی اصل ضرورت تھی وہ بفضلہ تعالیٰ بصورت کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ البتہ دو لطائف خالی از دلچسپی نہ ہوں گے۔ پڑھئے اور سر دھنئے۔

لطیفہ حکیم محمود نے لکھا ہے۔ کہ "صرف رسول کی پیروی سے اختلاف ختم ہو سکتا ہے" گویا بزعم ایشاں سب کو اہلحدیث وہابی بن جانا چاہئے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ اگر تقلید باعث اختلاف ہے اور صرف پیروی حدیث سے اختلاف ختم ہو سکتا ہے۔ تو پھر خود غیر مقلدین اہلحدیث میں متعدد پارٹیاں اور ان کے شدید باہمی اختلافات کیوں ہیں۔ اور خود محمود پارٹی کی دیگر وہابیوں گروپوں سے شدید کشمکش کیوں ہوئی۔ معلوم ہوا۔ کہ تقلید باعث اختلاف نہیں بلکہ وہابیت و نفسانیت موجب اختلاف ہے۔ اور "اختلاف ختم" کا ذکر صرف

ان کی زبانوں پر ہے دل میں نہیں اسی لئے یہ خود پیروئی رسول علیہ السلام سے محروم ہیں۔

لطیفہ ۲

محمود جاہ شاہ انقلاب نے اپنے پمفلٹ کا عنوان "چہ بے خبر ز مقام محمد عربی است" رکھا ہے۔ حالانکہ یہ مصرع اور اس سے متعلق اشعار ڈاکٹر اقبال نے وہابیوں کے متعلق لکھ کر انہیں مقام محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے بے خبر قرار دیا ہے۔ مگر غیر مقلد وہابیوں نے اپنے دیوبندی وہابی بھائیوں کی رعایت سے نہ تمام اشعار لکھے ہیں۔ نہ مولوی حسین احمد دیوبندی کا نام آنے دیا ہے۔ کہ

ع

ز دیوبند حسین احمد ایں چہ بوالعجبی است

جس سے ان کی ہیرا پھیری ظاہر ہے۔ کہ وہابیوں پر عائد ہونے والا کلام اقبال "یارسول اللہ" کہنے والوں پر چسپاں کر دیا ہے اور پورا متعلقہ کلام بھی سامنے نہیں آنے دیا۔ حالانکہ کلام اقبال صرف اور صرف وہابیوں پر چسپاں ہے۔ جن کا مقام محمدی سے بے خبر ہونا واضح و ظاہر ہے۔ اور نہ "یارسول اللہ" کہنے والوں پر یہ اس لئے چسپاں نہیں ہوتا کہ صاحب کلام اقبال خود نعرہ رسالت و وظیفہ یارسول اللہ کا عامل و قائل ہے مثلاً ؎

دلم تا الد چرا نالد نہ دانم

نگہہ یارسول اللہ نگہہ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

بہر حال وہابی یہاں بھی کذب بیانی و بددیانتی سے باز نہیں آئے۔ وہابیو۔ یا کلام اقبال سے لوگوں کو دھوکہ نہ دو۔ یا اقبال کی طرح تم بھی نعرۂ رسالت 'یارسول اللہ' بلند کرو۔ اور اس نعرہ سے جلنا بھننا چھوڑ دو۔

محمود کی نامحمود بحث

حکیم محمود نے اپنے پمفلٹ میں سچائی کی دہائی دینے کے باوجود جس قدر غلط بیانی کی ہے۔ اس کی تفصیل سے قطع نظر صرف ایک مسئلہ کی بحث میں اس شخص کی صداقت و دیانت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ لکھتے ہیں "عبدالجلیل صاحب نے سید شہید کے متعلق ناروا کلمات کہے اور کہا وہ نماز میں حضور کے خیال کو گدھے کے خیال سے برا جانتا تھا۔ میں نے ٹوکا۔ کہ فوت شدہ لوگوں کو برا کہنے سے حضور نے منع فرمایا ہے۔"

حالانکہ

نہ مولوی اسماعیل دہلوی سید ہے نہ کسی نام سے پہلے "شاہ" کا لفظ سیادت کی علامت ہے۔ اسی طرح وہ شہید بھی نہیں۔ اس لئے کہ شہید زندہ ہوتا ہے اور وہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معاذ اللہ مردہ بلکہ "مر کر مٹی میں ملنے والا" قرار دیتا ہے (تقویۃ الایمان ص۰۰) تو جو بے ادب و سنگدل آپ کو زندہ نہیں مانتا وہ خود زندہ جاوید (شہید) کس طرح ہو سکتا ہے؟ علاوہ ازیں اس کی انگریز دوستی (دیکھو سوانح احمدی و حیات طیبہ) اور گستاخانہ زبان بھی منصب شہادت کے خلاف ہے (۲) حکیم محمود کو اپنے مولوی اسماعیل (کی بے ادبی کی بنا پر اس) کے متعلق ناروا کلمات کا تو بہت دکھ ہے۔ اور فوت شدہ لوگوں کو برا کہنے کی ممانعت بھی پیش نظر ہے۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اسی مولوی کے ناروا کلمات کا نہ کوئی دکھ ہے نہ سرکار کے متعلق برے الفاظ کہنے کی ممانعت پیش نظر۔ یعنی جس مولوی نے وہابیت سکھائی ہے اس کا تو انتہا ادب لحاظ

اور جس سرکار کا کلمہ پڑھا جاتا ہے ان کا کوئی حق و ادب اور لحاظ و پاس نہیں۔ ؎

ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

۳۔ حکیم صاحب ہر وہابی کی طرح ویسے تو حدیث و بدعت کی گردان بہت کرتے ہیں مگر فہم و عمل کوئی نہیں۔ دیکھئے۔ دیگر چنیں و چناں باتوں پر تو انہیں وقت کا کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ اقدس پہ وقت اور سیاہی بچانے کیلئے پورا درود بھی نہیں لکھتے اور صرف ص لکھنے پہ گزارہ کرتے ہیں۔ کیوں جی۔ درود لکھتے وقت اس قدر بخل اور یہ طریقۂ نامسعود کیا خلاف حدیث اور بدعت نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ جواب ضرور دینا اور وہ بھی حدیث سے اس لئے کہ تم "اہلحدیث" جو ہوئے ؎

بڑے پاکباز اور بڑے پاک طینت
جناب آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں

عذرِ گناہ بدتر از گناہ حکیم صاحب لکھتے ہیں "میں نے عرض کیا آپ بھی ان (اسماعیل دہلوی) کے ہم خیال ہیں۔ آپ کا نظریہ کہ قرآن پاک دیکھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ مگر ننگی عورت اور گدھے کو دیکھنے سے نہیں ٹوٹتی۔۔ گویا قرآن اور رسول کی ناقدری میں دونوں مساوی ہیں" (پمفلٹ حکیم ص۱)

دیکھئے "مسلمان جھوٹ نہیں بول سکتا" لکھنے والے نے چند جملوں

میں کس قدر جھوٹ بولا ہے (۱) آپ بھی ان کے ہم خیال ہیں (۲) قرآن پاک دیکھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے (۳) ناقدری میں دونوں مساوی ہیں حالانکہ یہ تینوں باتیں جھوٹ اور بے دلیل ہیں۔ نہ اہل سنت دہلوی کے ہم خیال ہیں۔ نہ قرآن دیکھنے سے نماز ٹوٹتی ہے۔ نہ ناقدری میں دونوں مساوی ہیں ابھی ابھی تحریر کی روشنی میں اب یا تو حکیم صاحب قول و فعل کے تضاد اور ارتکابِ کذب کے ڈبل مجرم ہیں اور یا پھر مسلمان ہی نہیں اس لئے کہ انہوں نے خود لکھا ہے "مسلمان جھوٹ نہیں بول سکتا" ؎

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ، ذرا بندِ قبا دیکھ

فیصلہ ہو گیا حکیم محمود بن مولوی اسماعیل گوجرانوالہ کی یہ تحریر نہ اہلِ سنت کیلئے حجت ہے۔ نہ مبنی بر حقیقت۔ البتہ حکیم صاحب کی تحریر سے وہابیوں کے حق میں فیصلہ ضرور ہو گیا کہ حکیم محمود سمیت مولوی اسماعیل دہلوی اور تمام وہابی قرآن اور رسول کی ناقدری (بے ادبی) کرتے ہیں۔ شاباش حکیم صاحب آپ نے یہ کتنا اچھا فیصلہ کیا۔ کاش اب آپ اور آپ کے دوسرے ہم مسلک وہابی، ناقدری و بے ادبی والے ٹولہ سے توبہ کر کے صحیح العقیدہ اہل سنت و جماعت ہو جائیں اور مروجہ "اہلحدیث" کے خود ساختہ نام و مذہب سے لوگوں کو مغالطہ نہ دیں۔ یاد رہے کہ وہابیوں کے متعلق حکیم محمود کا فیصلہ بڑا اہم اور وزنی ہے۔ اس لئے کہ وہ خود کٹر خاندانی وہابی

ہیں اور سابق امیر جمعیت اہلحدیث مولوی اسماعیل صاحب گوجرانوالہ کے بیٹے ہیں۔ سچ ہے۔ ؎

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

حکیم قاری کی دو رنگی

مولوی اسماعیل کی عبارات کے متعلق قاری سیف اللہ صاحب تو لکھتے ہیں کہ "کسی کا قول و فعل حجت نہیں" مگر حکیم محمود نے زیر بحث عبارت کو ایسا حجت بنایا ہے کہ بجائے توبہ کے ایک غلط بات کی حمایت میں کئی غلطیاں کر رہے ہیں۔ اور یہاں تک حد سے گزر گئے ہیں۔ کہ گستاخانہ اسماعیلی عبارت کی حمایت میں اہل سنت پر یہ جھوٹا اتہام لگا رہے ہیں کہ قرآن پاک دیکھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے بگر ننگی عورت اور گدھے کو دیکھنے سے نہیں ٹوٹتی (بلفظہ) مگر اتنے بڑے سنگین الزام کیلئے نہ کوئی عبارت نہ ثبوت نہ حوالہ نہ کتاب ننگی عورت کے مسئلے کے متعلق پہلے بحث ہو چکی ہے۔ باقی قرآن دیکھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی بلکہ پڑھنے سے فساد آتا ہے۔ مگر یہ دونوں الگ الگ مسئلے ہیں۔ ان میں کوئی تقابل و تشبیہ نہیں کہ سوء ادب لازم آئے اسلئے کہ قرأت قرآن کا موجب فساد ہونا اصطلاح فقہ میں "عمل کثیر اور تلقن من الخارج" کی بنا پر ہے لہٰذا ناقدری کی کوئی بات نہیں اسکے برعکس اسماعیلی عبارت میں ایسا کھلا ہوا تقابل تشبیہ اور تنقیص و تحقیر ہے۔ کہ جس کی کوئی تاویل نہیں کہ "شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کا خیال خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے کئی مرتبہ زیادہ بُرا ہے" (صراط مستقیم صفحہ ۱۰۰)

غیر مقلدین کی کہانی ان کی اپنی زبانی

عقائد۔ وہابیوں کے چند مشہور عقائد صفحہ ۳۲ پر بیان ہو چکے ہیں جن سے قاری سیف اللہ نے جان چھڑانے کی کوشش کی ہے۔ اور کتاب "تقویۃ الایمان" بھی دیوبندی اور غیر مقلدین وہابیوں کی گستاخانہ عبارات و عقائد باطلہ کا پورا مجموعہ ہے۔ ان کے علاوہ چند مزید انکشافات ملاحظہ ہوں۔

وظیفۂ کلمہ بدعت "وظیفہ مجوزہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ثابت نہیں (بدعت) ہے وظیفہ کے واسطے صرف لا الٰہ الا اللہ ہے" (فتاویٰ نذیریہ ج ۱ صفحہ ۴۲۹)

بغیر کلمہ نجات "اگر کوئی لا الٰہ الا اللہ پڑھے اور محمد رسول اللہ کا قائل نہ ہو تو وہ امیدوار نجات ہے" (اہلحدیث کے امتیازی مسائل وحث رسالہ اہلحدیث امرتسر ۱۱ صفحہ ۱۹)

وہابی کلمہ۔ (وہابیہ کی نو نوی امامیہ پارٹی کے نزدیک) جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ عبد الجبار امام اللہ اس سے ملنا جائز نہیں" (رسالہ اہلحدیث امرتسر ۵ اپریل ۱۹۱۲ء)

عدم تکفیر "مرزائیوں کو کافر نہ کہنے والے کو کافر کہنا صحیح نہیں۔۔ اگر کوئی جاہل بخوف شرع (احتیاطاً) کافر نہیں کہتا تو وہ کسی طرح کافر نہیں ہو گا۔ (رسالہ اہلحدیث امرتسر ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء گویا مرزائیوں کی تکفیر ضروری نہیں)

سیاسی کردار، سید احمد بریلوی: "سید صاحب کا سرکار انگریزی سے جہاد کرنے کا ہرگز ارادہ نہیں تھا۔ وہ اس آزاد عملداری کو اپنی ہی عملداری سمجھتے تھے۔۔ اگر سرکار انگریزی سید صاحب کے خلاف ہوتی تو سید صاحب کو کچھ بھی مدد نہ پہنچتی مگر سرکار انگریزی اس وقت دل سے چاہتی تھی کہ سکھوں کا زور کم ہو" (سوانح احمدی ص ۱۳۹) (یعنی سکھوں کے ساتھ لڑائی کا ڈھونگ سرکار انگریزی کی منشاء کے مطابق ان کی راہ ہموار کرنے کیلئے تھا)

اسماعیل دہلوی: "سرکار انگریزی پر کسی طرح جہاد درست نہیں" (سوانح احمدی ص ۵۷)

نواب صدیق حسن: "جہاد بمقابلہ برٹش گورنمنٹ ہند کے ممنوع ہے" (ترجمان وہابیہ ص ۱۹)

نذیر حسین دہلوی: "ہندوستان کو ہمیشہ دارالامان فرمایا دار الحرب کہا" (الحیات بعد الممات ص ۱۳۲)

محمد حسین بٹالوی: "جہاد کی منسوخی پر رسالہ لکھا معاوضہ میں جاگیر پائی" (مقدمہ حیات سید احمد ص ۲۵)

مولوی اسماعیل گوجرانوالہ: کانگرس کے مشہور و سرگرم حامی اور تحریک پاکستان کے سخت خلاف تھے۔ کانگرسی لیڈر سبھاش چندر بوس کی موت پر اس ماتمی جلسہ میں شرکت اور تقریر کی جس میں (سبھاش کی یاد و اعزاز میں) صدر کی کرسی خالی رکھی گئی تھی۔ (اسکی تصریح مولوی صاحب کے تحریری حوالہ میں محفوظ ہے نیز یہاں یہ امر بھی قابل غور ہے کہ میلاد و عرس و گیارھویں میں شرکت ناجائز، ماتمی جلسہ میں جائز۔

مسائل: • "پیشاب اور جماع کے وقت اللہ کا ذکر کرے تو گنہگار نہیں" (فقہ محمدیہ ص ۱۲ از محمد ابو الحسن مصنف فیض الباری) • "پاخانے کے وقت قبلے کی طرف منہ کرنا اور پیٹھ دینا مطلق جائز ہے" (فقہ محمدیہ کلاں ص ۱۲) • "بوقت جماع قبلے کی طرف منہ کرنا جائز ہے" (دلیل الطالب)

• "قبلہ کی طرف پاؤں پھیلانے یا چارپائی کی پائیں (پائنتی) کرنے کی ممانعت کا خیال درست نہیں" (رسالہ الاعتصام لاہور ۱؍ نومبر ۶۳ء) • "انسان کی منی پاک ہے" (عرف الجادی ص ۱۰ فقہ محمدیہ ص ۴۹)

• "کتے اور خنزیر کے سوا اور سب جانوروں کی منی پاک ہے" (فقہ محمدیہ کلاں ص ۴۹)

• "لڑکے کا پیشاب پاک ہے" (در البہیہ ص ۳ قاضی شوکانی) • "آگے پیچھے کے سوا کسی اور جگہ سے خون نکلے نکسیر پھوٹے سنگی لگوائے (پچھنے لگوائے) وضو نہیں ٹوٹتا" (فقہ محمدیہ ص ۳۳)

• "کل درندے (خنزیر وغیرہ) کا جھوٹا پاک ہے" (فقہ محمدیہ ص ۴۲) • "کتا خنزیر یا کوئی جانور کنوئیں میں گر جائے اور مر جائے تو کنواں پاک رہتا ہے" (مجموعہ فتاویٰ ثنائیہ دوم ص ۳۳۲ فتاویٰ نذیریہ ج ۱ ص ۳۲) • "داڑھی والے کو عورت کا دودھ پلانا جائز ہے" (روضہ ندیہ ص ۲۳۶ در البہیہ ص ۲۱)

• **جنسی مسائل:** "زانی کیلئے اپنے نطفہ کی لڑکی سے نکاح جائز ہے" (عرف الجادی ص ۱۰۹ صدیق حسن) • "جس عورت سے زنا کیا زانی کیلئے اس کی ماں اور بیٹی حلال ہے" • "جس عورت سے زنا کیا وہ عورت زانی کے بیٹے کیلئے حلال ہے" (نزل الابرار ج ۲ ص ۲۸) • "جس نے اپنی ساس سے زنا کیا اس کی بیوی اس پر حرام نہ ہوگی اگر اپنے بیٹے کی بیوی سے زنا کیا تو بیٹے کی بیوی اس پر حرام نہ ہوگی" (نزل الابرار ج ۲ ص ۲۹) • "ہاتھ یا کسی چیز سے منی نکالنا بوقت حاجت مباح ہے بلکہ کبھی واجب ہو جاتا ہے" (عرف الجادی ص ۲۰۷) • "جو شخص بچے کے ساتھ دخول کرے اس پر غسل نہیں ہے" (ہدیۃ المہدی ج ۳ ص ۲۲) • "منی کھانا جائز ہے" (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۳۴۶) • [illegible] (عرف الجادی ص ۲۰۷)

حرف آخر: مندرجہ بالا سوالات، جواب الجواب صفحہ ۶۶، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳ کے حوالہ جات کے علاوہ مشہور حوالہ جات الحرم ص ۱۳ کا ترجمہ حکیم محمود قادری سیف اللہ کے ذمہ ہے اور حدیث صحیح صریح غیر مأول سے جواب مطلوب ہے۔ جواب معقول مدلل اور مکمل ہو اور ہمارا سوال و حوالہ نقل کرکے جواب ہو۔

رطوبت: عورت کی شرمگاہ کی رطوبت پاک ہے۔ جب بچہ عورت کی فرج سے باہر نکلے اور اس پر فرج کی رطوبت ہو تو وہ بھی پاک ہے۔ (فقہ محمدیہ کلاں ص۲۳) ○ فرج کی رطوبت اور شراب اور حرام اور حلال حیوانات کا بول پاک ہے (نزل الابرار ج ۱ ص۴۹ بحوالہ ...)

گانا بجانا: نکاح کا اعلان دفوف و مزامیر و غناء سے مستحب ہے۔ بلکہ واجب ہے۔ نکاح، عید اور دیگر خوشی کے مواقع پر مزامیر و غناء کو حرام قرار دینا غلط اور فاسد ہے (ج ۲ ص۲۲) ○ کتے کی لعاب اور خود کتا پاک ہے۔ کتا اٹھا کر نماز پڑھنی مفسد نماز نہیں (...)

بے پردہ: "توحید" سوائے ہاتھ اور چہرے کے (عورتوں کی) بے پردگی نہ ہو۔۔ (عورتوں کو) کھلے چہرے کے ساتھ انہیں اجازت دینی چاہیئے کہ (باہر نکل کر) اپنے پروردگار عالم کی قدرت کے کرشموں کو دیکھیں۔ تاکہ توحید کے اندر ترقی ہو" (اہلحدیث امرتسر ...) ○ مسلم عورت کو شرک کرنے سے نکاح فسخ نہیں ہوگا (اہلحدیث امرتسر ... ۲۱) ○ بکرے اور بیل کے کپورے کھانا جائز ہے۔ خنزیر کی چربی پاک ہے (اہلحدیث امرتسر ...)

یادگار حوالہ: "محمد بن عبدالوہاب کے پیروکار عرب ... لقب سلفی محمدی یا موحدین اور مظہرین پسند کرتے اور کہلاتے ہیں۔ اور ہندوستان میں ان کے اتباع و امثال پر لقب اہلحدیث کا اطلاق آتا ہے۔ انہوں نے اپنا نام اہلحدیث رکھا ہے۔" (داعیۃ التوحید ... مسعود عالم ...)

یا اللہ (جل جلالہ) ۷۸۶ / ۹۲ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

حق التحقیق فی رد تلبیس ابلیس

معروف بہ

صداقت اہل تحقیق

بجواب

قدامت اہلحدیث

مرتبہ

فقیر قادری، محمد حفیظ نیازی مدیر "رضائے مصطفےٰ" گوجرانوالہ

ناشر

مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ

("تحقیق اہلحدیث" کا دوسرا صفحہ جسے قاری سیف اللہ چھو نہ سکا)

غیر مقلدیت قادیانیت کے نقشِ قدم پر

مولوی عبداللہ اہلحدیث امرتسری" فرماتے تھے الہام ہوا۔ کہ
بدل خود مطالعہ کردہ باشی۔ مبادا کہ دائے از ماسوا بشنید۔
تین بار یہ الہام ہوا۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا۔
اور فرماتے تھے۔ الہام ہوا۔ وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ۔ یعنی البتہ جلدی
دے گا۔ تجھ کو تیرا رب۔ پھر تو خوش ہو جاوے گا۔ اور فرماتے تھے الہام ہوا۔
أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (سوانح عمری ص ۳۵-۳۶ مختصراً)

نوٹ:۔ ایک طرف غلام احمد قادیانی کے نام نہاد "الہامات" اور
شانِ مصطفوی میں نازل شدہ آیات اپنے ناپاک وجود پر چسپاں کرنا سامنے
رکھیے۔ اور دوسری طرف مولوی عبداللہ اہلحدیث امرتسری کے مذکورہ نام نہاد
"الہامات" و شانِ مصطفوی میں نازل شدہ آیات کو اپنے وجود نامسعود پر
چسپاں کرنا ملاحظہ فرمائیے اور پھر للہ فیصلہ کیجیے کہ غلام احمد قادیانی اور
عبداللہ" اہلحدیث" اور مرزائیوں، وہابیوں میں کہاں تک فرق ہے؟
نام ہی کا فرق ہے، تصویر ہے دونوں کی ایک۔

مرزائی کی اقتداء:۔ "مرزائی کے پیچھے نماز ادا ہو جائیگی حدیث میں ہے ہر نیک
بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو۔ یعنی اگر وہ جماعت کرا رہا ہو تو مل جاؤ وَارْكَعُوا
مَعَ الرَّاكِعِينَ (رسالہ اہلحدیث امرتسر ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء زیر ادارت ثناء اللہ امرتسری)

ہوشیار اے مردِ مومن ہوشیار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

برادرانِ اہلسنت۔ و دیگر انصاف پسند حضرات پر واضح ہو کہ
بفضلہ تعالیٰ و برکتہ حبیبہ المصطفیٰ علیہ
التحیۃ والثناء بتاریخ ۱۷/۱۱/۹۵ھ مطابق ۲۲/۱۱/۷۵ء کتاب مستطاب
"تحقیق اہلحدیث" منظرِ عام پر آئی۔ جس کا نام نہاد جواب "قدامت
اہلحدیث" ۶/۹۶ھ مطابق ۱۳/۶/۷۶ء کو پورے پونے سات ماہ بعد شائع
ہوئی۔ مگر اس نصف سال سے زائد عرصہ کی مدت میں قاری سیف اللہ
نے مکر و فریب سے جو تانا بانا بُنا ہے۔ وہ تارِ عنکبوت کی طرح
کمزور ہے۔ اور "تحقیق اہلحدیث" روزِ اول کی طرح ماشاء اللہ آج
بھی لاجواب ہے۔ اور کیوں نہ ہو جبکہ سیف اللہ وہابی نے کسی
معقول جواب کی بجائے کئی چیزوں کو چھوا تک نہیں۔ اور

سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ جس چیز پر اس ساری بحث اور گفتگو کی بنیاد اور دارومدار
تھا۔ اس موضوعِ بحث و اصل سوال کے جواب کی بجائے قاری صاحب
نے بے حواسی میں پہلے کی طرح غلط مبحث و محض غیر متعلق گفتگو سے
خواہ مخواہ اوراق سیاہ کر ڈالے ہیں۔ سوال صرف اتنا تھا۔ کہ تم جو
بات بات پہ اہل سنت کے معمولات کو بدعت قرار دیتے اور اس پر

حدیثِ صریح کا مطالبہ کرتے ہو۔ ذرا اپنے اصول کے مطابق اپنا
اہلحدیث کہلانا تو حدیث نبوی سے ثابت کر کے دکھاؤ" (ملخصاً)
بس ع اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا۔

اس پر جب حکیم محمود و قاری سیف اللہ نے سیدھی طرح
ناک پکڑنے کی بجائے ہاتھ گھما کر ناک پکڑنے کی کوشش کی۔ تو
اس پر ہماری طرف سے پورے دس اعتراضات وارد کئے
گئے۔ مگر عقل و خرد سے محروم وہابی جو ایک ہی سوال پر دم
توڑ گئے تھے۔ وہ دس کا کیا جواب دیتے۔ نتیجہ یہ کہ ایک
کی بجائے پھر دس اعتراضات و سوالات میں پھنس کر رہ گئے۔
جس کی پوری تفصیل مع جواب الجواب کے "تحقیق اہلحدیث"
کے ص ۲۲ سے لے کر ص ۳۸ تک موجود ہے۔

لطیفہ۔ قاری سیف اللہ و حکیم محمود وغیرہما کی متحدہ
کوشش سے "قدامت اہلحدیث" نامی جو کتاب
شائع ہوئی ہے۔ اس نے وہابیہ کو مزید زیر بار ہی نہیں کیا۔
بلکہ شرک کے کنارے پہنچا دیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ
"قدامت اہلحدیث" کا مطلب ہے۔ کہ "اہلحدیث قدیم ہے" حالانکہ
شرح عقائد وغیرہ کتب عقائد کی روشنی میں ہر اہل علم و باخبر
جانتا ہے۔ کہ قدیم ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ اور وہابیہ
کے نزدیک ایسی کوئی صفت لفظی اشتراک کے ساتھ عطائی و مجازی

طور پر بھی مخلوق کیلئے ماننا شرک ہے۔ (کما فی تقویۃ الایمان)
لہٰذا جب (نام نہاد اہلحدیث) وہابیہ نے اللہ کی صفتِ قدیم کو
اپنے پر چسپاں کر لیا۔ تو وہ صراحۃً شرک کے مرتکب ہو گئے
اب اگر "اہلحدیث" کو قدیم مانتے ہیں تو مشرک بنتے ہیں۔ اور
قدیم نہیں مانتے تو جدید کہلاتے ہیں۔ جائیں تو کدھر جائیں ؎

دو گونہ عذاب است جانِ مجنوں را
بلائے صحبتِ لیلیٰ و فرقتِ لیلیٰ

جن کی کتاب کا نام ہی ان کے اصول کے مطابق مشرکانہ و
غلط ہے۔ ان کی اور کوئی بات کیسے صحیح ہو گی۔ اونٹ رے
اونٹ تیری کونسی کل سیدھی۔ سچ ہے ؎

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

سچا کون ہے؟ حکیم محمود و نجدی قاری نے تو اپنی کتاب
کے نام سے "اہلحدیث" کو قدیم قرار
دیا ہے۔ اور ان کے بڑے باوا ابن تیمیہ نے مذہب اہل سنت و
جماعت کو قدیم لکھا ہے۔ جیسا کہ وہابیہ کی کتاب کے حوالہ سے
"تحقیق اہلحدیث" کے ص ۲ پر نقل ہوا ہے۔ اب قابل غور یہ
امر ہے۔ کہ ان میں سچا کون ہے۔ اگر مذہب اہل سنت قدیم ہے
تو موجودہ وہابیہ نے اہلحدیث کو قدیم کیوں لکھا۔ اور اگر اہلحدیث

؎ احمدین گکھڑوی وہابی نے بھی رسالہ کا نام "قدامت اہلسنت والجماعت" رکھا ہے۔

قدیم ہے۔ تو ابن تیمیہ نے اہل سُنّت کو قدیم کیوں لکھا اگر کہیں کہ اہل سُنّت و اہلحدیث ایک ہی بات ہے۔ تو پھر بھی اس نے اہلسنّت اور تم نے اہلحدیث کو ترجیح کیوں دی؟

تمہارے لفظ اہلحدیث پر زور دینے اور اس کی تخصیص کرنے کی کیا وجہ؟ اور سوادِ اعظم سے کٹ کر ان کے مقابلہ میں اہلحدیث۔ جماعت اہلحدیث۔ جمعیت اہلحدیث۔ شبانِ اہلحدیث کے نام سے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنانے کی کیا ضرورت۔

ابن تیمیہ کے کسی دوسرے مقام پر لفظ اہلحدیث سے مغالطہ دینا غلط ہے۔ اگر سچے ہو۔ تو ہماری طرح تم بھی ابن تیمیہ سے "مذہب اہل سُنّت کی قدامت" کے مقابلہ میں مذہب اہلحدیث کی قدامت کے الفاظ دکھاؤ۔ وگرنہ تمہاری لفظی شعبدہ بازی بیکار رہی ہے۔ اور لکھو "تحقیق اہلحدیث" کا جواب۔ دیکھو۔ تمہاری کتاب کے نام ہی نے تمہیں دن میں تارے دکھلا دیئے ہیں۔ یاد رکھو۔ اہلسنت و جماعت کے خلاف تم جس قدر بدتمیزی کرو گے۔ انشاء اللہ۔ اتنی ہی تمہاری مٹی پلید ہو گی۔ ؎

سنبھل کے پاؤں رکھنا دشتِ خار میں قاری
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

خیانت۔ قاری سیف اللہ نے اپنی کتاب کے صـ۲۲ پر ہماری تائید و تصدیق کرتے ہوئے ابن تیمیہ کا یہ قول تو

نقل کیا ہے۔ کہ "مذہب اہل سُنّت (ائمہ اربعہ کے پیدا ہونے سے قبل ہی) معروف ہے۔ اور وہ صحابہؓ کرام کا مذہب ہے۔" مگر اس میں لفظ معروف سے پہلے قدیم کا لفظ ہضم کر گیا ہے۔ اگر اہل سُنّت و اہلحدیث ایک ہی چیز ہے تو پھر قاری نے مذہب اہل سُنّت کے ساتھ لفظ قدیم کو اڑا کر "قدامت اہلحدیث" کے ساتھ کیوں جوڑ دیا ہے۔ اور مذہب اہل سُنّت کی قدامت سے تکلیف کیوں ہوئی؟ ؎

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

غلطیہائے مضامین مت پوچھ

قاری سیف اللہ نے اپنی پوری کتاب میں جہالت و حماقت کے جو موتی بکھیرے ہیں۔ انشاء اللہ ان کی جھلک تو قارئین آئندہ اوراق میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ ابتدائی طور پر مضمون و الفاظ کی چند غلطیاں پیش نظر رکھیں۔

- سیف اللہ نے قاری کہلاتے ہوئے ابتداء ہی میں کتاب کے ٹائیٹل پر نقل کردہ آیت مبارکہ میں "بالحق" میں الف زائد داخل کر دیا ہے۔
- صـ۶ پر لاتقولو۔ ۲۹ پر اذا دعو۔ صـ۳۴ پر اعبدو اکرمو۔

اور ص۱۲ پر اکثروں میں واؤ کے آگے الف حذف کر دیا ہے۔ ع

جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

- ص۶ پر کذالک اور ص۶۶ پر ذلک میں الف چھوڑ دیا ہے۔
- ص۹ پر دوات کو داوات لکھا ہے۔
- ص۸-۱۶ پر کتاب "اعلام الاعلام" کے نام میں دارالاسلام کو دارالسلام لکھا ہے۔
- ص۹ پر کتاب قہر القادر کے نام میں علی الکفار اللیاڈر کو صرف الیاڈر لکھا ہے۔
- ص۱۱ پر یزید کی جماعت کو یزید کے جماعت لکھا ہے۔
- ص۱۹ پر مجمع الزوائد کو مجمع الزائد لکھا ہے۔
- ص۳۰ پر رائینا ورائیہ کو رایا ورابتہ لکھا ہے۔ اور لفظ شعبہ کو شبعہ لکھا ہے۔
- ص۳۳ پر قصیدہ بردہ کے شعر میں دفاق النبیین میں واؤ زائد لکھا ہے۔ اور آخر میں فی علم ولاکرم کو فی الحلم ولاکرم بنا ڈالا ہے۔ اگرچہ وہابی نے قصیدہ بردہ شریف کا نام نہیں لیا۔ مگر پھر بھی اس کے شعر ہی نے وہابی کے اوسان خطا کر دیئے ہیں۔

وہابی اور قصیدہ بردہ۔ ع

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

- ص۳۵ پر فی امرنا کو ارنا لکھا ہے۔ اور لانّہٗ کا اسم حذف

کر دیا ہے۔

- ص۲۷ پر آیت اولیاؤہٗ کو صرف اولیاء لکھا ہے۔
- ص۳ پر متعدد کتب کا ذکر کرنے کے بعد وغیرہا کی بجائے وغیرہ لکھ دیا ہے۔
- ص۳۸ پر آیت کریمہ کا کچھ حصہ لکھ کر الآیہ کی بجائے عام عبارات کی طرح الیٰ آخرہٖ لکھ مارا ہے۔
- ص۴۰ پر مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مشہور شعر کا جھٹکا کر کے "اے بسا ابلیس آدم روئے ہست" لکھ دیا ہے۔ اور "پس بہر دستے نباید داد دست" چھوڑ دیا ہے اور لکھا ہے۔ "کیا ہی خوب کہا ہے کسی نے" یعنی نہ ہی شعر کا علم ہے اور نہ ہی صاحبِ شعر کا۔ کیا خوب تصنیفی معلومات ہیں۔
- ص۴۱ پر فاقتلوا کو فقتلوا اور ص۶۲ پر فاقتلوہ الفاعل لکھ کر الف کی بجائے ہ لکھ دی ہے۔
- ص۵۲ پر مرتبہ فقہ کو ہر مرتبہ فقہ لکھا ہے۔

یہ ہے۔ نجدی قاری کی املاء انشاء۔ مضمون نگاری و تحقیقی ملکہ تصحیح نظر اور جہالت وحماقت کا مرقع جس کے بل بوتے پر وہ "تحقیق اہلحدیث" کا جواب لکھنے نکلا ہے۔ اور بایں جہالت وحماقت نہایت نالائقی کے ساتھ حضرات فقہاء کرام علیہم الرحمۃ و کتب فقہ پر کیچڑ اچھالنے میں ذرا حیا محسوس نہیں کرتا۔

واہ قاری سیف اللہ ؎

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں بہت
سب پہ سبقت لے گئی ہے بیحیائی آپ کی

غیر مقلد — مولویوں اور جملہ وہابیوں کو چاہیئے۔ اپنے قاری صاحب کی جہالت و حماقت کا یہ مرقع اور پورا نقشہ فریم کرا کے اپنی دکانوں مکانوں اور دفتروں میں آویزاں کریں۔ تاکہ عقل و خرد اور علم و تحقیق سے محروم غیر مقلدین اپنی جہالت و حماقت پر خوب فخر کرسکیں۔

لطیفہ — قاری سیف اللہ بجائے خود "تحقیق اہلحدیث" کا سامنا کرنے کے لئے تیار نہیں تھا اور ہمت ہار بیٹھا تھا۔ مگر لوگوں کے مجبور کرنے اور غیر مقلدوں کی اشک شوئی کیلئے اس نے "قدامت اہلحدیث" کے نام سے یہ بے سروپا ملغوبہ تیار کر دیا۔ چنانچہ قاری نے بدیں الفاظ بذات خود اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

"اس قسم (تحقیق اہلحدیث) کی تحریر کے جواب دینے کی کوئی ضرورت نہیں تھی لیکن بعض احباب کے اصرار کرنے پر . . . . . ضروری سمجھا" (قدامت ص ۲)

اس عبارت میں لفظ اصرار قابل غور ہے۔

گفتگو کی بنیاد اور قاری سیف اللہ کا فرار

ہم نے "تحقیق اہلحدیث" کے بالکل آخر میں موضوع بحث برقرار رکھنے اور گفتگو کی بنیاد واضح کرنے کیلئے "حرف آخر" کے عنوان سے صاف لکھا تھا۔ کہ

"۱۰ پہلے سوالات۔ ۱۰ اجواب الجواب۔ صفحہ ۲-۶۱-۶۲-۶۳ کے حوالجات کے علاوہ متعدد ضمنی حوالجات و اعتراضات کا قرضہ حکیم محمود و قاری سیف اللہ کے ذمہ ہے۔ اور حدیث صحیح صریح و غیر ماؤل سے جواب مطلوب ہے۔ جواب معقول مدلل اور مکمل ہو۔ اور ہمارا سوال و حوالہ نقل کر کے جواب ہو۔"

مگر ہر انصاف پسند و دیانتدار شخص "تحقیق اہلحدیث" و "قدامت اہلحدیث" کو سامنے رکھ کر خود فیصلہ کرے کہ کیا قاری سیف اللہ نے اس موضوع بحث و گفتگو کی بنیاد سے کھلم کھلا فرار اختیار نہیں کیا؟ اور شتر بے مہار کی طرح منہ زوری کھانے اور بنیاد گرانے کی کوشش نہیں کی؟ اگر قاری سیف اللہ راہ راست پہ ہوتا اور اس کے دامن میں کچھ ہوتا تو وہ نمبروار ترتیب و تفصیل کے ساتھ جواب کی بجائے خود ساختہ سوال و جواب غلط مبحث اور مزید غیر متعلق

باتوں کا سہارا کیوں لیتا۔ کیا یہ قاری کی کھلی ہوئی شکست اور بے حیا باش و ہرچہ خواہی کن۔ کا مظاہرہ نہیں؟

حالانکہ۔ ہم نے قاری کے کتابچہ کا تمام حساب بے باق کر دیا تھا۔ اس صورتِ حال کے بعد جبکہ قاری ہمارے پہلے قرض ہی سے نہ سبکدوش ہو سکا ہے نہ سابقہ حساب بے باق کر سکا ہے۔ اور اس نے موضوع بحث و بنیادِ گفتگو سے صریح انحراف کیا ہے۔ ہم پر قطعاً لازم نہیں تھا۔ کہ ہم ایسے جاہل و بے اصول کو مخاطب کرتے۔ مگر قاری کی بددیانتی و کذب بیانی ظاہر کرنے کیلئے ہم موضوع بحث و بنیاد گفتگو سے متعلق اس کے خود ساختہ و مسخ کردہ سوالات و جوابات کا ضروری حد تک محاسبہ مناسب خیال کرتے ہیں۔ اور اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ جب تک ؎

قاری جی۔ نہ نقان چھوڑیں گے
ہم نہ ان کے کان چھوڑیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

چل مرے خامہ بسم اللہ

اب ہم بھگوڑے قاری کے برعکس "تحقیق اہلحدیث" کی طرز پر قاری کے خود ساختہ سوال و جواب بعنوان تبصرہ کے عنوان سے بجز و انکسار اپنی

گزارشات پیش کرتے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز امید ہے کہ انصاف پسند و دیانتدار حضرات محظوظ و مستفیض ہوں گے۔ اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

سوال ۱۔ اہلحدیث حنفی شافعی اور وہابی بریلوی رضائی مرزائی وغیرہ جو نسبتیں ہیں۔ کیا یہ ضروری ہیں؟

سیف اللہ۔ پہلی نسبت کے علاوہ اکثر جو نسبتیں ہیں وہ ذاتی ہیں۔۔ وہ ضروری کیسے ہو سکتی ہیں۔۔ سب سے زیادہ مسلمانوں میں جس چیز سے انتشار و افتراق نفرت اور بغض پیدا ہوا ہے۔ وہ یہ نسبتیں ہی ہیں (الخ ملخصاً)

تبصرہ۔ نہیں۔ ہمارا پہلا سوال یہ تھا کہ "صحیح حدیث سے اپنا اہلحدیث کہلانا ثابت کریں"۔ مگر قاری صاحب نے اس سے فرار کر کے جھوٹ لکھا ہے۔ باقی رہا انتشار و افتراق اور بغض و نفرت کا سوال۔ تو اس کا جواب (وہابیوں کی) باہمی دھینگا مشتی کے زیر عنوان تحقیق اہلحدیث ص۱۶ اور ص۲۱-۵۵ پر دیا جا چکا ہے۔ اور یہ سیف اللہ کی ہٹ دھرمی و بدنیتی ہے کہ وہ اپنی "دھینگا مشتی" کا جواب دینے کی بجائے الٹا پھر مقلدین اہل سنت پر کیچڑ اچھال رہا ہے۔ جس سے اس کا جاہل و احمق ہونا ظاہر ہے۔ ؎ بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است۔

سوال ۲ ”اہلحدیث کہلانا یہ بھی تو نیا ہے۔ یہ کیسے جائز ہے؟

سیف اللہ ”اہلحدیث نہ تو کسی انسان کی طرف منسوب ہیں۔ اور نہ ہی ان کا ایجاد کردہ کوئی مذہب ہے۔ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسولِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف حدیث منسوب ہیں (الخ ملخصاً)

تبصرہ۔ معاذ اللہ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ یہ سوال ہرگز ہمارا نہیں۔ ہمارا دوسرا سوال یہ تھا۔ کہ ”آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرکے لکھا ہے۔ کہ ”لوگو میرے بعد حدیث پر عمل کرنا“ ”لوگو حدیث اور سنت پر عمل کرو“ ان دونوں جملوں کو حدیث سے ثابت کریں۔ ورنہ بارگاہِ رسالت کے متعلق کذب بیانی سے توبہ کریں“ مگر قادری صاحب نے اس سے فرار کرکے جھوٹ لکھا ہے۔ باقی رہا سیف اللہ کا جواب۔ تو وہ بھی اس کی جہالت کا شاہکار ہے۔ کہ اہلحدیث نہ تو کسی انسان کی طرف منسوب ہیں۔“ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف حدیث منسوب ہیں“ کیا مطلب؟ کیا اہلحدیث بواسطہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں؟ اور کیا معاذ اللہ آپ عظیم الشان انسان نہیں؟ اور پھر وہابی اہلحدیث ہیں یا خود

حدیث منسوب ہیں؟ ذرا قادری صاحب کی حواس باختگی اور بے ربط جاہلانہ عبارت ملاحظہ ہو۔ کہ کچھ پتہ ہی نہیں ما بدولت کا قلم کیا گھسیٹ رہا ہے۔ نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بات معقول ہے اور نہ ہی اپنے متعلق۔ جی ہاں۔ اہلحدیث نہ تو کسی انسان کی طرف منسوب ہیں“ اور خود ”یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کے رسولِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف حدیث منسوب ہیں“ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ سچ ہے ؎

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں زند

سوال ۳ ”کسی حدیث میں یا صحابہ کرام اور تابعین سے اہلحدیث کہلانے کا ذکر ہے؟ بعض اہلحدیثوں نے اس کی نفی کی ہے (تحقیق اہلحدیث ص ۱۳)

سیف اللہ ... نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن اہلحدیث اس حال میں آئیں گے۔ کہ دواتیں ان کے ساتھ ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم اہلحدیث ہو جنت میں داخل ہو جاؤ۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں بھی اہلحدیث کہلانے کا ذکر آیا ہے۔ فانکم خلوفنا و اهل الحديث بعدنا۔۔ اس سے تمام صحابہ کرام کا اہل حدیث کہلانا ثابت ہوتا ہے (ملخصاً۔ الخ)

معاذ اللہ۔ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ یہ سوال ہمارا ہرگز نہیں۔
تبصرہ۔ ہمارا تیسرا سوال یہ تھا۔ کہ کیا (عملی مفہوم وگروہی نسبت
کے لحاظ سے) حدیث وسُنّت ایک چیز ہے۔ یا اس میں کچھ فرق ہے۔
فرق ہے تو کیا؟ مگر قاری صاحب نے اصل سوال سے فرار کر کے
جھوٹ لکھا ہے۔ باقی رہا۔ معاملہ ان دو روایتوں کا۔ تو قاری
صاحب نے انہیں اپنی جہالت وحماقت سے نقل کر دیا ہے۔
ورنہ ان میں بھی ہماری تائید اور وہابیہ کی تردید ہے اسلئے کہ
اوّلاً۔ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علمِ غیب شریف کا بیان
ہے۔ کہ قیامت کے دن اہلحدیث اس حال میں آئیں گے (الحدیث)
حالانکہ وہابیہ کا عقیدہ ہے کہ "غیب کی بات صرف اللہ ہی جانتا ہے
رسول کو کیا خبر" (تقویۃ الایمان ص۳) **ثانیاً**۔ پہلی روایت میں ہے
کہ دواتیں ان کے ساتھ ہوں گی (قاری نے دادات لکھا ہے فیا للعجب!)
اور دوسری روایت میں طلبا حدیث سے خطاب ہے جیسا کہ مذکور
ہے۔ کہ جب ان طالبِ حدیث نوجوانوں کو دیکھتے تو فرماتے۔ فضائل
الحدیث ص۱۳) لہٰذا ان دونوں روایتوں کا علماء حدیث ومحدثین
سے صراحتہً تعلق ہے۔ نہ کہ موجودہ ہرا یرے غیرے وہابی سے۔
بتلایئے۔ آجکل کے کتنے "اہلحدیث" ہیں۔ جن کے ہاتھوں میں تعلیم
حدیث وکتابت حدیث کے لئے قلم دوات ہوتی ہے؟ محدثین
کی باتیں عوام کالانعام وہابیوں پر چسپاں کرنا کس قدر ستم ظریفی

ہے۔ اگر سچے ہو تو بطور فرقہ وجماعت ہر عام وخاص عالم وجاہل
کا اہلحدیث کہلانا ثابت کرو۔ **ثالثاً**۔ ان روایتوں میں چونکہ
وصفی وتعلیمی طور پر علم حدیث وطلبِ حدیث کا ذکر ہے۔
اس لئے یہ سلسلہ اسی حد تک موقوف ہے۔ نہ اس سے ہر شخص
کا اہلحدیث کہلانا ثابت ہے۔ نہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے
اہلحدیث کہلانے کا کوئی ثبوت ہے۔ **رابعاً**۔ قاری صاحب نے
جس طرح دوسری روایت میں شروع الفاظ نقل نہیں کئے۔ اسی
طرح پہلی روایت کے ترجمہ میں تبدیلی کر دی ہے۔ کیونکہ عربی
الفاظ میں جاء اصحاب الحدیث اور اصحاب الحدیث کا ارشاد منقول
ہے۔ نہ کہ اہلحدیث کے الفاظ۔ لہٰذا اگر وہابیوں کا واقعی اس حدیث
پر عمل ہے تو انہیں اصحاب الحدیث کہلانا چاہیئے۔ نہ کہ خود ساختہ
اہلحدیث۔ خدا ورسول جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم کا اصل فرمودہ
چھوڑ کر اپنے الفاظ مقرر کرنا اتباعِ حدیث ہے یا ترکِ حدیث؟
خامساً۔ پہلی روایت میں حضرات صحابہ وتابعین اور محدثین کاملین
کے لئے جنت کا واضح سرٹیفکیٹ ہے۔ کیا قاری صاحب آجکل کے
ہر نام نہاد اہلحدیث کو بھی اس کا مصداق قرار دے کر جنت کا
سرٹیفکیٹ تقسیم فرمائیں گے۔ **سادساً**۔ ہم نے تحقیق اہلحدیث ص۱۳
پر اکابر وہابیہ سے ثابت کیا ہے۔ کہ حضرات صحابہ وتابعین کو
اہلحدیث نہیں کہا جاتا" مزید برآں مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی

"تاریخ اہلحدیث" میں بعنوان "وجہ تسمیہ اہلحدیث" لکھتے ہیں۔ کہ "نام کا تقرر تمیز و تعارف کیلئے ہوتا ہے اور صدر اول و قرن ثانی میں یعنی صحابہ و تابعین میں اختلاف کی بنا پر مذہب کی بنیاد نہیں پڑی تھی۔۔۔ غرض کوئی دوسرا فرقہ تھا ہی نہیں۔ اس لئے کسی سے متمیز ہونے کے لئے الگ نام کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔ حتی کہ جب مجتہدین کے اقوال کو حجت گردانا گیا۔ اور مختلف مذاہب کی بنیادیں قائم ہوگئیں۔ تو جن لوگوں نے۔۔۔۔ اپنے عمل و اعتقاد کی بنا صرف قرآن و حدیث پر رکھی (اس وقت) وہ اہلحدیث۔۔۔ کہلائے" (تاریخ اہلحدیث ص ۱۳۳) مزید لکھتے ہیں۔ کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد کے فیضیاب اور تربیت یافتہ اصحاب النبی اور اصحاب رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے معزز لقب سے پکارے جاتے ہیں" (حوالہ مذکورہ ص ۵۴) روز روشن کی طرح واضح ہوگیا۔ کہ مذکورہ روایتوں سے قاری صاحب کا صحابہ کرام کو اہلحدیث قرار دینا غلط ہے۔ کیونکہ ان کے اکابر کی تصریحات کے مطابق یہ نام حضرات صحابہ و تابعین کے بعد شروع ہوا۔ ان کے دور مبارک میں اس نام کی ضرورت ہی پیش نہیں آئی۔ صرف صحابہ و تابعین کہلانا ہی ان کا معزز لقب تھا۔ اکابر وہابیہ کے اتنے شواہد اور تاریخ اہلحدیث میں "اہلحدیث کی وجہ تسمیہ" کی صراحت کے باوجود قاری سیف اللہ کا حضرات صحابہ و تابعین کو اہلحدیث

کے لقب سے ملقب کرنا انتہائی ہٹ دھرمی و ڈھٹائی پر مبنی ہے اور اس کے اکابر کے مقابلہ میں کیا "پدی اور کیا پدی کا شوربا" والی بات ہے۔ سابعاً۔ مذکورہ روایتیں نہ صحاح ستہ میں ہیں نہ مشکوٰۃ جیسی دیگر مشہور و متداول کتب سے منقول ہیں بلکہ پہلی روایت کے متعلق قاری سیف اللہ کو اعتراف ہے کہ اس حدیث (کی صحت) میں کلام ہے" (قدامت ص ۶) اس کے باوجود قاری صاحب اہلحدیث کہلانے کے لئے پوری سینہ زوری سے ان روایات کا سہارا لے رہے ہیں۔ لیکن اگر اسی سطح کی روایات شان رسالت و فضائل نبوت کے متعلق پیش کی جائیں۔ تو وہابی ہرگز نہیں مانیں گے اور صحاح ستہ میں نہ ہونے وغیرہ جیسے کئی بہانے بنائیں گے بلکہ دریں سلسلہ صریح آیات و احادیث میں بھی مغالطہ دینے کی کوشش کریں گے۔ آپ بھی زیر بحث روایتوں کو دیکھ لیجئے۔ وہابی زبردستی ان سے اپنا اہلحدیث ہونا ثابت کریں گے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا ہرگز اقرار نہیں کریں گے حالانکہ پوری دونوں روایتوں سے صریح علم غیب شریف کا ثبوت ملتا ہے۔ وَلٰكِنَّ الْوَهَّابِيَّةَ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ۔

سوال ۴ سیف اللہ

"متقدمین کی کتابوں میں جو لفظ اہلحدیث ہے۔ اس سے مراد محدثین ہیں۔ نہ کہ زید و بکر بے نمازی وغیرہ۔ ۔۔۔ اگر عوام فقہ حنفی پر عمل کر کے حنفی وغیرہ کہلاتے

ہیں۔ تو محدثین کے مذہب قرآن وحدیث پر عمل کرکے اہلحدیث کیوں
نہیں کہلا سکتے (ملخصاً)

تبصرہ: معاذ اللہ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ یہ سوال ہمارا ہرگز
نہیں۔ ہمارا چوتھا سوال یہ تھا۔ کہ "جس طرح ہر متفق
قابل عمل ہے۔ کیا اسی طرح اہلحدیث والی ہر حدیث پر اپنا
عمل دکھا سکتے ہیں" (تحقیق اہلحدیث ص ۲۵) مگر قاری صاحب
نے اصل سوال سے فرار کرکے جھوٹ لکھا ہے۔ باقی رہا یہ کہ
محدثین کے مذہب پر عمل کرکے اہلحدیث کیوں نہیں کہلا سکتے
تو سنیئے۔ اولاً۔ معلوم ہوا کہ اصل اہلحدیث محدثین ہی ہیں۔ اور
غیر مقلدین حنفی و شافعی کی طرح ان کے مذہب پر عمل کرکے اہلحدیث
کہلاتے ہیں۔ لہذا یہ بھی مقلد ہی ہوئے۔ ائمہ مجتہدین کے
نہ سہی ائمہ محدثین ہی کے سہی۔ ثانیاً۔ حنفی شافعی کہلانے پر
ان کا قیاس غلط ہے۔ اس لیے کہ مجتہد و مقلد کی نسبت و امتیاز
ظاہر ہے۔ کہ احناف امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی نسبت و تقلید
سے اور شوافع امام شافعی رضی اللہ عنہ کی نسبت و تقلید سے شوافع
کہلاتے ہیں۔ لیکن غیر مقلدین نہ محدثین کا مقلد کہلانے کے لئے
تیار ہیں۔ نہ اہلحدیث کہلاتے ہوئے ان میں اور محدثین میں کوئی
امتیاز ظاہر ہوتا ہے۔ حالانکہ مجتہد مقلد، مقتدا اور مقتدی محدث
غیر محدث میں فرق ضروری ہے۔ جیسا کہ حنفی شافعی میں۔ لہذا

غیر مقلدین کا اہلحدیث کہلانا غلط ہے۔ ثالثاً۔ ہم نے "تحقیق اہلحدیث"
کے ص پر اہلحدیث سے محدثین مراد ہونا جن دلائل سے ثابت
کیا تھا۔ نہ قاری صاحب نے اس کا جواب دیا ہے۔ نہ ویسے
دلائل سے محدثین کے مذہب پر عمل کرنے والوں کا اہلحدیث
ہونا ثابت کیا ہے۔ اس لئے ان کا محض یہ لکھ دینا۔ کہ "اگر
فقہ حنفی پر عمل کرکے حنفی کہلا سکتے ہیں تو محدثین کے مذہب
پر عمل کرکے اہلحدیث کیوں نہیں کہلا سکتے" محض بے دلیل
قیاس مع الفارق و سینہ زوری ہے۔ حنفی تو نسبت و تقلید
کے باعث حنفی کہلائے لیکن غیر مقلدین، محدثین کی طرح خود
اہلحدیث کیسے بن گئے؟

مزید دلائل

ہم غیر مقلدین کو مزید زیر بار کرنے کے لئے
یہاں مزید دلائل پیش کر رہے ہیں گے۔

● سوال ۳ کے جواب میں قاری سیف اللہ کی پیش کردہ
دونوں روایتوں میں اہلحدیث سے محدثین مراد ہونا صریح طور پر
ثابت ہے۔ پہلی روایت میں لفظ "قلم" اس کا قرینہ ہے۔ اور
دوسری روایت میں طلباء حدیث کو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ
کا فانکم خلوفنا واہل الحدیث بعدنا فرمانا اس کی دلیل ہے۔

نکتہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ قابل
غور ہیں۔ کہ تم ہمارے جانشین اور ہمارے بعد اہلحدیث

ہو گئے" معلوم ہوا کہ اہلحدیث وہ ہے جو علم حدیث کی تحصیل
کے بعد تعلیم حدیث کیلئے محدثین کا جانشین و قائمقام بنے۔ نہ کہ
غیر مقلدین کی طرح گھر بیٹھے ہی اہلحدیث بن جائے۔ الحمدللہ
قادری کی خود پیش کردہ روایت ہی ہمارے موقف کی
زبردست تائید اور اس کی تردید بن گئی۔

● امام ابن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری اصول حدیث کی
مشہور کتاب "نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر" میں فرماتے
ہیں۔ امابعد۔ فان التصانیف فی اصطلاح اہل الحدیث قد کثرت
(ص۳) اور اس کے حاشیہ ۱۲ پر ہے۔ اہل الحدیث وہم المحدثون
رضوان اللہ علیہم" سبحان اللہ فن حدیث کی کتاب سے اہلحدیث
کی کیسی عجیب تحقیق ہوئی۔ ولکن الوھابیۃ قوم لا یعقلون

● وہابی مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں "کتاب جامع الترمذی
تو اہلحدیث اور اصحاب الحدیث کے ذکر سے بھری پڑی ہے"۔
(تاریخ اہلحدیث ص۱۳۵) کہیئے ترمذی شریف میں یہ اہلحدیث
محدثین کا ذکر ہے یا غیر مقلدین وہابیہ کا۔ ● بعض جگہ تو ان
کا ذکر لفظ اہلحدیث سے ہوا ہے۔ بعض جگہ اصحاب حدیث
سے بعض جگہ اہل اثر سے اور بعض جگہ محدثین کے نام سے
مرجع ہر لقب کا یہی ہے (تاریخ اہلحدیث ص۱۳۱ تا ۱۳۴)

● ابن تیمیہ فرماتے ہیں۔ جس شخص کو کچھ بھی خبر ہے۔ اس کو معلوم

ہے۔ کہ اہلحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کی بابت
سب سے زیادہ تحقیق کرنے والے اور ان کے علم کے طالب
اور ان کی پیروی میں سب سے زیادہ رغبت رکھنے
والے ہیں" (تاریخ اہلحدیث ص۱۴۱) اس تحقیق کے بعد
آفتاب نیمروز کی طرح اہلحدیث، محدثین کا لقب ہونا واضح
ہو گیا۔ اس کے باوجود قادری سیف اللہ کی طرح کوئی اس
معزز اور عظیم لقب کو غیر مقلدین جہلاء پر چسپاں کرے تو وہ
"تاریخ اہلحدیث" سے جاہل اور ابن تیمیہ کے قول کے مطابق بے خبر
ہے۔ ھکذا ینبغی التحقیق واللہ ولی التوفیق۔

مولوی اسماعیل سابق امیر جمعیت اہلحدیث لکھتے ہیں:۔ "اہلحدیث محض حفاظ حدیث کا نام
نہیں۔ بلکہ ان حضرات کا طریق فکر ہے جس پر تفقہ اور اجتہاد
کی بنیاد... رکھی گئی ہے" (تحریک آزادی فکر ص۹) معلوم ہوا
کہ اہلحدیث صرف حفاظ حدیث ہی نہیں بلکہ صاحب اجتہاد و
تفقہ بھی ہیں۔ اس کی روشنی میں بتایئے۔ اہلحدیث کہلانے
والے غیر مقلدین میں حفاظ حدیث و اصحاب اجتہاد و تفقہ
کی تعداد کتنی ہے؟

محدثین کا فیصلہ۔ "حافظ جلال الدین سیوطی نے فرمایا۔ اہلحدیث۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے علم کے حامل ان کے دین کے ناقل ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے درمیان سفیر ہیں... تمام گروہ حدیث کی صحت اور سقم میں ان کی طرف رجوع کرتے ہیں" (تحریک آزادی فکر ص ۲۳۴)

● "حافظ ابن قتیبہ دینوری نے فرمایا۔ اہلحدیث نے حق کی تلاش اس کے اصل مقام سے کی... اور احادیث کی تلاش میں خشکی اور سمندر مشرق اور مغرب کے سفر کئے۔ ایک ایک حدیث کی تلاش میں طویل سفر کئے" (تحریک آزادی فکر ص ۲۳۶) فرمایئے۔ محدثین وحفاظ حدیث کے فیصلہ کی روشنی میں اہلحدیث (محدثین) کی مذکورہ صفات وعلامات میں سے کوئی علامت وصفت بھی غیر مقلدین جہلاء میں پائی جاتی ہے؟ اگر نہیں تو پھر انہیں اہلحدیث کہلانے کا کیا حق ہے؟ کیا وہابیہ نے محدثین کے اس نام کا سرقہ نہیں کیا؟ کیا یہ نقلی جعلی اور مصنوعی اہلحدیث نہیں؟ اور سنیئے۔

ابن تیمیہ کا اعلان۔ "اہلحدیث سے ہماری مراد وہ لوگ نہیں۔ جو صرف حدیث کے سماع یا روایت یا کتابت تک ہی محدود ہوں۔ بلکہ (اہلحدیث سے) مراد وہ لوگ ہیں۔ جو حدیث کے حافظ، اس کے مفہوم کو ظاہری اور باطنی طور پر پوری طرح سمجھتے ہوں... یعنی ان

میں بصیرت اور تفقہ بدرجۂ اتم موجود ہو" (تحریک آزادی فکر ص ۲۳۱)
وہابیو۔ بتاؤ۔ محدثین کے فیصلہ۔ ابن تیمیہ کے اعلان اور مولوی محمد ابراہیم ومولوی محمد اسماعیل کی مذکورہ تصریحات کے بعد بھی تمہارے اہلحدیث کہلانے کا کوئی جواز ہے؟ قاری سیف اللہ اور اس کے وہابی قبیلہ کی حماقت وجہالت پر تعجب ہے کہ انہیں اپنے ہی علماء کی تصریحات و "تاریخ اہلحدیث" کا بھی کچھ علم نہیں۔

لطیفہ۔ دراصل قاری سیف اللہ جیسے نیم ملاں اور دیگر چھوٹے موٹے وہابیوں کو یہ کمزوری وغلطی اپنے بڑوں ہی کی وراثت میں ملی ہے۔ کہ اہلحدیث کہلانے اور جہلاء کو اہلحدیث بنانے کے لئے اور تو نہ بس چلتا ہے نہ کچھ پتے پڑتا ہے۔ اور متقدمین کی کتب میں جہاں بھی لفظ اہلحدیث نظر پڑتا ہے فوراً پکار اٹھتے ہیں یہ دیکھو یہاں بھی اہلحدیث لکھا ہے۔ حالانکہ یہ سراسر ان کا فراڈ، دھوکہ بازی اور جعل سازی ہے۔ اس لئے کہ ان اہلحدیث (محدثین) کے نام کام اور مقام سے ان خود ساختہ اہلحدیث غیر مقلد وہابیوں کو کسی طرح بھی کوئی تعلق نہیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا تصریحات سے پوری طرح آشکارا ہو چکا ہے۔ دراصل ان کی مثال شتر مرغ جیسی ہے۔ کہ جب ان سے کہا جائے اپنا اہلحدیث

ہونا ثابت کرو۔ تو متقدمین کی کتب سے محدثین کا نام (اہلحدیث)
پیش کر دیتے ہیں۔ اور جب کہا جائے۔ کہ اپنے نیم ملاؤں اور
غیر مقلدین جاہلوں کو اہلحدیث (محدثین) کی مذکورہ علامات و
صفات کے ترازو پہ تول کر دکھاؤ۔ تو پھر حنفیت شافعیت
کا سہارا لے کر کہتے ہیں۔" اگر فقہ حنفی پر عمل کر کے حنفی کہلا
سکتے ہیں تو محدثین کے مذہب پر عمل کر کے اہلحدیث کیوں
نہیں کہلا سکتے"۔ یعنی اصل اہلحدیث تو وہی (محدثین) ہیں۔
ہم تو مفت میں صرف حلوہ خورد مجنوں اور نرے نام کے
"خالی خولی" اہلحدیث ہیں۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

پاپوش سے لگائی کرن آفتاب کی
نجدی نے جو بھی بات کی لبس فتح ہبات کی

تنبیہ ۔ ابن تیمیہ کی مذکورہ تصریحات کی روشنی میں اہلحدیث
سے محدثین مراد ہونا واضح ہو چکا ہے۔ لہذا ان
کے کلام میں جہاں بھی اہلحدیث کا لفظ آئے۔ اس سے محدثین
ہی مراد ہوں گے۔ اور جہاں تک مذہب معروف و قدیم کا
تعلق ہے۔ وہ اہل سنت و جماعت ہی ہے۔ جیسا کہ پہلے مذکور ہوا۔

سوال نمبر ۵ ۔ "موجودہ اہلحدیث پہلے وہابی تھے۔
پھر اہلحدیث ہوئے ہیں"۔

سیف اللہ ۔ "اہلحدیث نہ وہابی ہیں۔ اور نہ نجدی وغیرہ۔۔

کسی کے یہ کہنے سے کہ ہم وہابی نہیں۔ اہلحدیث ہیں وہابی
نہیں ہو سکتے"۔ (ملخصاً)

تبصرہ ۵ ۔ معاذ اللہ۔ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ یہ ہمارا سوال ہرگز
نہیں تھا۔ ہمارا پانچواں سوال یہ تھا۔ کہ "اہل سنت
اور اہلحدیث ہونا ایک ہی بات ہے۔ یا اس میں اختلاف ہے۔
اگر ایک ہی بات ہے تو پھر آپ نے اہل سنت کہلانے پر
اکتفا کیوں نہیں کیا۔ اہل سنت سے خارج ہو کر اہل سنت
کے مقابلہ میں اہلحدیث کہلانا کیوں شروع کر رکھا ہے۔ اہلسنت
کہلانا قدیمی ہے یا اہلحدیث کہلانا، مدلل بیان کریں"۔ مگر قاری
صاحب نے اس سوال سے فرار کر کے جھوٹ لکھا ہے۔ باقی رہا۔
یہ کہ غیر مقلد اہلحدیث نہ وہابی ہیں۔ نہ نجدی۔ تو یہ دیوبندیوں
کی طرح غیر مقلدوں کی تقیہ بازی دورنگی اور کذب بیانی
ہے۔ جیسے وہ سُنی حنفی بن کر اپنی وہابیت کو چھپاتے ہیں
اسی طرح یہ بھی اہلحدیث بن کر اپنی وہابیت کو چھپانے کی
ناکام کوشش کرتے ہیں۔ حالانکہ درحقیقت دیوبندیت
غیر مقلدیت بلکہ مودودی جماعت و تبلیغی جماعت سب
اندرون خانہ وہابیت کی شاخیں ہیں۔ اور محض سادہ لوح
عوام کو ورغلانے کیلئے مختلف لیبل لگائے ہوئے ہیں۔ اگر
غیر مقلدین وہابی نہیں۔ تو اکابر وہابیہ نے تحفۂ وہابیہ و

ترجمان وہابیہ کے نام سے کتابیں کیوں شائع کیں؟ کیا
یہ کتابیں وہابیت کی تائید میں ہیں یا تردید میں۔؟

تازہ ثبوت۔

غیر مقلدین کی وہابیت کا تازہ ثبوت
یہ ہے۔ کہ "جماعت اہلحدیث کے
ترجمان" ہفت روزہ الاعتصام" لاہور نے اپنی ۲ر جولائی
۱۹۷۶ء کی اشاعت میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کی قصیدہ خوانی
کرتے ہوئے بطور مدح "وہابیوں کی سعیٔ اصلاح" کے
عنوان سے متعدد قسطیں شائع کی ہیں۔ اور ۱۱ر جون ۱۹۷۶ء
کی اشاعت میں لکھا ہے کہ "وہابی خالص اسلام کی حفاظت
اور شرک و بدعت کے خلاف سینہ سپر ہیں"۔ کیوں جی اگر
غیر مقلدین وہابی نہیں تو وہابیوں کی یہ قصیدہ خوانی کیسی؟
بقولِ "الاعتصام" اگر قاری سیف اللہ وغیرہ غیر مقلدین بزعم
خویش "خالص اسلام کی حفاظت اور شرک و بدعت کے خلاف
سینہ سپر ہیں" تو پھر وہ وہابی ہیں۔ اگر وہ وہابیت سے
انکار کریں۔ تو پھر وہ خالص اسلام و شرک و بدعت کے
خلاف سینہ سپر نہیں ہیں" کہو کونسی بات منظور ہے اعلحضرت
مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
کیا خوب فرمایا ہے کہ ؎

وہابی گرچہ اخفا می کند بغض نبی لیکن ـ نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

"وہابیوں کی وہابیت کی کہانی ان کی اپنی زبانی" مقیاس
حنفیت میں خوب تفصیل سے پیش کی گئی ہے۔

اہلحدیث اور وہابیت۔

کسی کے یہ کہنے سے کہ ہم
وہابی نہیں اہلحدیث ہیں۔
وہابی نہیں ہو سکتے" قاری سیف اللہ کا یہ قول بھی بے موقع و
خلافِ واقعہ ہے۔ اس لئے کہ ہم تحقیق کے ساتھ ثابت کر
چکے ہیں۔ کہ غیر مقلدین، اہلحدیث قطعاً نہیں اور وہابی
پکے ہیں۔ اور انہوں نے محض تقیہ بازی و وہابیت کی
روسیاہی سے بچنے کیلئے اپنے ممدوح انگریز بہادر کی
خوشامد کر کے سرکاری کاغذات میں اپنا نام بدلوایا ہے۔
جیسا کہ "تحقیق اہلحدیث" کے ص۹ پہ مدلل بیان کیا گیا
ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ امرتسری نے "اہلحدیث کا مذہب"
کے ص۱۵۰ پر بھی اس کی تصریح کی ہے۔

وہابی نہیں تو اور کیا ہیں؟

سابقہ اوراق میں یہ تحقیق
ہو چکی ہے۔ کہ اہلحدیث
حضرات محدثین ہیں۔ اور غیر مقلدین جہلاء نیم ملاں کسی طرح بھی
اس لقب کا مصداق نہیں بن سکتے۔ نیز جہاں تک غیر
مقلدین وہابیہ کے شجرۂ مذہبی کا تعلق ہے۔ اس کی زیادہ
سے زیادہ حد ابن تیمیہ کی ذات ہے۔ ابن تیمیہ کے بعد

ابن عبدالوہاب اور ابن عبدالوہاب کے بعد مولوی اسماعیل دہلوی۔ وہابیہ کے باقی چھوٹے بڑے تمام امام و مولوی ان تینوں کے بعد ہیں۔ اور جہاں تک ان تینوں اکابر وہابیہ کا تعلق ہے۔ ان میں سے کسی نے بھی موجودہ غیر مقلدین کی طرح بطور پارٹی نہ اہلحدیث کہلوایا ہے نہ اس کا پرچار کیا ہے۔ جہاں تک ابن تیمیہ کا تعلق ہے۔ انہوں نے علمی و وصفی لحاظ سے اگرچہ اہلحدیث (محدثین) کا ذکر کیا ہے۔ مگر بطور مذہب اور پارٹی "اہلحدیث" کا کوئی پرچار نہیں کیا۔ بلکہ قاری سیف اللہ جیسے وہابیہ کے برعکس مذہب اہل سنت کی قدامت و قیامت تک عمومیت کا بیان کیا ہے۔ قدامت اہل سنت کا حوالہ گزر چکا ہے۔ اور "عقیدہ واسطیہ" میں لکھتے ہیں۔ کہ الفرقۃ الناجیۃ المنصورۃ الی قیام الساعۃ اہل السنۃ والجماعۃ "(شرح عقیدہ واسطیہ ص۱۷) اور "خلاف الامہ" میں رقمطراز ہیں یوم تبیض وجوہ و تسود وجوہ۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ کہ (قیامت کے دن) اہل سنت کے چہرے روشن ہوں گے، اہل بدعت اور اہل تفرقہ کے چہرے سیاہ ہوں گے" (خلاف الامہ ص۱۰)

ابن عبدالوہاب۔ جہاں تک محمد بن عبدالوہاب کا تعلق ہے۔ وہ بھی اہلحدیث کی بجائے

"حنبلی سنی" کہلاتے تھے۔ چنانچہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں۔ کہ شیخ محمد بن عبدالوہاب حنبلی مذہب کے مقلد تھے۔ چنانچہ یہ بات ان کے اپنے خطبے سے ظاہر ہے۔۔۔ کہ بے شک ہمارا اپنا مذہب اصول میں تو اہل سنت و جماعت ہے۔ نیز ہم فروع میں امام احمد بن حنبل کے مذہب پر ہیں اور جو شخص ائمہ اربعہ میں سے کسی کا بھی مقلد ہو۔ ہم اسے برا نہیں جانتے" (تاریخ اہلحدیث ص۱۳۶)

دہلوی صاحب۔ جہاں تک مولوی اسماعیل دہلوی کا تعلق ہے مولوی اسماعیل (گوجرانوالہ) لکھتے ہیں۔ کہ انہوں نے فرمایا۔۔۔ اپنا نشان خالص محمدی رکھنا چاہیئے۔ محمدیت خالصہ ان کے پیش نظر ہے"۔ (تحریک آزادی فکر ص۲۴۴) اور دہلوی صاحب کی سوانح "حیات طیبہ" میں مذکور ہے۔ کہ "ان کے معتقد محمدی عوام الناس تھے" (ص۱۵۸)

- "اپنے کو کسی کے ساتھ بجز محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نسبت دینی سوئے ادبی خیال کریں۔ پیارے شہید اسماعیل) نے ہزاروں بلکہ لاکھوں کی زبان سے یہ کہلوا دیا۔ کہ ہم محمدی ہیں۔ چاروں طرف سے آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ کہ اس ضلع میں اتنے محمدی آباد ہیں۔ اور اس ضلع میں اتنی تعداد محمدیوں کی ہے" (حیات طیبہ ص۳۲۱)

اہلِ انصاف۔ ملاحظہ فرمائیں، کہ تینوں اکابر وہابیہ کے ہاں اہلحدیث کا کوئی ذکر و نشان نہیں۔
ابن تیمیہ اہل سُنّت کو مذہب قدیم و فرقہ ناجیہ قرار دیتے ہیں
ابن عبدالوہاب خود "حنبلی سُنّی" کہلاتے ہیں۔ اور مولوی اسماعیل
دہلوی محمدیوں کی فوج تیار کر رہے ہیں۔ اور اور اسی کو
نشان خالص قرار دے رہے ہیں۔ اس

تفصیل۔ سے جہاں یہ ظاہر ہوا۔ کہ "وہابیت" چوں چوں کا مربہ اور "معجون مرکب" ہے۔ کوئی کچھ کہہ رہا ہے کوئی کچھ کر رہا ہے۔ وہاں یہ بھی واضح ہو گیا۔ کہ
غیر مقلدین نہ محدثین کی اصطلاح میں اہلحدیث ہیں۔ اور نہ
ہی ان کے اکابر کے ہاں اہلحدیث کہلانے کا کوئی نام و نشان
ہے۔ دنیائے وہابیت بھی عجیب ہے کہ ان میں سے جو
اٹھتا ہے جدھر چاہتا ہے منہ اٹھا کر چل دیتا ہے۔ کوئی وہابی
کہلا رہا ہے کوئی محمدی موحد سُنّی۔ کوئی مقلد سُنّی اور کوئی اہلحدیث
گویا۔ ع۔ ایں خاندان ہمہ آفتاب است

سے
کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا
بھان متی نے کنبہ جوڑا

بہرحال۔ غیر مقلدین کے اہلحدیث کہلانے کی نہ کوئی سند ہے نہ دلیل۔ انہوں نے محض تقیہ بازی کی

بنا پر محدثین کا نام (اہلحدیث) چرا کر خود ساختہ طور پر سرکاری
کاغذات میں درج کرا دیا۔ لیکن اس سے ان کی وہابیت میں
کوئی فرق نہیں آیا۔ ؎

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

سوال ۶۔ "بریلویوں کی طرح بعض اہلحدیثوں نے بھی حکومت انگلشیہ کے خلاف جہاد کا فتوےٰ نہیں دیا۔ اور ہندوستان کو دار الامان کہا ہے"۔
(تحقیق اہلحدیث ص ۹-۴۲)

سیف اللہ۔ دار الحرب کی دو قسمیں ہیں۔ پہلی دارالفراد۔ اور دوسری دار الامان۔
میاں نذیر حسین دہلوی کے نزدیک ہندوستان دار الحرب
ہی تھا۔ لیکن چونکہ مسلمان میاں صاحب کے زمانہ میں
امن سے تھے۔ اس لئے اس کو دار الامان کہا۔ دار الحرب
میں بحیثیت معاہدہ و رعایا ہو کر کسی کے نزدیک جہاد
درست نہیں۔ اس حیثیت کے پیش نظر بعض اہلحدیثوں
نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتوےٰ نہیں دیا تھا (ملخصاً ج)

تبصرہ۔ معاذ اللہ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ ہمارا یہ سوال ہرگز نہیں تھا۔ ہمارا چھٹا سوال یہ تھا کہ غوث اعظم

پیران پیر رضی اللہ عنہ سے آپ کا کیا تعلق ہے۔ جبکہ وہ اہلسنّت تم اہلحدیث وہ مقلد حنبلی تم غیر مقلد۔ وہ بیس رکعت سنّت تراویح کے قائل اور تم آٹھ نوافل کے"۔ مگر قادری صاحب نے اس سوال سے فرار کر کے جھوٹ لکھا ہے۔ اور بلا وجہ بدزبانی و خبث باطنی کا مظاہرہ کیا ہے اور صورتِ حال کو مسخ کر کے پیش کیا ہے۔ جہاں تک

علمائے اہل سنّت

کا تعلق ہے۔ انہوں نے حالات کے تحت شرعی تقاضا کے مطابق جب انگریز سے جہاد ضروری تھا۔ اس وقت ڈٹ کر فتویٰ بھی دیا اور مقابلہ بھی کیا۔ جیسا کہ "باغی ہندوستان" اور دیگر کتب و تواریخ میں علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء کی سرفروشی و جاں نثاری کا تذکرہ موجود ہے۔ لیکن جب صورتِ حال مختلف ہو گئی تو اس وقت اہل اسلام کے تحفظ و بقا کیلئے بحکم شرعی دارالاسلام کا فتویٰ ارشاد فرمایا۔ مگر اپنے وقت پر یہ سب کچھ حکم شرعی کا اظہار و اہل اسلام کے مفاد کی بنا پر تھا۔ قادری سیف اللہ نے بار بار علمائے اہل سنّت کی انگریز دوستی کا بہتان تراشا ہے لیکن اس سلسلہ میں کوئی عبارت و حوالہ نقل نہیں کیا جس سے اس کا جھوٹا ہونا صاف ظاہر ہے۔

وہابیہ کا کردار

جہاں تک وہابیہ کے کردار کا تعلق ہے انہوں نے انگریز دوستی کی بنا پر شروع سے انگریز کی حمایت و قصیدہ خوانی کی۔ اور اس سے خطاب بھی پایا اور انعام بھی پایا۔ اور یہ الفاظ ہمارے نہیں بلکہ مولوی عبدالمجید سوہدروی وہابی کے ہیں۔ جن کا تحقیق اہلحدیث میں حوالہ دیا گیا تھا۔ اور سنیئے۔

مولوی اسماعیل کی شہادت

مولوی اسماعیل گوجرانوالوی نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی انگریزی حکومت سے تعاون کے حق میں تھے اور بظاہر انگریزی نظام کے ثنا خواں۔۔ مجھے یہ ناخوشگوار اعتراف کرنے کے سوا چارہ نہیں۔ کہ مولانا محمد حسین (بٹالوی)۔۔ مقام عزیمت پر قائم نہ رہ سکے" (تحریک آزادیٔ فکر ص۱۰۴)

کیوں جی۔

انگریز کے یہ معاون و ثنا خوان کون تھے بریلوی یا وہابی۔ یہی حال۔ دیگر اکابر وہابیہ کا تھا۔ جن کی انگریز دوستی اور کانگرس کی حمایت کے دلائل "تحقیق اہلحدیث" ص۶۳ پر درج ہیں۔ مگر قادری سیف اللہ نے ان کی تردید یا مولوی اسماعیل کی طرح "ناخوشگوار اعتراف" کی بجائے ایک

خود ساختہ کہانی نقل کردی ہے۔ کہ "دارالحرب کی دو قسمیں ہیں۔ میاں نذیر حسین نے دارالحرب کو ہی دارالامان کہا۔ اُن کے زمانہ میں مسلمان امن سے تھے۔ اور لطف یہ ہے کہ دلیل و حوالہ کوئی نہیں۔ حالانکہ قاری سیف اللہ نے خود لکھا ہے۔ کہ "دعویٰ بلا دلیل مردود ہوتا ہے" (قدامت ص۲۰) قاری صاحب ہوش کے ناخن لو۔ دلیل کا جواب دلیل سے دو۔ اور سچے ہو تو اپنے دعویٰ کی دلیل پیش کرو۔

ورنہ ؎ ایں شور و فغاں چیزے نیست۔

ناک پکڑ لی۔ قاری سیف اللہ نے اگرچہ جان بچانے اور "انگریز وہابی" تعلقات کو چھپانے کی بہت کوشش کی۔ مگر پھر بھی سیدھے ہاتھ سے نہ سہی۔ ہاتھ گھما کر ناک پکڑ لی ہے۔ کہ وہابی علماء نے انگریزی مملکت کو دارالامان کہا۔ انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ نہ دیا۔ اور معاہدو رعایا پر جہاد درست نہ ٹھہرایا۔ اس کے بعد بھی وہابی علماء اہل سنت پر کیچڑ اچھالیں۔ اور "دوام العیش اعلام الاعلام" جیسے مشروط شرعی فتویٰ کے خلاف غلط پروپیگنڈا کریں۔ تو یہ بغیر منافقانہ جہالت و حماقت، نہیں تو اور کیا ہے؟!

وہابیو۔ ہم نے تمہاری ہی کتب سے وہابی علماء کا

انگریز سے تعاون و اس کی ثنا خوانی اور اس سے انعام و خطاب پانا ثابت کیا ہے۔ اگر تم میں کچھ حیا ہے۔ تو تم بھی اعلیحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے انگریز سے تعاون و اس کی قصیدہ خوانی اور انگریز سے انعام و خطاب پانے کی کوئی دستاویز پیش کرو۔ مگر نہیں ہرگز نہیں۔ وہ تو برملا اعلان فرما رہے ہیں۔ کہ ؎

کروں مدح اہلِ دول رضاؔ پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ ناں نہیں

تعجب۔ ہے کہ جب قاری سیف اللہ کو ناک پکڑنے اور "تحقیقِ اہلحدیث" کے حوالجات تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں تھا تو پھر اس نے اس قدر بکواس بازی اور بدزبانی کی ضرورت کیوں محسوس کی؟ حالانکہ زیر بحث حوالے ہم نے کتب وہابیہ سے نقل کئے تھے نہ کہ اپنی طرف سے۔ اور پھر جو کچھ ہم نے نقل کیا مولوی اسماعیل و قاری صاحب نے وہ سب کچھ مع شیخ زائد تسلیم بھی کر لیا۔ بات تو جب تھی کہ جیسے ہم بہر پہلو قاری کو کذاب و مکار ثابت کر رہے ہیں اسی طرح وہ بھی ہماری تحقیق کی تکذیب کرتا حالانکہ الٹی اس نے ہماری تصدیق کر دی ہے۔ سچ ہے۔

وَلٰکِنَّ الوَھَابِیَۃَ قَومٌ لَا یَعْقِلُوْن۔

انگریزی دارالامان کی کیفیت۔

قاری کی اس جاہلانہ تحریر سے قطع نظر۔ کہ دارالامان، دارالحرب ہی کی ایک قسم ہے۔ اب ہم یہ دکھلاتے ہیں۔ کہ وہ دارالامان کیسا تھا۔ اور میاں نذیر حسین کے وقت۔ امن کا کس طرح دور دورہ تھا۔ میاں نذیر حسین ہی کی عربی سوانح "البشریٰ" میں مذکور ہے کہ انگریز حکومت نے بعض علماء کو قتل کیا۔ اور ان کے رفقاء کو سولی چڑھایا۔ بعض کو عمر قید کی سزا دی۔ بعض کو کالے پانی بھیج دیا اور خود میاں نذیر حسین کو راولپنڈی جیل میں بند کر دیا" (البشریٰ ص۱۰۹)

قاری سیف اللہ کو اپنی جہالت اور انگریزی امن و امان کا یہ دور دورہ "مبارک" ہو۔ ؎

الٹی عقل کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

سوال ۷۔ اگر مذہب اہلحدیث حق پر ہے۔ تو پھر اکثریت میں کیوں نہیں"۔

سیف اللہ۔ "حق کا اکثریت کے ساتھ ہونا یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ کیونکہ اکثریت کبھی خطا پر ہوتی ہے۔۔ اس لئے کثرت کا کچھ اعتبار نہیں۔ سفیان ثوری

سے منقول ہے۔ کہ سوادِ اعظم سے مراد وہ شخص ہے۔ جو اہل سنت سے ہو۔ اگرچہ وہ ایک ہی ہو" (ملخصاً الخ)

تبصرہ۔ معاذ اللہ۔ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ یہ ہمارا سوال ہرگز نہیں تھا۔ ہمارا ساتواں سوال یہ تھا۔ کہ آپ کے اصل امتیازی مسائل رفع یدین فاتحہ خلف الامام وغیرہ ہیں۔ یا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا جیسا بشر سمجھنا الخ مگر قاری صاحب نے یہاں بھی اصل سوال سے فرار کر کے خود ساختہ سوال و جواب لکھ مارا ہے۔ اور ہم نے اکثریت کے ساتھ وابستگی سے متعلق جو احادیث نقل کی تھیں۔ ان کے جواب کے لئے خوب تضاد بیانی و ہیرا پھیری سے کام لینے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اگر وہ واقعی سچا اہلحدیث ہوتا تو ان احادیث مبارکہ کو بدل و جان قبول کر کے وہابی اقلیت کو چھوڑ کر سُنّی اکثریت سے وابستہ ہو جاتا۔ مگر ان جعلی و مصنوعی اہلحدیثوں سے اس کی کیا توقع؟ قاری سیف اللہ نے احادیث کی پیروی کی بجائے الٹا یہ کہہ کر ان کی اہمیت ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ کثرت کا کچھ اعتبار نہیں" حالانکہ احادیث میں علیکم بالجماعۃ والعامہ۔ ید اللہ علی الجماعۃ۔ ان اللہ لا یجمع امتی علی الضلالۃ اور سواد اعظم کے الفاظ مبارکہ کثرت کی اہمیت و اعتبار کی واضح دلیل ہے۔ اگر قاری سیف اللہ سچا ہوتا۔ تو وہ ہماری طرح اپنے قول کی تائید

ہیں کوئی حدیث پیش کرتا۔ کہ کثرت کا کچھ اعتبار نہیں۔ مگر ؂

نہ خنجر اٹھ سکے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

بہر حال قاری سیف اللہ کی تحریر سے یہ واضح ہو گیا۔ کہ اہل سنت کی کثرت کے مقابلہ میں مرزائیوں کی طرح وہابی بھی اقلیت میں ہیں۔ باقی رہا۔ یہ کہ

● "حق کا اکثریت کے ساتھ ہونا کوئی مسئلہ نہیں"۔ تو بندہ خدا۔ اکثریت کا حق کے ساتھ ہونا تو مسئلہ ہے نا۔ اور یہی قاری صاحب کی عقل کا فتور ہے۔ کہ وہ صحیح بات کو الٹ سمجھ رہا ہے۔ ہم مطلق اکثریت کی بات نہیں کر رہے بلکہ احادیث کی روشنی میں اس اکثریت کی بات کر رہے ہیں۔ کہ جو حق کے ساتھ ہے۔ اور اسی اصول کی بنا پر اہل سنت حق پر ہیں اور وہابی مرزائی وغیرہ باطل پر۔ اور اسی اکثریت کی ایک جھلک۔

قیام پاکستان۔ بھی ہے۔ اور پاکستان کا وجود بھی قاری سیف اللہ کے جھوٹا ہونے کیلئے کافی ہے۔ کہ "کثرت کا کچھ اعتبار نہیں" اگر کثرت کا اعتبار نہ ہوتا اور وہابیوں، دیوبندیوں، کانگرسیوں کے مقابلہ میں اہل اسلام و اہل سنت کی اکثریت مطالبۂ پاکستان کی پشت پر

نہ ہوتی۔ تو پاکستان کیونکر وجود میں آتا۔ قاری سیف اللہ کی یہ کس قدر حماقت و جہالت ہے کہ وہ پاکستان میں بیٹھ کر قیام پاکستان کے بنیادی اصول (اکثریت) کی نفی کر رہا ہے۔ ؂

شرم اس کو مگر نہیں آتی۔

● "اکثریت کبھی خطا پر ہوتی ہے"۔ قاری کا یہ قول بھی جہل ہے۔ اس لئے کہ کبھی خطا پر ہونے سے اکثر حق و صواب پر ہونے کی نفی نہیں ہوتی۔ اور پھر کبھی وقتی طور پر خطا ہونا اور بات ہے۔ اور ضلالت و باطل پر ہونا اور بات ہے۔ اور بحکم حدیث امت محمدیہ ضلالت پر جمع نہیں ہو سکتی۔

انتباہ۔ قاری سیف اللہ نے غیر متعلقہ طور پر کلھم علی الضلالۃ الا السواد الاعظم اور کلھا فی النار الا واحدۃ وھی الجماعۃ۔ نقل کر کے لکھا ہے۔ کہ "صحابہ کرام کے اختلاف کے وقت جس پر اکثر صحابہ ہوں۔ وہی سواد اعظم اور جماعت ہے۔ جس کے ساتھ لزوم کا ذکر ہے" گویا قاری صاحب کے اس خود ساختہ اصول کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اختلاف کے وقت جس پر اکثر صحابہ ہوں۔ وہ تو سواد اعظم اور جماعت ہے۔ اور صحابہ کا جو گروہ اکثر کے مقابلہ میں اقل ہو۔ معاذ اللہ اس کے لئے ضلالت و نار ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ دیکھئے۔ احادیث کثرت کے مقابلہ میں ہیرا پھیری کرتے

ہوئے وہابی قاری نے مقام صحابیت پر کتنا شدید حملہ کیا ہے۔ ع

الٰہی آسماں کیوں پھٹ نہیں پڑتا ہے ظالم پر

● قاری کے "جواب" میں حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ کا قول بھی ہماری تائید میں ہے۔ جسے قاری اپنی حماقت سے ہماری تردید میں نقل کر رہا ہے۔ اس لئے کہ انھوں نے یہی تو فرمایا ہے۔ کہ "سواد اعظم سے مراد وہ ہے جو اہل سُنّت سے ہو۔ اگرچہ وہ ایک ہی ہو" اور یہی ہم کہتے ہیں۔ سواد اعظم اہل سُنّت و جماعت ہیں۔ اگرچہ بالفرض کسی وقت ان کا ایک ہی شخص ہو۔ اس لئے کہ مجموعی طور پر وہ اس جماعت کا فرد ہے جو حق پر قائم ہے۔ تو جن کا ایک شخص بھی حق پر ہو ان کی افرادی کثرت بدرجۂ اولیٰ نورٌ علیٰ نور اور حق پر قائم ہو گی۔ ولکنّ الوھابیۃ قوم لا یعقلون ؎

جواب اس بات کا کیسا یہ گھر ہی میں نکل آیا
میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

شرمناک جسارت۔ قاری سیف اللہ احادیث کثرت سے بے حواس و لاجواب ہو کر خرافات بکتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ "بریلویوں کا بدعتیوں، مشرکوں قبروں پر طواف و سجدہ کرنے والوں اور مزاروں پر مخصیر طو نظر بازی

اور میل ملاپ کرنے والوں کو جماعت و سواد اعظم میں داخل کرنا حماقت و جہالت ہے" (قدامت ص۱۹)

یہی قاری کی حواس باختگی اور پاگل پن ہے۔ کہ وہ معقولیت سے گفتگو کرنے اور جواب دینے کی بجائے بے حواس و لاجواب ہو کر میراثیانہ انداز اور عامیانہ و جاہلانہ سطح پر آجاتا ہے۔

ہم گفتگو عقیدہ و مسلک اور دینی بنیاد پر کر رہے ہیں۔ اس موقع پر قاری کا غیر ذمہ دار و خلاف شرع عوام کو پیش کرنا بجائے خود جہالت و حماقت ہے۔ یہ لوگ نہ زیر بحث ہیں نہ ان کی غلط حرکات کا کوئی مؤید و ذمہ دار ہے۔ قاری کا بریلوی اہل سُنّت کو مشرک و بدعتی کہنا اور قبروں پر طواف و سجدہ کا طعنہ دینا سراسر بے حیائی و بکواس بازی ہے۔

چیلنج ۱۔ ہم چیلنج کرتے ہیں۔ کہ اگر قاری سچا ہے۔ تو وہ اعلحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ سے قبروں پر "سجدہ و طواف" کا جواز اور شرک و بدعت کی جامع مانع تعریف سے بریلوی اہل سُنّت کا مشرک و بدعتی ہونا ثابت کرے۔ اور نجد و دیوبند تک اپنا زور لگائے۔

۴۔ قاری سیف اللہ بریلویوں سے متنازعہ مسائل اور
پاگل پن کی حد تک ان سے دشمنی سے ذرا الگ ہو کر جواب
دے کہ کیا ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم کے مقلدین، اہل سُنّت و
جماعت، غیر مقلدین سے زیادہ تعداد میں ہیں یا نہیں۔
اور اگر ہیں اور یقیناً ہیں۔ تو پھر وہ احادیث کثرت کا
مصداق کیوں نہیں؟ اور معاذ اللہ ان سب کو گمراہ قرار
دے کر غیر مقلدین کی اقلیت حق پر کیسے ہے۔؟

علامہ طحطاوی۔ قاری بے چارہ جو پہلے ہی تحقیق اہلحدیث اور زیر نظر مباحث کے
بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔ وہ اس چیلنج کا جواب کیسے دے
سکتا ہے۔ آیئے اس حقیقت کو شارح در مختار علامہ سید
احمد مصری طحطاوی کی زبانی سنیئے۔ فرماتے ہیں "اہل سُنّت
کا ناجی گروہ۔ اب چار مذاہب میں مجتمع ہے۔ حنفی، مالکی
شافعی حنبلی اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت فرمائے۔ اب جو
ان چار سے باہر ہے۔ بدعتی اور جہنمی ہے" (حاشیہ در مختار صـ۱۵۳ ج۴)

الحاصل۔ عقیدہ و مسلک اور دین کی بنا پہ کثرت
باعث برکت ہے۔ احادیث میں اسی کی
بشارت ہے۔ یہی ہمارا موقف ہے۔ اور اہل سُنّت و
جماعت ہی اس شرف سے مشرف اور ان ارشادات کا مصداق

ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ؂
باقی جتنے بھی فرقے ہیں معتوب ہیں حکم سے
بنی اکرم کے مغضوب ہیں
ادب کی اے خضر ہم کو دولت ملی مذہب اہلسنّت کی بات ہے۔

سوال ۸۔ مذکورہ تقریر سے تو اہل سُنّت کا قلیل ہونا
ذکر ہے۔ اور آپ تو اہل حدیث ہیں"

سیف اللہ۔ اکثر علماء کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ اہلحدیث
و اہل سُنّت ایک ہی ہیں۔۔ اور جو بریلویوں
نے سُنّت و حدیث اور ان کے اہل میں فرق بیان کیا ہے۔
وہ صرف دعویٰ ہے۔ اور دعویٰ بلا دلیل مردود ہوتا ہے۔
پیر عبدالقادر جیلانی ایک مقام پہ لکھتے ہیں۔ فرقہ ناجیہ
اہل سُنّت ہے۔ جس کا لقب اہلحدیث ہے (ملخصاً)

تبصرہ۔ معاذ اللہ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ یہ سوال ہمارا ہرگز
نہیں تھا۔ ہمارا آٹھواں سوال یہ تھا۔ کہ "اہل
قرآن و اہل اللہ کہلانے پہ اہلحدیث و اہل نبی کہلانے کو ترجیح
دینا کس دلیل پر مبنی ہے۔ جبکہ صحیح حدیث میں بھی اہلحدیث
کی بجائے یا اہل القرآن فرمایا گیا ہے (مشکوٰۃ صـ۱۱۲) مگر قاری
صاحب نے اس سوال سے فرار کر کے جھوٹ لکھا ہے۔

باقی رہا۔ یہ کہ اہلحدیث و اہل سُنّت ایک ہی ہیں۔ اور
بریلویوں نے جو فرق بیان کیا ہے وہ دعویٰ

بلا دلیل ہے۔" سود ریافت طلب یہ امر ہے۔ کہ اگر ایک
ہی چیز ہے۔ تو پھر غیر مقلدین نے سوادِ اعظم سے بغاوت
کرکے ان کے مقابلہ میں اہلحدیث کہلانے کو ترجیح کیوں دی
ہے۔ حالانکہ یہ بہر طور غلط ہے۔ اور یہ وہ سوال ہے جسے
ہم نے بار بار دہرایا ہے۔ مگر قاری نے اس کو ہاتھ نہیں
لگایا۔ ثانیاً۔ ہم نے "تحقیق اہلحدیث" کے ص۱۴ پر حدیث و
سُنّت اور اہلحدیث و اہل سُنّت کہلانے میں جو فرق بیان کیا
ہے۔ اسے بلا دلیل قرار دینا محض جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ
ہماری تحقیق دلیل و حقیقت پر مبنی ہے۔ جس کا وہابیہ
کے پاس کوئی جواب نہیں۔ اور قاری نے اپنے فرار پر
پردہ ڈالنے کے لئے دعویٰ بلا دلیل کہہ کر جان چھڑانے کی
ناکام کوشش کی ہے۔ اور اس سلسلہ میں جلی قلم سے
ہمارا چیلنج بھی گول کر گیا ہے۔ جس کے تحت چار سوالات
درج تھے۔ جن کے جواب میں قاری کا عجز و بیچارگی محتاجِ
بیان نہیں۔ ثالثاً۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے
حوالہ میں دو چیزیں بیان ہوئی ہیں۔ کہ "فرقہ ناجیہ اہلسُنّت
ہے اور اس کا لقب اہلحدیث ہے۔" اور یہ بات ہمارے
خلاف نہیں۔ خود قاری کی تردید ہے۔ جسے وہ اپنی جہالت و
حماقت کے باعث سمجھ نہیں سکا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ

ہے۔ کہ جیسے اسم اور مسمّٰی ایک چیز نہیں اسی طرح لقب
اور ملقب بھی ایک چیز نہیں بلکہ دو چیزیں ہیں۔ اسی طرح
اہل سُنّت اور اہلحدیث ایک چیز نہیں بلکہ دو چیزیں ہیں۔
اصل بنیاد مذہب اور اہل سُنّت ہی ہے۔ لیکن
ان کا لقب اہلحدیث ہے۔ اور وہ اس طرح کہ مخالفین
اہل سُنّت چونکہ اہل سُنّت کے مختلف غلط لقب تجویز
کرتے تھے۔ اس لئے غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ
اُن کے لقب غلط ہیں۔ اور اہل سُنّت کا مناسب لقب
وصف اہلحدیث ہے۔ اور وہ اس لئے کہ سُنّت کا ماخذ
حدیث ہی ہے۔ اور اہل سُنّت حدیث ہی سے رہنمائی
حاصل کرتے ہیں۔ نہ یہ کہ اہلحدیث کہلاتے اور عمل بالحدیث
کے مدعی ہیں۔ اس لئے کہ نہ اس کی کوئی تصریح ہے۔ نہ ہر
حدیث قابل عمل ہے۔ بتایئے۔ یہ ہماری اہل سُنّت کی
تائید ہے یا قاری وہابی کی۔ اسے یہ حوالہ نقل کرنے اور
اصل نام و مذہب اہل سُنّت کی بجائے لقب پر اصرار کرنے سے کیا حاصل ہوا؟

لطیفہ۔ قاری سیف اللہ نا معلوم کس مٹی سے بنا
ہے۔ کہ ایسا ہٹ دھرم اور ڈھیٹ ہے۔
کہ ایک طرف تو مقلدین اہل سُنّت کی مخالفت کرتا ہے۔
اور دوسری طرف بزرگانِ اہل سُنّت کا سہارا لیتا ہے۔

اور وہ بھی سراسر اپنے خلاف۔ پہلے حضرت سفیان ثوری کا سہارا لیا اور اب حضور غوث اعظم (رضی اللہ عنہ) کی ذاتِ گرامی کا۔ اگر قاری میں کچھ حیا ہوتی۔ تو وہ اہلحدیث وہابی ہو کر اہل سُنّت کو سوادِ اعظم قرار دینے والے امام اہلِ سُنّت ثوری اور غیر مقلد ہو کر حضور غوث اعظم حنبلی کے دامن کا سہارا نہ لیتا۔ مگر قاری میں حیا کہاں۔ یہ تو اپنے ابوالکلام کے والد ماجد علیہ الرحمۃ کے اس ارشاد کا بالخصوص مصداق بن رہا ہے۔ کہ ؎

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو
تڑا تڑ جوتیاں تم ان کو مارو

(دیکھو شورش کی کتاب ابوالکلام کی کہانی صفحہ ۲۶)

سوال ۹ ۔ کیا بریلوی اہلِ سُنّت والجماعت نہیں ہیں؟"

سیف اللہ ۔ نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ بدعتی ہیں۔ جو اہلِ سُنّت والجماعت کا مخالف ہے۔ وہ بدعتی ہے اہلحدیث ہی صحیح حقدار ہیں۔ کہ ان کو اہلِ سنّت وجماعت کہا جائے۔" (ملخصاً)

تبصرہ ۔ معاذ اللہ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ یہ سوال ہمارا ہرگز نہیں تھا۔ ہمارا نانواں سوال یہ تھا۔ کہ

متقدمین کی کتب میں اصحاب حدیث و اہلحدیث کے لفظ سے حضرات محدثین و طلباء و علماء حدیث مراد ہیں۔ بالموجودہ ہر قسم کا دکاندار کریانہ فروش۔ بزانہ شیخ اور حلوائی وغیرہ عامی اہلحدیث وہابی مراد ہیں۔"

قاری کا خود ساختہ سوال اس کے کذاب ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ کیونکہ کوئی بریلوی اہل سُنّت ایسے سوال کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ باقی رہا قاری کا یہ کہنا کہ بریلوی اہلِ سُنّت وجماعت نہیں ہیں۔ جو اہلِ سُنّت و جماعت کا مخالف ہے وہ بدعتی ہے اور اہلحدیث ہی اہلِ سُنّت وجماعت کہلانے کے صحیح حقدار ہیں۔ تو یہ سب باتیں پاگل پن پر مبنی ہیں۔ افسوس ہمیں قاری [illegible] کی صورت میں کیسے احمق و جاہل شخص سے واسطہ پڑا ہے۔ جو کسی معقول جواب و گفتگو کی بجائے بلا سوچے سمجھے بے تکی ہانکتا چلا جاتا ہے۔ کوئی پوچھے۔ کہ جب تم خود غیر مقلد وہابی اور بزعم خویش اہلحدیث ہو۔ تو تمہارا اہلسنّت سے تعلق کیا اور بریلویوں کو اہلِ سُنّت سے خارج کرنے کا حق کیا۔ تم فیصلہ کرنے والے کون ہو۔ پھر جہاں تک اہل سُنّت کے مخالف کے بدعتی ہونے کا تعلق ہے۔ وہ تو تم خود ہو۔ اور تم جیسے لوگوں کے بدعتی و جہنمی ہونے کا فیصلہ علامہ سید احمد

طحطاوی کی زبانی پہلے بیان ہو چکا ہے۔

الحمد للہ۔ حنفی بریلوی نہ اہل سُنّت کے مخالف ہیں نہ بدعتی وہ تو اہل سُنّت و جماعت کا ایک اہم اور عظیم طبقہ ہیں۔ بلکہ بریلویت تو آج ہر سُنّی کا امتیازی نشان ہے۔ ؎

پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

رہا یہ سوال۔ کہ اہلحدیث ہی اہل سنت و جماعت کہلانے کے صحیح حقدار ہیں" اگر ایسا ہی ہے۔ تو پھر تم خود اہلحدیث کی بجائے اہل سُنّت کیوں نہیں کہلاتے۔ یہی تو ہم نے بارہا پوچھا ہے جس کا تم کوئی جواب نہیں دے سکے۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ خود ہی تو اہل سُنّت کو چھوڑ کر اہلحدیث کہلاتے ہیں اور خود ہی کہتے ہیں۔ کہ ہم اہل سُنّت کہلانے کے صحیح حقدار ہیں۔ یعنی خود اپنا حق استعمال نہیں کرتے اور دوسروں کو کہتے ہیں۔ کہ ہم صحیح حقدار ہیں۔ کیا ان میں کوئی بات بھی ٹھکانے کی ہے؟ کیا یہ وہابیہ کے ذہنی اضطراب، دل و دماغ کی کجی مسخری اور فریب کاری کا کھلا ہوا مظاہرہ نہیں۔

لطیفہ۔ قاری نے خود ساختہ سوال و جواب میں لفظ اہل سُنّت کو تین طرح لکھا ہے۔ اہل سُنّت والجماعت۔ اہل سُنّت و جماعت۔ اہل السُنّت والجماعت۔ اس رنگ برنگ عبارت میں کونسا تلفظ اور املا صحیح ہے۔ قاری صاحب کو

اس کا کوئی پتہ نہیں۔ بس جو جی میں آیا۔ گھسیٹ دیا۔ نہ لکھنے کا طریقہ نہ بیان کا سلیقہ۔ یہ ہیں وہابیوں کے مصنّف و ترجمان ؎

گر ہمیں مکتب و ہمیں مُلّاں
کار طفلاں تمام خواہد شُد

سوال نمبر ۱۰۔ .. آپ تمام احادیث پر کیسے عمل کر سکتے ہیں۔ جبکہ بعض منسوخ ہیں اور بعض میں نسخ و تخصیص کا احتمال ہے۔ (ملخصاً)

سیف اللہ۔ ...بچے کو اٹھا کر نماز پڑھنے والی حدیث نہ منسوخ ہے اور نہ ہی اس میں تخصیص اور ایسے ہی منبر پہ رکوع کرنا اور سواری پر طواف کرنا اور آپ کی نماز جنازہ پر امام کا نہ ہونا" (ملخصاً)

تبصرہ۔ معاذ اللہ یہ بھی سراسر جھوٹ ہے۔ یہ سوال ہرگز نہیں تھا۔ ہمارا دسواں سوال یہ تھا۔ کہ آپ کے الفاظ میں کیا آپ کو اپنی تخم ریزی کا کچھ علم ہے۔ الخ۔ مگر قاری صاحب نے اس سے فرار کر کے خود ساختہ سوال و جواب قائم کر دیا ہے۔

پھر ہم نے حدیث پر عمل نہ ہونے کے متعلق گیارہ مثالیں پیش کی تھیں۔ مگر قاری نے ان میں سے صرف چار ظاہر کی ہیں اور انہیں غیر منسوخ و غیر مخصوص اور قابل عمل ٹھہرایا ہے۔

ہم کہتے ہیں۔ تمہارے بقول ایسا ہی سہی۔ مگر سوال تو یہ ہے

کہ جب تم اہلحدیث مدعی عمل بالحدیث ہو۔ اور حدیث و سُنّت ایک ہی چیز ہے۔ تو پھر تمہارا ان احادیث پر عمل کیوں نہیں؟ وہابیوں کے امام اور مقتدی اپنے بچوں کو اٹھا کر نماز کیوں نہیں پڑھتے منبر پر رکوع کیوں نہیں کرتے۔ سواری پر ان کا طواف کیوں نہیں ہوتا۔ اور ان کی نماز جنازہ بغیر امام کیوں نہیں پڑھی جاتی۔ یا باقاعدہ ان احادیث پر بھی عمل پیرا ہو یا اپنے بناوٹی نام اور مذہب سے توبہ کرو۔ قادری، کیسی گئی مت ماری۔ کہ اصل بات کو سمجھتا ہی نہیں اور اپنی حماقت و ڈبل جہالت سے بے جواب کے خود ہماری تائید کر رہا ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے فرمایا۔ کہ

لطیفہ۔ حجۃ الوداع میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹنی پر سوار ہو کر طواف فرمایا تھا۔ جس سے مقصود تعلیم افعالِ طواف تھی (نہ کہ اس عمل کی ترغیب) اور اس حالت میں آپ کی اونٹنی نے نہ جگالا نہ مینگنیاں کیں اور نہ پیشاب کیا۔ پس حرمتِ مسجد بھی محفوظ رہی۔ اور مقصودِ تعلیم بھی حاصل ہو گیا۔ محمد بن عبدالوہاب اپنی نادانی سے اونٹنی پر طواف کو سُنّت سمجھا (حالانکہ یہ صرف حدیث ہے سُنّت نہیں) اور اس نے اپنے (نجدی) اتباع سمیت اونٹوں پر طواف کیا۔ جس سے تمام مسجد حرام مینگنیوں اور پیشاب سے بھر گئی۔ (ارواحِ ثلاثہ دیوبندیہ ص ۵۶)

اس واقعہ سے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب جیسے عالم محدثین کی حدیث فہمی۔ نام نہاد "اہلحدیث" وہابیہ کی بے ادبی و بدعقلی اور حدیث و سُنّت کے فرق کے علاوہ وہابیہ کی عمل بالحدیث میں بے بسی ظاہر ہے۔ کہ اگر ہر حدیث پر عمل کرتے ہیں تو مسجد حرام تک کو ملوث کر دیتے ہیں اور اگر ہر حدیث پر عمل نہیں کرتے تو اہلحدیث کہلانا غلط ہو جاتا ہے۔

الحمد للہ یہاں تک۔ قادری کے خود ساختہ سوال و جواب پر تبصرہ میں ہم نے قادری کے "جواب الجواب" کے علاوہ یہ واضح کر دیا ہے۔ کہ اصل دس سوال کیا تھے۔ اور قادری نے غلط ملط اور ہیرا پھیری کر کے اسے کیا سے کیا بنا دیا۔ اور کس طرح ان سے فرار کا راستہ اختیار کر کے بعض ضمنی امور و غیر متعلقہ چیزوں کا خود ساختہ سوال بنا کر اہل سُنّت کے ذمہ لگا دیا۔ مگر ہم نے بفضلہ تعالیٰ "تحقیق اہلحدیث" میں بھی اصل دس سوالات کو قائم رکھتے ہوئے قادری کا جواب الجواب دیا۔ اور اب بھی اس کے خود ساختہ سوال و جواب کا نمبروار جواب الجواب دے کر ثابت کر دیا کہ جواب اس طرح دیا جاتا ہے۔ قادری کی طرح غلط ملط اور بھونڈا پن نہیں کیا جاتا۔

مزید تبصرہ و جواب۔ دس اصل سوالات اور اصل موضوع بحث سے قادری

کا فرار دکھانے کے بعد اب اس کے مزید خود ساختہ سوال وجواب پر تبصرہ ملاحظہ ہو۔

سوال ۱۱۔ بریلویوں کو جو بدعات کی بنا پر اہل سُنّت سے خارج کیا گیا ہے۔ وہ کون سی بدعات ہیں؟

سیف اللہ۔ تیجا قل۔ ساتواں۔ دسواں۔ چالیسواں ختم مروجہ میلاد... وغیرہ (ملخصاً)

تبصرہ۔ بریلویوں کو اہل سُنّت سے خارج قرار دینے والے اس خود ساختہ "قاری" "گورنر بہادر" کی حماقت کو "سوال وجواب" نمبر ۹ کے تبصرہ میں بیان کیا جا چکا ہے۔ باقی رہا مسئلہ بدعت کا۔ اس کا بیان نمبر ۱۲ کے تبصرہ میں ہی آجائے گا۔

سوال ۱۲۔ اگر مذکورہ کام بدعت ہیں۔ تو پھر تمہارے یہ کام رسالوں کی اشاعت۔ تبلیغی جلسوں کا انعقاد مدارس میں مروجہ نظام ونصاب۔ پُر تکلف مکانات نمازیوں پر پنکھوں کی جھنکار اور روشنیوں کی بھرمار وغیرہ بدعت نہیں۔؟

سیف اللہ۔ بریلوی دینی اور دنیاوی امور میں فرق نہیں کرتے۔ حالانکہ دینی امور میں اصل منع ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اور دنیاوی امور میں اصل اباحت ہے۔ جب تک کسی امر میں نہی وارد نہ ہوتی ہو اس کو کرنا جائز ہے۔

تبصرہ۔ مسئلہ بدعت میں ہمارے معرکۃ الآراء چیلنج میں

بدی قاری نے جو یہ کہہ کر جان چھڑانے کی کوشش کی ہے۔ کہ "دینی امر میں کوئی دلیل نہ ہو۔ تو اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اور دنیاوی امور میں جب تک نہی وارد نہ ہوتی ہو کرنا جائز ہے" (قدامت اہلحدیث ص۲۶)

قطع نظر اس سے کہ قاری صاحب نے دین و دنیا میں اس خود ساختہ تفریق و بدعت کی تعریف میں ابن قیم و ابن تیمیہ کے علاوہ کوئی مسلمہ حوالہ نقل نہیں کیا۔ حالانکہ ان سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ "تم چونکہ اہلحدیث کہلاتے ہو۔ اس لئے احادیث مبارکہ سے بدعت کی جامع مانع صریح تعریف پیش کرو (تحقیق اہلحدیث ص۱۱)

سوال یہ ہے۔ کہ کیا مساجد و مدارس دینی مراکز ہیں یا دنیاوی ادارے اور مساجد و مدارس کے امور • ان کی مروجہ عمارات • ان میں لاؤڈ اسپیکر اور گھڑیوں وغیرہ سے متعلقہ مسائل • عورتوں کے لئے گیلریوں میں نماز کا اہتمام پنکھوں دریوں پانی اور لائٹ کا انتظام • ختم بخاری و افتتاح بخاری کی تقاریب • سالانہ امتحان و اجلاس و اسناد و دستار جیسے امور دینداری ہے یا دنیاداری۔ وہابی مولوی اور عوام ان امور کی سعی و اہتمام اور ان پر کثیر اخراجات دنیاوی طور پر کرتے ہیں۔ یا دینی طور پر بہ نیت عبادت و کار خیر اور حصول ثواب؟ میاں

بیوی کا ملاپ، کاروبار اور بیت الخلاء کی آمد و رفت دینداری ہے یا دنیاداری؟ بقول قاری جب "دنیاوی امور" سر انجام دیئے جاتے ہیں۔ اس وقت دین کا کوئی تعلق ان سے باقی رہتا ہے یا نہیں؟

باقی رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں کو جمع فرما کر وعظ و نصیحت کرنا اور بادشاہوں کو خطوط کے ذریعہ تبلیغ فرمانا۔ تو یہ زیر بحث ہی نہیں۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ یہ تمہارا متعین و مقرر طور پر سہ روزہ سالانہ اجلاس و کانفرنسیں کرنا۔ اور اسی طرح پابندئ وقت کے ساتھ ہفت روزہ پندرہ روزہ ماہنامہ رسائل جاری کرنا اور روزانہ اخبارات خریدنا اور پڑھنا یہ کونسی حدیث سے ثابت ہے۔ واقعہ خاص و دلیل عام تو تمہارے اصول کے خلاف ہے۔ اللہ سے ڈرو خدا کا خوف کرو۔ دین کو موم کی ناک نہ بناؤ۔ شریعت سے دل لگی نہ کرو۔ اہل سُنّت کیلئے الگ اور اپنے لئے الگ قانون وضع نہ کرو۔ اپنی جانوں اور مخلوقِ خدا کو دھوکہ نہ دو۔ سنو۔ تمہاری اس

چور بازاری کا تو تحقیق اہلحدیث ص ۲۳ پر پہلے ہی سدِ باب کر دیا گیا تھا۔ کہ "اگر قرآن و حدیث میں عدم ذکر کے باوجود وصفی لحاظ سے اہلحدیث

کھلانا جائز ہے تو اسی اصول پر وصفی لحاظ سے میلاد پاک، عرس مبارک۔ گیارہویں شریف تقبیل ابہامین صلوٰۃ عندالاذان وغیرہ امور خیر کیوں بدعت و ناجائز ہیں" الخ

اور یہ دیکھو۔ جماعت اہلحدیث کا ترجمان۔ ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۱ رجون کی اشاعت میں رقمطراز ہے۔ کہ "ذکر الٰہی متنازعہ امر نہیں۔۔۔ اصل متنازعہ فیہ مسئلہ تو یہ ہے۔ کہ ذکر کی وہ صورت (مخصوص مجالس ختم) کس آیت و حدیث سے ثابت ہے۔ جو صوفیاء میں رائج ہے۔ یہ ایک خاص صورت ہے۔ جس کے لئے خاص دلیل کی ضرورت ہے۔۔۔ کیا آیات و احادیث کے عموم ان خاص صورتوں پہ منطبق کرنا صحیح ہے۔ جو بریلوی حضرات کے ہاں رائج ہیں" (بلفظہٖ)

کیوں قاری جی۔ اب بھی کچھ سمجھ آئی یا نہیں۔ "الاعتصام" کہہ رہا ہے۔ کہ صورت خاص کے لئے دلیل خاص کی ضرورت ہے۔ اور عموم کو خاص صورتوں پہ منطبق کرنا بریلویت ہے۔ لہٰذا یا تو ہمارے چیلنج کے جواب میں اپنی خاص صورتوں کے متعلق دلیل خاص پیش کرو۔ یا اپنا بدعتی ہونا تسلیم کرو۔ اور یا پھر وہابیت کے گورکھ دھندے اور ہیرپھیر سے توبہ کر کے سیدھے سادے سنّی بریلوی مسلمان بن جاؤ۔ کہو کونسی

صورت منظور ہے؟ بہر حال تحقیق اہلحدیث کا چیلنج بسلسلۂ بدعت اب بھی لاجواب ہے۔ اور تمام دنیائے وہابیت کے لئے ہمیشہ کے لئے چیلنج ہے۔ ہے کوئی غزنوی۔ روپڑی۔ امرتسری دہلوی۔ غرباء اہلحدیث و امراء اہلحدیث" وہابی جو اپنے نجدی اصول والاعتصام کے معیار کے مطابق ہمارا چیلنج قبول کرے؟

سوال نمبر ۱۳۔ کیا غیر مقلد اہلحدیث ولی ہیں یا مقلد بریلوی"

سیف اللہ۔ "اہلحدیث صحیح معنی میں اولیاء اللہ ہیں۔ اہلحدیث حق پر ہیں۔ اور یہی حقیقت میں علماء ہیں (ملخصاً)

تبصرہ۔ بات صرف اتنی تھی۔ کہ قاری سیف اللہ نے لکھا تھا۔ کہ اگر اہلحدیث ولی نہیں۔ تو پھر اس زمین میں کوئی بھی ولی نہیں" اس پر ہم نے لکھا۔ کہ پہلے تو ہر ایرا غیرا نتھو خیرا . . . خود ساختہ اہلحدیث بنا تھا۔ اب قاری سیف اللہ نے انہیں ولایت کا سرٹیفکیٹ بھی جاری کر دیا ہے"۔ پھر ہم نے بتایا تھا۔ کہ "اہلحدیث اولیاء" سے مراد یہ عوام کالانعام غیر مقلدین نہیں۔ بلکہ علماء محدثین ہیں (جن کے متعلق کافی سے زیادہ تحقیق ہو چکی ہے)۔ پھر ہم نے ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری کے حوالہ سے اپنے موقف کی تائید پیش کی تھی۔ مگر قاری سیف اللہ نے

اپنی الٹی کھوپڑی کی بنا پر اس حقیقت کو اپنانے یا دلیل کا دلیل کے ساتھ جواب دینے کی بجائے اہل سُنّت کے خلاف خرافات بکتے ہوئے۔ چکر بازی کے بعد یہ نتیجہ نکالا۔ کہ "اہلحدیث اولیاء ہیں۔ اہلحدیث حق پر ہیں۔ اور یہی حقیقت میں علماء ہیں" اور یہی کچھ ہم نے کہا تھا۔ کہ اہلحدیث یعنی محدثین علماء عاملین اولیاء اللہ ہیں۔ نہ کہ ہر ایرا غیرا نتھو خیرا غیر مقلد وہابی جو کہ نہ علماء ہیں نہ اولیاء۔ مگر قاری نے اپنی حسب عادت سیدھی طرح ناک پکڑنے کی بجائے ہاتھ گھما کر ناک پکڑی ہے اور اتنی چکر بازی کے باوجود کولہو کے بیل کی طرح وہیں آن کھڑا ہوا۔ جہاں ہم نے اسے پہلے ہی کھڑا کرنے کی کوشش کی تھی۔ ولکنّ الوھابیۃ قوم لا یعقلون۔

سوال نمبر ۱۴۔ اگر اہلحدیث ہی جماعت حقہ ناجیہ ہے تو ان کی بعض کتابوں میں غلط مسائل اور گستاخانہ عبارات کیوں ہیں؟ (ملخصاً)

سیف اللہ۔ ... اگر ان کتابوں کے بعض مسائل قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔ تو ہم ان سے بری الذمہ ہیں۔ اور ہمارا یہ مسلک ہی نہیں (ملخصاً)

تبصرہ۔ اس کا جواب آئندہ نمبروں میں آ رہا ہے۔ جس سے قاری کی نادانی و کذب بیانی خود بخود واضح ہو جائے گی۔

سوال ۱۵ - کیا اہلحدیثوں کے یہ عقائد ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرح بشر کہنا۔ اور بڑے بھائی کی سی تعظیم قرار دینا اور مر کر مٹی میں ملنے والا کہنا۔ جیسا کہ شاہ اسماعیل شہید نے کہا ہے۔" (تحقیق اہلحدیث ص۳۴)

سیف اللہ - .. ہماری طرح بشر کہنے سے لوگوں کا مقصود ہوتا ہے۔ کہ ہماری جنس سے تھے۔ .. تمام مومن بھائی بھائی ہیں۔ کیونکہ سب کا باپ اسلام ہی ہے اور اس کے ماننے والے سب بھائی بھائی ہیں۔ .. اس کے علاوہ شاہ صاحب کا آپ کے متعلق یہ کہنا کہ آپ بھی فوت ہو کر مٹی میں ملنے والے ہیں۔ اس سے مراد دفن ہونا ہے۔

تبصرہ - یہ ساری عبارت خود ساختہ ہے۔ "تحقیق الحدیث ص۳۴" پہ نہ "کیا اہلحدیثوں کے یہ عقائد ہیں؟" کے الفاظ ہیں اور نہ ہی "جیسا کہ شاہ اسماعیل شہید نے کہا ہے" کے الفاظ ہیں اس کے باوجود "تحقیق الحدیث" ص۳۴ وغیرہ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اور مزید ستم ظریفی یہ کی گئی ہے۔ کہ "تحقیق الحدیث" کے اصل مضمون میں قطع و برید کر کے وہابیوں کے تین عقائد باطلہ تو نقل کئے ہیں لیکن آخری اور سب سے بڑی عبارت کو حذف کر دیا ہے۔ کہ نماز میں آپ کے خیال کو گدھے اور بیل کے استغراق صورت سے بدتر کہنا وغیرہ ذالک من الخرافات۔

غرضیکہ - "تحقیق اہلحدیث" کے اصل مضمون اور گرفت کا تو نہ ذکر ہے نہ جواب۔ اور ایک خود ساختہ عبارت گڑھ کر بہادری دکھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ ہے۔ اعتراضات و حوالہ جات کی نقل میں من مانی کا نمونہ جس پر بطور تبصرہ حاضر ہے

مسئلہ بشریت - وہابیہ کے مذکورہ عقائد باطلہ میں سے پہلا عقیدہ ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرح بشر کہنا" قاری سیف اللہ اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ ہماری طرح بشر کہنے سے لوگوں کا مقصود یہ ہوتا ہے۔ کہ ہماری جنس سے تھے۔ .. سارا قرآن ہی آپ کے بشر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ .. بار بار قرآن میں آتا ہے۔ قل انما انا بشر مثلکم کہہ دو میں تمہاری طرح بشر ہی ہوں" (ملخصاً) (قدامت الحدیث ص۳۳)

جواب - وہابیہ کے عقیدۂ باطلہ کی طرح ان کا یہ جواب بھی باطل ہے۔ اس لئے کہ ان لوگوں کو تنقیص شانِ رسالت و خبث باطنی کے علاوہ ان الفاظ سے اس مقصود کے اظہار کی ضرورت ہی کیا ہے۔ دوسرا یہ کہ اگر سرکار علیہ السلام کو سید البشر اور بے مثل بشر کہا جائے تو کیا اس سے ان لوگوں کا مقصود پورا نہیں ہوتا۔ اور بشریت کا ذکر نہیں آجاتا؟ صاف ظاہر ہے۔ کہ وہابیہ کا ہماری طرح بشر کہنا۔ شانِ رسالت میں بے ادبی و کمی کے لئے ہوتا ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

قرآن پر افترا۔ قاری سیف اللہ کا یہ کہنا بھی وہابیت کی شقاوت و شانِ رسالت سے عداوت کا کھلا مظاہرہ ہے۔ کہ "سارا قرآن ہی آپ کے بشر ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ بار بار قرآن میں آتا ہے۔ کہہ دو میں تمہاری طرح بشر ہی ہوں"

اس لئے کہ وہابیوں کے اس تاثر سے تو بشریت کے علاوہ منصب نبوت و رسالت۔ ختم نبوت۔ رحمۃ للعالمین افضل الخلق جیسی تمام صفاتِ عظیمہ کا انکار لازم آتا ہے۔ اور یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بشریت کے علاوہ معاذ اللہ آپ کی اور کوئی صفت ہی نہیں۔ حالانکہ اہل ایمان و عشاق کی نظر میں سارا قرآن حضور کی مختلف شیون و صفات اور نعت پاک سے معمور ہے ؎

اللہ پاک جاندا اے مصطفٰے دی شان نوں
جھوٹ نئیں میں کہندا جا دیکھ لے قرآن نوں

جہاں تک آیہ کریمہ قُل انما کا تعلق ہے قاری سیف اللہ نے اپنے خبث باطنی سے اس آیت مبارکہ کو بھی ادھورا لکھا ہے اور اس میں یوحیٰ الیّ نقل نہیں کیا۔ جس سے اسی آیت میں بشریت نبوی کے شرف وحی سے امتیاز نے وہابیہ کے عقیدۂ باطلہ کا رد کر دیا ہے۔ جیسا کہ اس آیت کی تفسیر میں

مذکور ہے۔ کہ خُصِّصْتُ بِالْوَحْیِ وَتَمَیَّزْتُ عَنْکُمْ بِہٖ۔ یعنی میری بشریت کو وحی کے ساتھ خاص اور تم سے ممتاز کیا گیا ہے۔" (جامع البیان فی تفسیر القرآن صفحہ ۲۵۹ تفسیر مظہری خازن معالم التنزیل وغیرہا)

معلوم ہوا کہ وہابیہ کا اپنی طرح بشر کہنا محض باطل اور قرآن پر افترا ہے۔ بزعم وہابیہ ان کیلئے اس وقت گنجائش ہو سکتی تھی جبکہ یوحیٰ الیّ اس کے ساتھ نہ فرمایا جاتا۔ لیکن جب شرف وحی نے تمیز و تخصیص فرما دی تو وہابیہ کا عقیدہ باطل ہو گیا۔ ثانیاً۔ جس طرح قرآن پاک میں قُل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ کہا گیا ہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر کمالات کے علاوہ آپ کی نورانیت کا بھی بار بار ذکر آیا ہے۔ قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ۔ وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ۔

مگر وہابی ایسے یک چشم ہیں۔ کہ ان کی ایک آنکھ ابلیسی نظر سے بشریت کو تو دیکھتی ہے۔ مگر نورانیت و شانِ محبوبیت کو دیکھنے کیلئے دوسری آنکھ بند ہو چکی ہے۔ چمگادڑ اور بجھو نور کے مخالف ہوتے ہیں۔ معلوم نہیں وہابیوں کی رگ کس سے ملتی ہے کہ یہ بشریت کی تو بہت رٹ لگاتے

ہیں۔ لیکن نورانیت کے منکر و مخالف ہیں ؎

آنکھ والا تیرے جلووں کے نظارے دیکھے
دیدۂ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے

مسئلہ اخوّت۔ "تمام مومن بھائی بھائی ہیں۔ کیونکہ سب کا باپ اسلام ہی ہے۔ اور اس کے ماننے والے (نبی اور امتی) سب بھائی بھائی ہیں۔ .. نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے رب کو سجدہ کرو اور اپنے بھائی کی تعظیم کرو... نص کے مقابلہ میں قیاس کرنا یہ شیطانی فعل ہے"
(قدامت اہلحدیث ص۲۱۔۳۱ ملخصاً)

جواب۔ بارگاہِ رسالت کی گستاخی کے باعث وہابیوں پر پھٹکار کا یہ اثر ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھائی قرار دینے کیلئے انہوں نے یہ جاہلانہ استدلال کیا ہے کہ "سب کا باپ اسلام ہے۔ اور اس کے ماننے والے سب بھائی بھائی ہیں" اور نام نہاد اہلحدیث کہلانے ہوئے اس بات کے ثبوت کے لئے نہ کوئی حدیث پیش کی ہے۔ نہ کوئی حوالہ دیا ہے۔ اس کے برعکس حضرت ابو اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ "حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما اسلام کے ماں باپ تھے" (تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۲۸)
اب دیکھئے بات کہاں سے کہاں پہنچ گئی کہ قاری سیف اللہ

گستاخ تو بلا دلیل و ثبوت معاذاللہ اسلام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی باپ قرار دے رہا ہے۔ اور حضرت ابو اسامہ رضی اللہ عنہ اور ان کی روایت کے لحاظ سے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حضور تو حضور، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں خدام و خلفاء کو بھی اسلام کا ماں باپ قرار دے رہے ہیں۔ وہابیو بتاؤ۔ کس کا بیان زیادہ معتبر اور شایانِ شان ہے۔ ابو اسامہ رضی اللہ عنہ اور امام سیوطی علیہ الرحمۃ کا یا قادری سیف اللہ گستاخ کا۔ سچ ہے۔ ؎

گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی

وجہ اخوّت۔ "تمام مومن بھائی بھائی ہیں" یہ ٹھیک ہے۔ مگر بھائی بھائی کیوں ہیں۔ اس لئے نہیں۔ کہ معاذاللہ نبی و امتی سمیت اسلام سب کا باپ ہے۔ بلکہ اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کے باپ ہیں۔ اور جیسا کہ قرآن پاک نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فرمایا ہے۔ کہ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اسی طرح قرآن پاک نے یہ بھی فرمایا ہے۔ وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّھٰتُھُمْ یعنی نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں" (پ۲۱ رکوع ۱۶) معلوم ہوا۔ کہ مومن اس لئے بھائی بھائی ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کے باپ ہیں اور آپ کی ازواج ان کی مائیں ہیں۔ اگر بقول وہابیہ نبی مومنوں کے

بھائی ہوتے تو آپ کی بیویاں مومنوں کی بھاوج ہوتیں نہ کہ
مائیں۔ مگر قاری سیف اللہ اس قرآنی دلیل کے مقابلہ میں
بلا دلیل و ثبوت اپنے قیاس سے کہتا ہے۔ کہ باپ اسلام ہے
اور ماننے والے بھائی بھائی ہیں" اور پھر خود ہی کہتا ہے کہ
نص کے مقابلہ میں قیاس کرنا شیطانی فعل ہے" لہٰذا ثابت
ہوا۔ کہ قاری سیف اللہ نے نص کے مقابلہ میں قیاس کر کے
خود شیطانی فعل سرانجام دیا ہے۔ اور شیطان کا قائمقام بن کر
اس کا پارٹ ادا کیا ہے ؎

الجھا ہے پاؤں "قاری" کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

باقی رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ اپنے بھائی کی
تعظیم کرو" تو آپ کا یہ فرمانا تواضع کے طور
پر ہے۔ جیسا کہ خود حاشیہ تقویۃ الایمان ص۸۱ پر درج ہے کہ
اراد به النبی صلی اللہ علیه وسلم نفسه الکریم تواضعاً
اور یہ ظاہر ہے۔ جو بات بطور تواضع کہی جائے۔ دوسروں
کی طرف سے اس کا لوٹانا بے ادبی کہلاتا ہے۔ جیسا کہ
مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب "صراط مستقیم" میں لکھا ہے
"اما بعد۔ عاجز ذلیل۔۔ بندہ ضعیف محمد اسماعیل عرض کرتا ہے"
(صراطِ مستقیم ص۱) حالانکہ اس بقلم خود "عاجز ذلیل۔ محمد اسماعیل" کو

کوئی نجدی دیوبندی وہابی "عاجز ذلیل بندہ ضعیف" نہیں
کہتا۔ لہٰذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے بدرجہا بڑھ
کر بھائی بشر کہنا نارواو سوءِ ادب ہے۔

لطیفہ۔ قاری سیف اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
بھائی قرار دینے کی بنیاد اہل ایمان کے بھائی بھائی
ہونے پر رکھی ہے۔ جبکہ مولوی اسماعیل دہلوی نے اس اخوت
کی بنیاد اس پر رکھی ہے۔ کہ "انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو
بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے۔ اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم
کیجیے" (تقویۃ الایمان ص۸۵) یعنی دہلوی صاحب کے نزدیک بھائی
چارے کے لئے ایمان شرط نہیں۔ انسان ہونا کافی ہے۔ اور وہ
اس کانگریسی نعرہ کے موجد ہیں۔ کہ ؎

ہندو مسلم سکھ عیسائی۔ آپس میں ہیں بھائی بھائی

اور قاری سیف اللہ بھائی چارے کی بنیاد ایمان اور
اسلام کی اولاد ہونا قرار دیتا ہے۔ اور بیچارہ یہ جانتا
ہی نہیں۔ کہ جس کی میں وکالت و ایجنٹی کر رہا ہوں۔ اس کا
کیا موقف ہے۔ یہ ہیں دیوبندیت و وہابیت و غیر مقلدیت کے
کرشمے۔ کہ بڑا کچھ کہتا ہے چھوٹا کچھ کہتا ہے۔ مؤکل کچھ بولتا
ہے اور وکیل صاحب بہادر کچھ ہانکتا ہے۔ کیوں نہ ہو۔
ذٰلک بانّ الوهابیة قوم لا یعقلون۔

انتباہ۔ وہابیہ کے عقیدۂ باطلہ کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و مرتبہ باپ کے برابر بھی نہیں۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ بڑے بھائی کی سی تعظیم ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہابی اپنے باپ کو بھائی اور اماں کو بھاوج نہیں کہتے۔ اس لئے کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ وہ ماں باپ کا مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جانتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ وہ انما المؤمنون اخوۃ کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو بھائی قرار دیتے ہیں۔ لیکن اس بنا پر وہ اپنے ابا کو بھائی اور ماں کو بھاوج نہیں پکارتے۔ کیا ان کے ماں باپ ایماندار نہیں ہیں۔ اور وہ اپنے کو اہل ایمان کی اولاد سمجھتے ہیں؟ یہ ہے بارگاہِ رسالت میں بے ادبی و گستاخی کی وہابیوں پر پھٹکار۔ کہ ان کے منہ سے کوئی ٹھکانے کی بات ہی نہیں نکلتی۔

مٹی میں ملنا۔ شاہ (اسمٰعیل) صاحب کا آپ کے متعلق یہ کہنا کہ آپ بھی فوت ہو کر مٹی میں ملنے والے ہیں۔ اس سے مراد دفن ہونا ہے۔ یا پھر مٹی سے ملاقی ہونا مراد ہے۔ نہ کہ مٹی میں تحلیل ہونا یعنی مٹی میں مٹی ہو جانا۔" (خدامت اہلحدیث ص ۳۵ ملخصاً)

جواب۔ یہ بھی وہابیہ پر بے ادبی گستاخی کی پھٹکار ہے۔ کہ وہ غلطی کو غلطی سمجھنے اور اس سے توبہ کرنے

کی بجائے صاف و صریح عبارات میں محض سینہ زوری سے مغالطہ دینا چاہتے ہیں۔ مولوی اسمٰعیل کی عبارت اپنے مفہوم کو صراحۃً بیان کر رہی ہے۔ اور انداز بیان و سیاقِ کلام سے بھی ظاہر ہے۔ کہ اس میں شانِ رسالت کی تنقیص و آپ کے جسم اقدس کی تحقیر کی گئی ہے۔ قاری سیف اللہ نے جو معنیٰ پہنانے کی کوشش کی ہے۔ ان کا تقویۃ الایمان کی عبارت و صریح مدعا سے کوئی تعلق نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قاری صاحب نے بھی اصل عبارت (مر کر مٹی میں ملنے والے) کی بجائے "آپ بھی فوت ہو کر مٹی میں ملنے والے ہیں" تحریر کیا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ قاری بھی اصل عبارت اور اس کے الفاظ و مدعا سے مطمئن نہیں۔ مگر محض شخصیت پرستی و فرقہ وارانہ ذہنیت و ہٹ دھرمی کی بنا پر ہاتھ پاؤں مار رہا ہے۔ اور ستم بالائے ستم یہ کہ ایسی ایسی گستاخیوں کے مرتکب کو عاشقِ رسول و فنا فی الرسول قرار دے رہا ہے۔ سچ ہے۔ ع

گر ولی این است لعنت بر ولی

ڈبل جرم۔ اگر یہ لوگ تعصب و عناد کی پٹی اتار کر دیکھیں تو زیر بحث عبارت میں ڈبل جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ ایک تو "مر کر مٹی میں ملنے" کے گستاخانہ الفاظ اور دوسرے حدیث پاک کا غلط مطلب بیان کر کے حضور صلی اللہ

علیہ وسلم پر افترا اور آپ کی طرف ان گستاخانہ الفاظ کی نسبت
کہ "میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں" (تقویۃ الایمان ص۶۵)
مگر یہ لوگ شان رسالت سے عداوت کے باعث اس شدید
گستاخی پر نہ صرف اڑے ہوئے ہیں بلکہ اسے عشق رسالت
سے تعبیر کر رہے ہیں۔ ایسے بے ادب گستاخ لوگ اور
عشق رسالت۔ توبہ توبہ ؎

کرے مصطفیٰ کی اہانتیں کھلے بندوں اس پہ یہ جرأتیں
کہ میں کیا نہیں ہوں محمدی ارے ہاں نہیں ارے ہاں نہیں

لوگو انصاف۔ گستاخ وہابی اپنے بڑوں چھوٹوں اور وہابی مولویوں کے مرنے پر تو یوں لکھتے ہیں۔ کہ ● "شیخ الاسلام (محمد بن عبدالوہاب) مٹی کے نیچے آرام فرما رہے ہیں۔" (کتاب محمد بن عبدالوہاب ص۱۵۱) ● بارگاہ رسالت میں اسی زیر بحث گستاخانہ عبارت کے قائل اسماعیل دہلوی کے متعلق لکھتے ہیں۔ "خدا کے پیارے امت کے دلارے توحید کے متوالے ... راہ خدا میں شہید ہو گئے۔" (ضمیمہ تقویۃ الایمان مطبوعہ دفتر اخبار محمدی دہلی ص۱۰۶) ● مولوی نذیر حسین دہلوی کے متعلق لکھا ہے۔ "۱۳۲۰ھ میں آپ رحلت فرما گئے۔" (تاریخ اہلحدیث ص۴۳۶) ● "میاں الف دین وفات پا گئے۔" "حاجی پیر محمد کی اہلیہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔" "شیخ عبدالمتین اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔"

(ہفت روزہ الاعتصام ۱۳ اگست ۱۹۷۶ء)

تقابل کیجئے۔ دوسروں کے لئے آرام فرما رہے ہیں۔ شہید ہو گئے۔ رحلت فرما گئے۔ وفات پا گئے۔ مالک حقیقی سے جا ملے۔ اللہ کو پیاری ہو گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "مر کر مٹی میں ملنے والے ہیں۔" آہ۔ یہ کونسی مثال ہے۔ یہ کونسا محاورہ ہے۔ یہ کونسا انداز ہے۔ جو ساری دنیا میں سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر برکات کے اور کسی کے لئے کبھی استعمال نہیں کیا گیا۔ ؎

وہ حبیب پیارا تو عمر بھر کرے فیض وجود ہی سربسر
ارے تجھ کو کھائے تپ سقر ترے دل میں کس سے بخار ہے

سوال ۱۶۔ "مولوی وحیدالزمان نے نزل الابرار میں لکھا ہے۔ کہ ہمارے بعض اصحاب نے نکاح متعہ کو جائز رکھا ہے۔"

سیف اللہ۔ "علامہ وحیدالزمان اور تمام اہلحدیثوں کے نزدیک متعہ ناجائز ہے ... اگر کسی مجہول الاسم عالم سے اس کا جواز ... ثابت بھی ہو جائے۔ تو کیا ہم اس کے مقلد ہیں۔" ؟

تبصرہ۔ یہ ہے سینہ زوری اور پاگل پن۔ کہ پہلے تو صاف انکار

کردیا کہ "تمام اہلحدیثوں کے نزدیک متعہ جائز ہے" اور پھر کہا کہ
اگر کسی مجہول الاسم عالم سے ثابت بھی ہو جائے تو کیا ہم اس کے مقلد
ہیں۔ حالانکہ یہی بات پہلے بھی کہی جا سکتی تھی اور "تمام اہلحدیثوں"
کے متعلق ادعا کی ضرورت ہی نہیں تھی کہ اگر کسی مجہول الاسم یا
بعض سے ایسا ثابت بھی ہو جائے۔ تو کیا ہم اس کے مقلد ہیں
یعنی مابدولت تو غیر مقلد ہیں۔ جس کا جی چاہا جدھر منہ اٹھایا
چل دیا۔ بہر حال قاری سیف اللہ کسی کا مقلد ہو یا نہ ہو۔ مولوی
وحید الزمان نے صاف لکھا ہے۔ کہ خالف بعض اصحابنا فی نکاح
المتعۃ فجوزوھا (نزل الابرار ص۳۳) اس سلسلہ میں ہم پر قطع و برید
کا الزام لگانا بجائے خود بزدلی اور فریب کاری ہے۔

سوال نمبر ۱۔ "اہلحدیثوں کے نزدیک وظیفہ مجموعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ثابت نہیں (بدعت) ہے۔ وظیفہ کے واسطے صرف
لا الہ الا اللہ ہے۔ ● اگر کوئی لا الہ الا اللہ پڑھے اور محمد رسول اللہ
کا قائل نہ ہو۔ تو وہ امیدوار نجات ہے ● غزنوی پارٹی کے
نزدیک جب تک کوئی شخص یہ نہ مانے لا الہ الا اللہ عبد الجبار
امام اللہ۔ اس سے ملنا جائز نہیں"

سیف اللہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جگہ کلمہ شریف بطور
وظیفہ پڑھنے کا ذکر کیا ہے۔ وہاں صرف
کلمہ کا پہلا جزء لا الہ الا اللہ کا ہی ذکر کیا ہے۔۔۔ (ملخصاً)

تبصرہ۔ ایسے مقامات پر کلمہ طیبہ کے پہلے جزء کا ذکر نام و عنوان
اور دونوں جزوں کے کمال اتصال کی بنا پر ہے کہ جب
لا الہ الا اللہ پڑھا جائے گا۔ معاً محمد رسول اللہ بھی زبان پر آئیگا۔
اور اگر بطور وظیفہ پہلے جزء کا ذکر ہو۔ تو بھی اس کے ساتھ محمد رسول اللہ
پڑھنے کی ممانعت و بدعت ہونا محتاج دلیل ہے۔ وہابیہ کا اس کو
حدیث صریح کے بغیر از خود بدعت و ناجائز ٹھہرانا ان کی بدعقیدگی
کے باعث ان کی طبعی کج ذوقی و بدمزاجی پر مبنی ہے۔ حضور اعلیٰحضرت
فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ صوفیاء پہلے جزء پر اکتفا کو
"کچھ حرج نہیں" فرمایا ہے۔ بدعت قرار نہیں دیا۔ لہٰذا قاری کا
اسے اپنی تائید سمجھنا اس کی جہالت و حماقت ہے۔ اسی طرح
قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے تھوکنے اور پیشاب پاخانہ کرنے
کی ممانعت از روئے ادب اس کی طرف پاؤں نہ کرنے کی بھی
مقتضی ہے۔ اگر بے ادب وہابیوں کو قبلہ کی طرف پاؤں کرنے پر
اصرار ہے۔ تو اس کے لئے صریح حدیث پیش کرنا خود ان کے
ذمہ ہے۔ وَلٰكِنَّ الْوَهَّابِيَّةَ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُوْنَ۔

سیف اللہ: اس متعصب بریلوی نے جو یہ ذکر کیا ہے۔ کہ
"اگر کوئی لا الہ الا اللہ پڑھے اور محمد رسول اللہ
کا قائل نہ ہو۔ تو امیدوار نجات ہے" یہ سراسر جھوٹ ہے۔

جواب۔ قاری صاحب کا اس حوالہ کو سراسر جھوٹ کہنا بجائے

خود جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ وہابیہ کے اس عقیدہ کے متعلق دو
حوالے دیئے گئے تھے۔ امتیازی مسائل اور رسالہ اہلحدیث امرتسر ۱۹۱۵ء
مگر قاری صاحب نے رسالہ اہلحدیث کا ذکر تک نہیں کیا اور یہ
ان کی نادانی ہے۔ بہرحال اگر امتیازی مسائل میں ۔ کسی وجہ
سے آپ کو یہ حوالہ نہیں مل سکا۔ تو اہلحدیث امرتسر کا پتہ فرماتے۔
جس میں مولوی ثناء اللہ کا یہ فتویٰ مذکور ہے۔ کہ اگر کوئی
لا الہ الا اللہ کہتا ہے اور محمد رسول اللہ نہیں کہتا تو اس
کی مغفرت ممکن ہے اور وہ امیدوارِ نجات ہے (ملخصاً)
ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

سیف اللہ۔ امام عبدالجبار غزنوی کے معتقد بن ان کی بیعت
کو ضروری سمجھتے تھے۔۔ تو مولوی ثناء اللہ
صاحب اور ان میں کچھ نزاع تھا۔ • اس لئے ہو سکتا ہے کہ
ان کے مریدوں کے متعلق کچھ کہا ہو۔۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ
پہلے حوالے کی طرح یہ بھی غلط ہو۔ کیونکہ صرف پرانے پرچے کا
حوالہ دے دیا ہے" (قدامت ص۴۵ ملخصاً)۔

جواب۔ قاری صاحب کی "علمیت و لیاقت" اور ان کی بے بسی و
بدحواسی ان کے ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کے
تکرار سے صاف مترشح ہے۔ اور پھر یہ کیسے پتہ کی بات کہی
ہے۔ کہ صرف تازہ پرچے کا حوالہ ہونا چاہیئے۔ ان کی نزاکت طبع

کی بنا پر پرچہ پرانا ہو گیا۔ حوالہ ختم ہو گیا۔ وارے غیر مقلدیت
تیرے خود ساختہ اصول و کرشمے۔ قاری صاحب حوالہ نہ پہلا
غلط تھا۔ نہ یہ غلط ہے۔ درحقیقت آپ کا علم اور تحقیق غلط
ہے۔ بہرحال یہ تو آپ نے تسلیم کر ہی لیا ہے کہ • مولوی
عبدالجبار و ثناء اللہ میں کچھ نزاع تھا • غیر مقلد مولوی نہ
فہم حدیث میں متفق ہیں نہ عمل بالحدیث میں • ان کے نزدیک
آئمہ دین کا مقلد بن ہونا جرم ہے۔ اور اپنے مولویوں کا
معتقد بن ہونا درست ہے • اہل سنت کے لئے پیری
مریدی بدعت ہے۔ مگر مولوی عبدالجبار کا مرید ہونا ثواب
ہے۔ اور وہ بھی اس حد تک کہ لا الہ الا اللہ عبدالجبار امام اللہ
• مولوی ثناء اللہ جیسے جن وہابیوں نے عبدالجبار کی امامت تسلیم
نہیں کی۔ وہ جاہلیت کی موت مرے" ٹھیک ہے نا۔ ؎

زباں کھولیں گے ہم پر بدزباں کیا بدشعاری ہے
کہ ہم نے خاک بھر دی ان کے منہ میں خاکساری ہے

انتباہ۔ قاری سیف اللہ نے مذکورہ تین حوالوں میں اپنی
ناسمجھی سے جو قیل و قال کیا ہے۔ اس کا حال ظاہر
ہو گیا ہے۔ بظاہر اگرچہ اس نے مرزائیوں کی طرح وہابیہ
کے کلمہ میں ٹال مٹول کیا ہے۔ لیکن حقیقتاً مرزائیوں کے ساتھ
اپنے اندرونی اتحاد کا اس طرح مظاہرہ کیا ہے کہ "تحقیق اہلحدیث"

میں ص۶۱ پر مذکورہ تینوں حوالوں کے بالکل متصل مرزائیوں کی
عدم تکفیر کا جو حوالہ تھا۔ اس کو ہضم کر لیا ہے اور "تحقیق الحدیث"
ص۲ پر وہابیوں کے مرزائیوں کی اقتداء میں نماز پڑھنے
کا جو حوالہ تھا۔ اسے نوش جاں فرما لیا ہے۔ اور اس طرح
ان حوالوں کو چیلنج نہ کرتے ہوئے مرزائیوں کے ساتھ اپنے
تعلقات کا اعتراف کر کے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ان دونوں
میں۔ بس ع نام ہی کا فرق ہے تصویر ہے دونوں کی ایک۔
قاری صاحب۔ دیگر چھوٹے موٹے حوالوں پر تو آپ
بہت سٹپٹائے ہیں۔ اور پیچ وتاب کھائے ہیں۔ مگر مرزائیوں
کے ساتھ اپنے تعلقات کو خاموشی سے کس طرح برداشت
کر لیا ہے۔ ع کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

سوال ۱۸۔ فتاویٰ ثنائیہ میں اہلحدیثوں کے نزدیک کوا
کھانا جائز لکھا ہے۔"

سیف اللہ۔ میں نے بار بار فتاویٰ ثنائیہ کو دیکھا۔ لیکن
کہیں اس دیسی کوے کی حلت کا فتویٰ
نہیں ملا (ملخصاً)

تبصرہ۔ قاری صاحب آپ اتنی جلدی گھبرا کیوں گئے ہیں۔
کہ بوکھلاہٹ میں حوالے جھٹلانے کے درپے ہیں۔
یہ دیکھو۔ فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم ص۶۵۶ مطبوعہ ادارہ ترجمان السنۃ

لاہوری مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی رشید احمد گنگوہی کے کوا
جائز قرار دینے پر ان کی تحسین کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ
"مولانا رشید احمد نے حق کے مقابلہ میں ان لاکھوں کروڑوں
(مخالفین) کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔ کیوں۔ اس لئے کہ
علمائے حقانی کا یہ اصول رہا ہے۔ ایثار الحق علی الخلق" (وہ
حق کو خلق پر ترجیح دیتے ہیں)
کیوں قاری جی۔ کچھ ہوش آیا کہ نہیں۔ اگر مولوی ثناء اللہ مولوی
رشید احمد گنگوہی کی طرح کوا کھانا جائز نہیں سمجھتے تھے۔ تو یہ
حلت کوا کے فتویٰ پر حق۔ حق۔ حق کا نعرہ کیوں بلند ہو رہا ہے
اگر آپ اب بھی ضد کریں کہ فتاویٰ ثنائیہ میں کوے کی حلت
کا فتویٰ نہیں۔ تو مہربانی فرما کر ہماری طرح آپ بھی مولوی
ثناء اللہ صاحب کے قلم سے کوے کی حرمت کا فتویٰ پیش
کریں۔ ورنہ لعنۃ اللہ علی الکذبین والمحرفین کا طوق اپنے گلے
میں سجا لیں۔

سوال ۱۹۔ "عرف الجادی میں بجو کو شکار کہا ہے۔"

سیف اللہ۔ بعض لوگوں نے اس کی حرمت ذکر کی ہے۔
لیکن یہ روایت قابل احتجاج نہیں (ملخصاً)

تبصرہ۔ بجو کے متعلق اختلاف تو آپ کو تسلیم ہے۔ اب اگر

آپ کی تحقیق اس کی حلت کی طرف مائل ہے۔ تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ لگے ہاتھوں اس شکار کا کباب شوق فرماکر اپنے عامل بالحدیث ہونے کا مظاہرہ بھی فرمائیے۔ جیسا کہ آپ کے دیوبندی بھائیوں نے ۷ اگست ۱۹۷۶ء کو سلانوالی میں کوّوں کے گوشت کی ضیافت میں اپنے فتوی پر عمل کا مظاہرہ کیا۔ ہم نے صرف یہی بتانا تھا۔ کہ کوّا آپ کے نزدیک شکار ہے۔ خدا کا شکر ہے آپ نے اسے تسلیم فرمالیا اور اس حوالہ کو جھٹلانے کی کوشش نہیں کی۔

سوال نمبر ۲۰۔ عرف الجادی میں ہے۔ کہ منی کا نکالنا بوقت حاجت مباح ہے اور کبھی واجب ہو جاتا ہے۔

سیف اللہ۔ "عرف الجادی کے صفحہ مذکورہ پر ایسی کوئی عبارت نہیں ہے۔ اور ایسے ہی تمام کتابوں کے حوالے غلط ہیں اور تحریف کی گئی ہے۔..." (ملخصاً۔ قرات ص۵)

تبصرہ۔ افسوس کہ بیچارے قاری صاحب میدان تحقیق و تصنیف میں نووارد ہونے کے باعث بہت جلد اور بہت زیادہ گھبرا گئے ہیں۔ یہاں تک کہ آنکھیں ایسی پتھرا گئی ہیں۔ کہ کتاب سامنے ہونے کے باوجود حوالہ نظر نہیں آتا۔ اور لگے ہیں۔ انکار پر انکار کرنے۔ غلطی و کمزوری اپنی ہے۔ اور کہتے یہی ہیں۔ کہ "تمام کتابوں کے حوالے غلط

ہیں"۔ کچھ حیا کرو اور بر سرِ عام ایسی کذب بیانی و افترا پردازی سے شرماؤ۔ یہ دیکھو۔ عرف الجادی مطبوعہ مطبع صدیقی بھوپال ص۲۰۷ پر حوالہ موجود ہے۔ جس میں مختلف اوقات میں مشت زنی کو مباح۔ مستحب اور واجب تک قرار دیا گیا ہے۔ اور سنو اسی مقام پر مشت زنی کی ممانعت میں وارده احادیث کو بے ثبوت و غیر صحیح قرار دیا ہے۔ اور سنو اسی مقام پر حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم پر بھی اس فعل کا افترا کیا گیا ہے۔ توبہ۔ توبہ۔ کہو اب کیا فیصلہ ہے۔ یہی ہے غیر مقلدین کا علم حدیث و عمل بالحدیث۔ اب آپ ہی کے الفاظ میں یہ مباح و مستحب و واجب کا مرتبہ آپ کو اور آپ کے خود ساختہ و خانہ زاد "حکیم الامت" کو مبارک ہو۔ قاری صاحب غلط مبحث نہ کرو۔ اور دوسروں پر لب کشائی سے پہلے اپنا معاملہ صاف کرو۔ چونکہ تم مدعی عمل بالحدیث ہو۔ اس لئے یا تو حدیث صحیح سے (معاذ اللہ) حضرات صحابہ پر اس "افترا" و اس فعل کے مباح۔ مستحب و واجب ہونے کا ثبوت پیش کرو۔ یا اپنے مجدد الہند کے صاحبزادے نور الحسن پر فتوی لگاؤ۔ اور یا پھر وہابیت سے توبہ کرکے چھٹکارا پاؤ۔ کہو کونسی صورت منظور ہے؟

سوال نمبر ۲۱۔ "انسان کی منی پاک ہے۔"

سیف اللہ ... متاخرین اہلحدیث میں سے بعض منی کے نجس ہونے کے قائل ہیں۔ اور بعض کا رجحان اس کے پاک ہونے کی طرف ہے۔ صاحب عرف الجادی ... اس کے پاک ہونے کی طرف مائل ہیں۔" (ملخصاً)

تبصرہ۔ قاری صاحب یہ کیا۔ ● دانستہ یہ منافقانہ روش ہے۔ یا آنکھوں کی بیماری ہے۔ کہ اسی "عرف الجادی" کا پہلا حوالہ صفحہ ص۲ پر تو آپ کو نظر نہیں آیا۔ اور اسی کتاب کا زیر بحث حوالہ آپ نے بلا چون وچرا تسلیم کرکے اس کی تفصیل شروع کر دی ہے۔ اس قدر دو رنگی دو ہیرا پھیری کی وجہ اور کڑوا کڑوا تھو اور میٹھا ہڑپ کی دلیل؟

● پھر تم تو کہتے ہو کہ تقلید وجہ اختلاف و انتشار ہے اور مقلدین اس کا شکار ہیں۔ لیکن آپ نے غیر مقلدین میں بھی حدیث فہمی و عمل بالحدیث اور پاک و ناپاک کا اختلاف خود بیان کر دیا ہے۔ لہٰذا غیر مقلدین کی گروہ بازی و باہمی تقلید اور اختلاف و انتشار سے چھٹکارا تو تم بھی حاصل نہ کر سکے۔ پھر تمہیں مقلدین اہل سنت کو طعن و تشنیع کرتے شرم کیوں محسوس نہیں ہوتی؟ ● بہر حال عند الوہابیہ منی پاک ہونے کے قول کا آپ نے اقرار کر لیا ہے۔ اس کے باوجود آپ کا سرقہ بازی کا الزام اور ہدایہ و غنیہ سے استدلال

بددیانتی ہے۔ نہ یہاں سرقہ بازی ہے۔ نہ عبارت ہدایہ کا یہاں کوئی علاقہ ہے۔ اور نہ حنبلی مذہب کی کتاب غیر مقلدین کیلئے مفید مطلب۔

لطیفہ۔ قاری سیف اللہ کی جہالت کے نمونوں میں سے ایک اور نمونہ ملاحظہ ہو۔ لکھتے ہیں۔ کہ صاحب عرف الجادی .. پاک ہونے کی طرف مائل ہیں" سبحان اللہ کیسا انداز نگارش ہے۔ اور اسی بحث میں فرماتے ہیں "منی اگر ناپاک ہوتی تو اس کے دھونے کی کیا ضرورت تھی" یہاں پر لفظ پاک کی بجائے آپ ناپاک استعمال فرماتے ہیں۔ جیسے بعض دیہاتی خالص گھی کو ناخالص کہتے ہیں۔ شاید ایسے ہی جاہل اور گنوار قاری کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ ؎

لطف پر لطف ہے املا میں میرے یار کے یار
حاء حطی سے گدح لکھتا ہے ہوز سے ہمار

(ولا حول ولا قوۃ الا باللہ)

سوال ۲۲۔ نزل الابرار میں ہے۔ "جس عورت سے زنا کیا۔ زانی کیلئے اس کی ماں اور بیٹی حلال ہے جس عورت سے زنا کیا۔ وہ عورت زانی کے بیٹے کے لئے حلال ہے"! وغیرہ وغیرہ۔

سیف اللہ۔ "حرمت مصاہرت زنا سے ثابت ہوتی ہے

یا نہیں۔ یہ ایسا مسئلہ ہے۔ جو ہمیشہ سے اختلافی چلا آتا ہے۔" (ملخصاً)

تبصرہ۔ بس ترکی تمام شد۔ افسوس۔ غیر مقلدین بمصداق ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ دعویٰ تو یہ کرتے ہیں۔ کہ "اہلحدیث بغیر قرآن وحدیث کے کسی کا قول قبول نہیں کرتے" (قدامت ص۶۹) لیکن ائمہ دین کے اجتہادات و اختلافات پر طعن و تشنیع کرنے والے جب اپنے غیر مقلد مولویوں کے خود ساختہ مسائل میں پھنستے ہیں۔ تو پھر بزرگان دین و ائمہ کرام ہی کے اقوال و اختلافات کا سہارا لیتے ہیں۔ یہی معاملہ قاری نے کیا ہے۔ کہ اپنے غیر مقلد مولویوں کے مسائل پر قرآن وحدیث کے شواہد کی بجائے اہل علم کا اختلاف پیش کر دیا ہے۔ اور یہی ان کی یہ اصولی غیر مقلدیت ہے۔ کہ نہ ان کا کوئی مرکز ہے نہ گفتگو کی بنیاد۔ بہرحال کام یوں نہیں چلے گا۔ یا تو غیر مقلدین کی فقہ پر حدیث نبوی کی تصریح پیش کریں۔ اور یا پھر ائمہ دین کی تحقیقات کو حجت سمجھیں۔ اور ان اختلافات پر بدزبانی و دریدہ دہنی سے باز آئیں۔ سب کے لئے ایک ہی اصول قرار دیں۔ اور فقہی اجتہادی مسئلہ پر صریح حدیث و دلیل کے مطالبہ پر اصرار نہ کریں۔ اور باوجود اختلاف کے یہ سوچیں؟ کہ مسائل زیر بحث میں بہتری، فضیلت اور احتیاط کس طرف ہے۔

احناف کی طرف یا غیر مقلدین کی طرف۔؟

سوال ۲۳۔ عرف الجادی میں لکھا ہے۔ کہ "کتے اور خنزیر کے سوا اور سب جانوروں کی منی پاک ہے۔"

سیف اللہ۔ مذکورہ کتاب میں کوئی ایسی عبارت نہیں۔ جس میں یہ صراحت ہو۔ (ملخصاً)

تبصرہ۔ یہاں دراصل سہو نظر کی بنا پر فقہ محمدیہ کی بجائے عرف الجادی کا نام آگیا۔ بہرحال یہ حوالہ فقہ محمدیہ کلاں ص۱۷ پر مذکور ہے۔ اور منجملہ غیر مقلدین کا مذہب ہے۔ قاری صاحب ہم نے تو اپنے حوالہ کی تلافی و تصحیح کر دی۔ اب آپ بھی اس کے ثبوت میں حدیث بیان فرمایئے۔ کہ "کتے اور خنزیر کے سوا اور سب جانوروں کی منی پاک ہے۔"

سوال ۲۴۔ ہدایۃ المہدی میں ہے کہ اگر کوئی شخص چوپائے کے ساتھ دخول کرے۔ اس پر غسل نہیں۔"

سیف اللہ۔ .. ہم صاحب ہدایۃ المہدی کے مقلد نہیں کہ جو فرمائیں ہم مان لیں۔"

تبصرہ۔ چلو جلد چھٹی ہو گئی۔ باقی رہا عدم مقلد ہونا۔ تو یہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔ کہ "حضرات ائمہ دین علیہم الرضوان کے دامن سے کنارہ کشی کا یہ ان پر وبال ہے۔ کہ نہایت اقلیت

ہیں ہوتے ہوئے بھی ان میں کئی فرقے اور گروہ ہیں۔ اور ان کا ہر مولوی "باون گز" کا ہے۔" الخ (تحقیق اہلحدیث ص ۱۵)

تو اگر قاری صاحب اس جگہ صاحب ہدیۃ المہدی کے مقلد نہیں تو کسی اور غیر مقلد کے مقلد ہو جائیں گے۔ کیونکہ ایسی تقلید کے بغیر تو ان کا گزارہ نہیں۔ اور نرے غیر مقلد ہی رہیں گے تو پھر انہیں خود حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کے جواز و عدم جواز کا ثبوت دینا ہوگا۔ اور یہ ان کے بس کی بات نہیں ؎

دو گونہ عذاب است جان مجنوں را
بلائے صحبتِ لیلیٰ و فرقتِ لیلیٰ

بہر حال، مسئلہ زیر بحث میں وہابیہ کا مذہب ظاہر ہے۔ اور ہمارا حوالہ ناقابل تردید ہے۔ اور اسے طے کئے بغیر (دیگر) مسائل اٹھانا نامعقولیت ہے۔

سوال ۲۵۔ مذکورہ مسائل فقہ . . امام ابو حنیفہ کی طرف منسوب ہیں۔ یہ غلط کیسے ہو سکتے ہیں؟"

سیف اللہ۔ "یہ بریلویوں کی کتنی بڑی جہالت ہے کہ جو کتابیں (ہدایہ وغیرہ) امام صاحب کی وفات کے برسوں بعد لکھی گئیں۔ ان کے مسائل کو امام صاحب کی طرف منسوب کر دیتے ہیں" (ملخصاً۔ الخ)

جواب۔ جس ذہنیت کے ساتھ آریہ قرآن پاک پر اور چکڑالوی پرویزی احادیث مبارکہ پہ معترض ہوتے ہیں۔ بالکل اسی ذہنیت کے ساتھ غیر مقلدین فقہ شریف پہ اعتراض کرتے ہیں۔ اور یہی وہ غلط ذہنیت ہے۔ جو غیر مقلدیت کو مرزائیت و چکڑالویت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور کون باخبر نہیں جانتا کہ عبداللہ چکڑالوی اور غلام احمد قادیانی وہابیت ہی کے ذریعے انکارِ حدیث و انکارِ ختم نبوت کے انجام تک پہنچے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

اور ابھی پچھلے اوراق میں غیر مقلدیت و مرزائیت کی تعلق داری اور اس پہ قاری سیف اللہ کی خاموشی آپ دیکھ ہی چکے ہیں۔

یہاں بھی یہی صورتِ حال ہے۔ کہ جس طرح چکڑالوی پرویزی کتب حدیث کے متعلق اعتراض کرتے ہیں کہ یہ بہت بعد میں لکھی گئیں۔ اسی طرح غیر مقلد کتب فقہ پہ معترض ہے۔ حالانکہ جس طرح بذریعہ تحریر و تقریر پے در پے ذخیرۂ احادیث موجودہ صورت تک منتقل ہوتا چلا آیا۔ اسی طرح مسائل فقہ و اصول اجتہاد کا ذخیرہ بھی بذریعہ تحریر و تقریر پے در پے موجودہ صورت تک منتقل ہوتا چلا آیا۔ اور جس طرح احادیث میں اہل فن "صحیح و غلط"

کا امتیاز کرتے آئے اسی طرح مسائل فقہ میں بھی اہل فن "درست نادرست" کی پہچان کرتے رہے ہیں۔ لہٰذا جس طرح کتب حدیث کی تدوین پر اعتراض غلط ہے اسی طرح کتب فقہ کی تدوین پر بھی اعتراض غلط ہے۔ اور جس طرح منکرین حدیث کا ذخیرۂ احادیث کو مشکوک ٹھہرانا لغو ہے۔ اسی طرح غیر مقلد کا ذخیرۂ فقہ کو مشکوک ٹھہرانا باطل ہے۔ اور یہ محض عذر لنگ ہے۔ کہ مسائل فقہ کی حضور امام اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت صحیح نہیں۔ اس لئے کہ غیر مقلدین جن مسائل کی امام اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت صحیح سمجھیں۔ ان کو بھی قبول نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ اپنی بدزبانی و طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں جیسا کہ "الجرح علی ابی حنیفہ" میں ان لوگوں نے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کیا تھا۔ الغرض یہ محض دفع الوقتی و دھوکہ دہی ہے۔ ؎

بڑے پاک باز اور بڑے پاک طینت
جناب آپ کو کچھ نہیں جانتے ہیں

الحمد للہ کہ یہاں تک ہم قاری سیف اللہ کے اول تا آخر خود ساختہ "سوال و جواب" پر تبصرہ و محاسبہ سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اب ہم اس کے ضمنی الزامات و اتہامات کا جواب دینا چاہتے ہیں۔ تاکہ اس کی کذب بیانی بد دیانتی اور تحریف و خیانت کا مزید مظاہرہ ہو۔ اور لوگوں

کو نام نہاد مدعیان عمل بالحدیث، غیر مقلدین کی اصلیت معلوم ہو جائے۔

الزام - بے نماز تمام صحابۂ کرام اور محدثین کے نزدیک کافر ہے۔ بریلویوں کا بے نمازیوں کو مذہب اہلحدیث کی طرف نسبت کرنا دھوکہ دینا ہے (قدامت ص۹)

جواب - الحمد للہ ہم نے تو کوئی دھوکہ نہیں کیا۔ وہابی خود ہی دھوکہ باز ہیں جنہوں نے بے نماز کی تکفیر کیلئے دعویٰ تو تمام صحابۂ کرام اور محدثین کا کیا ہے۔ اور حوالہ کوئی نہیں دیا۔ اور حقیقت حال یہ ہے۔ کہ سردار وہابیہ مولوی ثناء اللہ لکھتے ہیں۔ کہ "بہت سے علماء ہیں۔ تارک الصلوٰۃ کو کافر مرتد نہیں سمجھتے۔۔ خاکسار کی تحقیق (اس) پچھلے گروہ سے متفق ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ا ص۴۶۵)

● "بے نماز شرابی مسلمان نے اگر اسلامی طریق پر ذبح کیا۔ تو اس کا کھانا جائز ہے" (ج ۲ ص۸۶) ● نواب وحید الزمان کہتے ہیں۔ "جو شخص فرائض چھوڑ دے یا حرام کا مرتکب ہو۔ اس سے ایمان سلب نہیں ہوگا۔ وہ ناقص الایمان مومن ہے۔ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔" (ہدیۃ المہدی ص۹) معلوم ہوا۔ قاری ایسا جھوٹا اور جاہل ہے کہ اسے اپنی مشہور کتب مذہب کا بھی پتہ نہیں۔ اور اہل سنت کے خلاف خواہ مخواہ خرافات بکتا ہے۔

الزام - "حنفیوں کو غنیۃ الطالبین میں پیر صاحب نے مرجیوں میں شمار کیا ہے" (قدامت ص۱۷)

جواب - اس کا جواب اپنے "اکابر اہلحدیث" میں سے مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کی زبانی سنیئے۔ اسی الزام کے جواب میں شاہ ولی اللہ اور نواب صدیق حسن سے نقل کیا ہے۔ کہ "ارجاء دو قسم پر ہے۔ ایک ارجاء ایسا ہے۔ کہ قائل کو سُنّت سے نکال دیتا ہے۔ دوسرا وہ ہے جو سُنّت سے نہیں نکالتا... معلوم ہوا۔ کہ حضرت شیخ جیلانی کی مراد شق ثانی ہے اور اس پر کوئی غبار نہیں" (تاریخ اہلحدیث ص۔۔۔) قاری صاحب حیا ہو تو چلو بھر پانی میں۔۔۔۔

الزام - تقلید شخصی سے نفی ایمان کی لازم آئے گی تقلید شخصی شرک اکبر کو متلزم ہے۔ اور ہر شرک اکبر کفر ہے" (قدامت ص۲۹)

جواب - "وحید الزمان لکھتے ہیں۔ مقلدین متبدع مسلمان ہیں" (کافر نہیں ہیں) (ہدیۃ المہدی ص۷۵)

• "احناف شوافع مالکیہ حنابلہ مسلمان ہیں۔ اہل سُنّت وجماعت کے زمرہ میں داخل ہیں" (نزل الابرار ص۹)

• مولوی ابراہیم سیالکوٹی امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھتے ہیں۔ "آپ شافعی المذہب تھے۔ شریعت وطریقت ہر دو کے جامع تھے۔ مجھ کو ان سے کمال عقیدت ہے۔ مصر میں آپ

کی قبر کی زیارت کی۔ اور فاتحہ پڑھی" (تاریخ اہلحدیث ص۳۸۶)

اسی طرح میر سیالکوٹی نے بعنوان "ہندوستان میں علم وعمل بالحدیث" شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہما جیسے حنفی مقلد بزرگان دین کا نہایت اعزاز سے ذکر کیا ہے۔

• اور اسی تاریخ اہلحدیث میں محمد بن عبدالوہاب سے نقل کیا ہے۔ کہ "ہم فروع میں امام احمد بن حنبل کے مذہب پر ہیں۔ اور جو شخص ائمہ اربعہ میں سے کسی کا بھی مقلد ہو۔ ہم اسے بُرا نہیں جانتے" (چہ جائیکہ اس کی تکفیر کریں) (تاریخ اہلحدیث ص۱۴۶)

• مولوی اسماعیل گوجرانوالوی رقمطراز ہیں: "ہندوستان کے اہل توحید۔ حنفی ہو یا اہل حدیث" (ص۱۷۵/۲۱)

• "حنفی ہو یا اہلحدیث کوئی ان میں اسلام سے خارج نہیں" (تحریک آزادی فکر)

• "بریلویوں کا ذبیحہ حلال ہے۔ کیونکہ وہ اہل قبلہ مسلمان ہیں" (ہفت روزہ الاعتصام) لاہور ۲۰ ۸/۵۹

قاری جی۔ اپنے اکابر کی ان تصریحات کو دیکھو اور سوچو۔ کہ تمہاری غلیظ زبان وناپاک منہ کے بقول مقلدین کافر و مشرک ہیں یا بحکم حدیث ان کو کافر قرار دے کر تم خود دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے۔ اگر تمہارے یہ اکابر تم جیسے "طنبورہ" کا فتویٰ سنتے تو ضرور کہتے۔ کہ ع

؏ من چہ می سرایم وطنبورہ من چہ می سراید

الزام۔ امام شعرانی نے فرمایا۔ ولی کامل مقلد نہیں ہوتا۔ پیر عبدالقادر جیلانی اور شیخ شاذلی کا حنبلی حنفی مشہور ہونا توافق رائے یا سابقہ حالت کی بنا پر ہے۔ ورنہ وہ تقلید سے بری ہیں۔" (قدامت ص۲۹ ملخصاً)

جواب۔ غیر مقلد قادری کا تقلید کو شرک و کفر قرار دیکر امام شعرانی شافعی مقلد کا سہارا لیتے ہوئے شرمانا چاہیئے تھا۔ اور حوالہ بھی سراسر جھوٹ۔ امام شعرانی کا ارشاد یہ ہے۔ کہ" جو ولی قطبیت کبریٰ کے مقام پر فائز ہو جائے۔ وہ تقلید سے مستغنی ہوتا ہے۔ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور سیدی محمد شاذلی قطبیت کبریٰ سے قبل مقلد تھے۔ اور اس مقام پر فائز ہونے کے بعد بھی ان کا حنبلی و حنفی کہلانا ان کی سابقہ حالت کی بنا پر ہے اگرچہ اب وہ تقلید سے مستغنی ہیں" (المیزان ص۲۴ ملخصاً)

لِلّٰہ انصاف۔ یہ تقلید کی دلیل ہے یا غیر مقلدیت کی۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ دونوں جلیل القدر حضرات قطبیت کبریٰ سے پہلے بھی مقلد تھے۔ اور اس مقام کے حصول کے باوجود اب بھی مقلد کہلاتے ہیں۔ نہ پہلے تقلید شرک تھی۔ نہ اب یہ نسبت ممنوع و مذموم ہے بلکہ

تقلید وہ مبارک و مقبول اور ضروری عمل ہے۔ کہ جس سے یہ حضرات اتنے بلند مقام پر پہنچے۔ اگر تقلید شرک ہوتی تو معاذاللہ مشرک کیلئے یہ رسائی کیسی اور مشرکانہ لقب کیسا؟ اور جب ایسے جلیل القدر حضرات اپنی شروع حالت میں تقلید سے مستغنی نہ تھے۔ تو اب کوئی تقلید سے مستغنی کیسے ہو سکتا ہے۔ کیا عقل و خرد اور ادب و حیا سے محروم غیر مقلدین ان سے بڑھ کر ہیں۔ یا قطبیت کبریٰ کے مقام پر فائز ہیں۔ جو انہیں تقلید کی ضرورت نہیں؟ ولکنّ الوھابیۃ قوم لایعقلون۔

؎ نجدیا سخت ہی گندی ہے طبیعت تیری
کفر کیا شرک کا فضلہ ہے نجاست تیری

الزام۔ "جو شخص حقہ پیتا ہو۔ مکروہ تحریمی کا ارتکاب کرتا ہے" (قدامت ص۳۷ ملخصاً)

جواب۔ حقہ کو مطلق مکروہ تحریمی کہنا شریعت پر افترا اور دعویٰ بلا دلیل ہے۔ اور قادری خود لکھتا ہے۔ کہ دعویٰ بلا دلیل مردود ہوتا ہے۔ نام نہاد اہلحدیث قادری کو چاہیئے تھا کہ حقہ کی حرمت کیلئے حدیث صحیح صریح پیش کرتا۔ ورنہ مردود دعویٰ پیش نہ کرتا۔ اور کم از کم فتاویٰ ثنائیہ کی یہ تشریح دیکھ لیتا۔ کہ" جو لوگ حقہ نوشی کی حرمت (کراہت تحریمی وغیرہ) کے قائل ہیں۔ ان کا قول ناقابل اعتماد ہے

اس واسطے کہ حرمت موقوف ہے اوپر دلیل قطعی کے اور قائلین حرمت نے کوئی دلیل قطعی قائم نہیں کی" اھ جلد دوم ص۷۹

جواب اس بات کا کیسا یہ گھر ہی سے نکل آیا
میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

الزام - "کیا یہ الفاظ گستاخانہ نہیں۔ کہ اُمّت کا داعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا ہے۔"

(جزاء اللہ عدوہ)

جواب - تعجب ہے۔ کہ اپنی طرح بشر اور بڑا بھائی کہنے اور مر کر مٹی میں ملنے والا قرار دینے والے گستاخوں کو ایک سیدھی سادی عبارت میں گستاخی نظر آئی نظر نہیں آئی۔ بلکہ زبردستی بتائی کہ لفظ راعی (محافظ و نگہبان) کو چرواہا بنا کر گستاخی خود کی۔ اور الزام دوسروں پر لگا دیا۔ اور اجمالاً تمثیلی طور پر لفظ "بکری" کے حفاظت و شفقت کے وصف کو جانور کے مشابہ ٹھہرا دیا۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ اگر اسی طرح زبردستی مفہوم کو بگاڑا جائے۔ تو پھر معاذ اللہ اسد اللہ اور شیرِ خدا کہنے کی کیا گنجائش ہو گی جیسا لفظ شیر سے وصفِ شجاعت مراد ہے۔ جانور کے مشابہ ٹھہرانا نہیں اسی طرح لفظ بکری سے وصفِ شفقت و حفاظت مراد ہے اور بس۔

جیسا کہ قرآن پاک میں بھی لہٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً وَّلِیَ

نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ ـــ بطور تمثیل وارد ہے۔ نہ کہ معاذ اللہ بیویوں کو دنبیاں اور جانور کے مشابہ قرار دینا و لٰکنّ الوھابیۃ قوم لایعقلون

الزام - "بریلویو۔ مزاروں پر یہی کچھ ہوتا ہے کہ لڑکیاں پسند کی جائیں اور صاحب مزار ہبہ کر دیں" (قوالت ص۲۰ ملخصاً)

جواب - جاہل انسان۔ بات ثبوت اور تمیز سے کرو۔ خواہ مخواہ بہتان تراشی و کذب بیانی نہ کرو۔ یہ انہیں سیدی عبدالوہاب شعرانیؒ کا واقعہ ہے۔ جن کا ابھی تم نے حوالہ دیا۔ اور میر سیالکوٹی نے ان کی رفعت شان بیان کی۔ بریلویوں کا نشانہ بنا کر اولیاء کرام سے استہزاء کرتے ہوئے کچھ شرم کرو۔ باقی رہا ہبہ کا مسئلہ۔ تو کنیز کا ہبہ اور خرید و فروخت کا مسئلہ اہلِ علم کے لئے کوئی تعجب کی بات نہیں۔ یہ تمہاری شرارت و جہالت ہے کہ تم نے کنیز کی بجائے لڑکیاں پسند کرنے کا لفظ استعمال کرکے غلط تاثر دیا۔ حالانکہ نہ آج کل کوئی کنیز ہے۔ نہ ہی ہبہ وغیرہ کا سوال پیدا ہوتا ہے اور کچھ نہیں تو فتاویٰ ثنائیہ ہی دیکھ لیتے۔ لکھتے ہیں۔ "آجکل لونڈی (کنیز) کوئی نہیں۔ یہ عورتیں تمام آزاد ہیں۔ اور آزاد کو غلام بنانا موجب لعنت ہے۔ شخص مذکور جو آزاد عورت خرید کر بغیر نکاح کے ملاپ کرتا ہے تو زانی ہے"۔ (جلد دوم ص۲۰۲) معلوم ہوا کہ تمہارا تمام تاثر غلط اور باطل ہے۔

الزام۔ "مولوی احمد رضا خاں صاحب محمد بن عبدالباقی کو ملوث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں۔ وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں۔" (قدامت ص۴۲)

جواب۔ قاری صاحب جہالت کے ساتھ اس قدر جسارت نہایت شرمناک ہے۔ خود جاہل ہو اور علمائے عرب و عجم کے ممدوح پر ناحق اعتراض کرتے ہو۔ اعلحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ محمد بن عبدالباقی کو ملوث نہیں کیا۔ بلکہ بالکل صحیح حوالہ دیا ہے۔ کسی اہل علم سے "شرح مزاہب" ج ۶ ص ۱۶۹ پڑھواؤ تاکہ تمہیں حقیقت حال معلوم ہو۔ شب باشی محض خدمت اقدس میں رات گزارنا ہے۔ اور اگر تمہارا مفہوم بھی مراد ہو۔ تو کیا انبیاء علیہم السلام بحیات حقیقی زندہ نہیں۔ کیا ان کی قبور مطہرہ "روضۃ من ریاض الجنۃ" نہیں۔ اور کیا جنت میں شب باشی نہیں ہوگی؟۔ بتاؤ اس میں بدزبانی و بکواس بازی کی کونسی بات ہے؟ حوالہ کی بات حوالہ سے کرو۔

الزام۔ بریلویوں۔ مقلدوں کے نزدیک سوائے اس کوّے کے جو مردار کھاتا ہو۔ سب کوّے حلال ہیں۔ مثلاً غراب الزرع اور عقعق وغیرہ۔ دوسری طرف اُلّو کو حلال کہتے ہیں۔" (قدامت ص۴۸-۴۹)

جواب۔ اسی نجاست و مردار خوار زاغ معروف کی حلت و حرمت اہل سنت و جماعت و دیابنہ وہابیہ کے مابین مختلف فیہ ہے۔ اور قاری صاحب نے ہمارے نزدیک خود اس کی حرمت کا اعتراف کیا ہے۔ تو پھر الزام کیسا؟ دیگر اقسام کا ذکر محض غیر متعلق و غلط مبحث ہے۔ اور یہ قاری کی پرانی بیماری ہے۔ ثانیاً۔ اسی زاغ معروف کو "سردار اہلحدیث" مولوی ثناء اللہ امرتسری کے دادا استاد مولوی رشید احمد گنگوہی نے حلال قرار دیا ہے۔ اور "سردار اہلحدیث" نے اس کی تحسین کی ہے (کما مر) پھر یہ عجیب حماقت ہے کہ خود حلت کے قائل ہو کر الٹا ہم پر اعتراض۔ قاری جی۔ یہ مسئلہ تو آپ سے طے نہیں ہو سکا۔ اور دیگر اقسام میں خواہ مخواہ ٹانگ اڑا دی ہے۔ ہاں دیگر جس قسم میں بھی آپ کو اختلاف ہے۔ آپ حدیث صحیح و صریح سے اس قسم کا حکم بیان کریں۔ اس لئے کہ آپ اہلحدیث ہیں نا؟

جہاں تک اُلّو کا تعلق ہے۔ افسوس کہ اس میں بھی قاری صاحب کی تحقیق صحیح نہیں۔ بھلا جس شخص کو خود اپنے مسلک اور اپنے اکابر کے موقف کا صحیح علم نہ ہو۔ (جیسا کہ ہم متعدد مواقع پر قاری کا اس کے اکابر سے تصادم بیان کر چکے ہیں) اسے دوسرے مکتب فکر کی صحیح تحقیق کیسے

ہو سکتی ہے؟ قادری نے اُلّو کی حلت کا جو قول نقل کیا ہے • وہ صرف بعض کا قول ہے۔ جیسا کہ "تمیز الکلام فی بیان الحلال والحرام" میں اس کی تصریح ہے۔ اور اس قول کا کوئی مستند ماخذ بھی بیان نہیں کیا گیا۔ • نیز وہ اس فقہی ضابطہ کے خلاف ہونے کے باعث بھی سراسر نامعقول و غیر معتبر ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اجمع العلماء علیٰ ان المستخبثات حرام۔ یعنی خبیث چیزوں کی حرمت پر علماء کا اجماع ہے۔ اور پھر اس کی دو صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ کہ ما استخبثہ العرب فھو حرام۔ والخبیث ما تستخبثہ الطبائع السلیمہ۔ کہ جسے طبائع سلیمہ خبیث جانیں اور اہل عرب خبیث سمجھیں وہ حرام ہے (رد المحتار مع در مختار ج ۵ صـــ۲۱۱) • اور ظاہر ہے۔ اُلّو بھی اسی ضابطہ کے تحت آتا ہے۔ "تمیز الکلام" میں ہے۔ اگر بد جانتے ہوں۔ اس کو عرب تو وہ حرام ہے جیسے اُلّو کہ اس کو عربی میں بوم کہتے ہیں"۔ نیز اُلّو کے نام کے ساتھ وحشت و حماقت اور نحوست کی وابستگی کے باعث طبائع سلیمہ اسے ناپسند و بُرا قرار دیتی ہیں۔ کتب لغات میں بھی اسے شوم و منحوس ہی لکھا ہے۔ لہٰذا عرف و لغت اور اہل عرب کے دستور کے مطابق بضابطۂ فقہی اُلّو کی حلت کا قول صراحتہً ضعیف و نامعتبر ہے • علامہ دمیری علیہ الرحمۃ جو حیوانات کی معلومات اور مختلف مکاتبِ فکر میں ان کی حلت و

حرمت کے بیان میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ انہوں نے بھی احناف کا استثناء کئے بغیر اس کو حرام بیان فرمایا ہے (حیاۃ الحیوان صـــ۲۰۳) علاوہ ازیں یہ ذی مخلب بھی ہے۔ لہٰذا مذکورہ حقائق کی روشنی میں اہلِ سنت احناف کی طرف اُلّو کی حلت کو منسوب کرنا خلافِ تحقیق و خلافِ واقعہ ہے۔ بعض کا قول ضعیف و غیر مفتیٰ بہ ہے۔

الزام - "بریلویوں گستاخوں نے تو نبی کریم فداہ ابی و امی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی معاملہ کیا ہے۔ کہ سے

نہ ٹھیک اس کی ہرگز کوئی بات سمجھ
وہ دن کو کہے دن تو تم رات سمجھ" (قدامت ۳۴)

معاذ اللہ۔ استغفر اللہ۔ یہ کذاب و گستاخ سیف اللہ

جواب - کا سراسر بہتان ہے۔ کہ بریلوی گستاخ اور مذکورہ شعر کا مصداق ہیں۔ درحقیقت قادری کو آئینہ میں اپنا ہی گستاخ چہرہ نظر آ رہا ہے۔ دنیا جانتی ہے۔ کہ گستاخ کون ہے؟ بریلوی یا دیوبندی وہابی۔؟ قادری کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دوسروں کو چور اور گستاخ بنانے سے اس کے خود چور اور گستاخ ہونے پر پردہ نہیں پڑ سکتا۔ اور یہ کیسی منافقت ہے۔ کہ ایک طرف تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ باپ کے مرتبہ سے بھی گھٹا کر بھائی کی سطح پہ لے آتے ہیں۔ اور دوسری طرف منافقانہ طور پہ فداہ

ابی و امی کہہ کر حضور پر ماں باپ کو قربان کرنے کا تاثر دیتے ہیں
کیا بڑے بھائی پر ماں باپ کو قربان کیا جاتا ہے۔ یا اس پر جو
امت کا باپ ہے اور بہن بھائی ماں باپ سے بڑھ کر اس کی
محبت شرطِ ایمان ہے۔ ولکنّ الوھابیۃ قوم لا یعقلون پھر جس
مسئلہ پر قاری نے یہ بہتان باندھا اور بکواس کیا ہے "تحقیق الحدیث"
میں اس کا جواب دیا جا چکا ہے۔ اور جس حدیث کا ذکر کیا ہے۔ اس
کی تفصیل سے قطع نظر اس کا مسئلہ زیرِ بحث سے تعلق ہی نہیں،
اگر قاری میں حیا ہوتی تو یا وہ دوبارہ اس مسئلہ کو زیرِ بحث نہ
لاتا۔ یا نفسِ مسئلہ کے متعلق حدیث پیش کرتا۔ بہر حال بریلوی
اہلسنت کی سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و اتباعِ
شریعت کا تو یہ عالم ہے۔ کہ اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں۔ کہ ؎

نہ ہو آقا کو سجدہ آدم و یوسف کو سجدہ ہو
مگر سدِّ ذرائع جواب ہے اپنی شریعت کا

الزام۔ "بریلویوں کا مجدد سب سے بڑا مخرب
گزرا ہے" (قدامت ص۱۴)

جواب۔ یہ الزام بھی بالکل غلط اور بکواس ہے۔ اعلیٰحضرت فاضل
بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو اکابر علماء عرب و عجم نے
مجدد تسلیم کیا ہے۔ آپ نے ہرگز کوئی تخریبی اقدام نہیں کیا بلکہ

اُمتِ مسلمہ کو تخریب پسند وہابیوں گستاخوں کے فتنہ سے خبردار
فرما کر مرکزِ ایمان و دامنِ رسالت سے وابستگی کا پیغام دیا ہے کہ ؎

ٹھوکریں کھاتے پھرو گے ان کے در پر پڑے رہو
قافلہ تو اے رضا اوّل گیا آخر گیا۔

سب سے بڑا مخرب و اُمت کو پارہ پارہ کرنے اور انگریز
کی قصیدہ خوانی و اس کی حمایت میں فتوے جاری کرنے والا تو وہابیوں
کا نام نہاد شہید اسماعیل قتیل ہے۔ جس نے تقویۃ الایمان لکھ کر
بدیں الفاظ خود اقبالِ جرم کیا ہے۔ کہ "میں نے یہ کتاب لکھی ہے
اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے
ہیں۔ اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے۔۔ گو اس سے شورش ہوگی۔
مگر توقع ہے۔ کہ لڑ بھڑ کر ٹھیک ہو جائیں گے" (اکمل البیان ص۱۰)
وہابیو۔ بتاؤ۔ اسماعیل باعترافِ خود سب سے بڑا مخرب
ہے یا نہیں۔ جس نے اپنی تیزی و تشدد سے کام لے کر امت میں
شورش و لڑائی بھڑائی" پھیلانے اور مسلمانوں کے امن و امان کو
جلانے کے لئے تقویۃ الایمان" کی چنگاری پھینکی جس سے اس
کی "شورش و لڑائی بھڑائی" کرانے کی سازش تو کامیاب ہو گئی مگر
ٹھیک ہو جائیں گے" کا قول جھوٹا ثابت ہوا۔ قاری جی دیکھا
اس طرح دعویٰ با دلیل پیش کیا جاتا ہے۔ تمہاری طرح شیش
محل میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھراؤ نہیں کیا جاتا۔ اب پھر پڑھو

اپنا ہی نقل کیا ہوا یہ شعر۔ کہ ؎

جواب اس بات کا کیسا یہ گھر ہی سے نکل آیا۔
میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

الزام۔ "پہلے وہ اپنی بیویوں کو مقتدیوں کے سامنے پیش کریں۔ پھر مخصوص عضو کو پھر امامت کرائیں" (قدامت ص۶)

جواب۔ اس بے حیا و بدتمیز کو مستورات اور مقام مخصوص کا اس طرح ذکر کرتے اور غلط تاثر دیتے ہوئے کچھ شرم کرنی چاہیئے اگر اسے کتب فقہ میں مستورات کے حجاب کی تاکید اور ناف سے گھٹنوں تک ستر عورت کی فرضیت کا علم نہیں تو اس کی جہالت قابلِ ماتم ہے۔ اور اگر دانستہ اس نے ایسا تاثر دیا ہے تو یہ بد دیانتی ہے۔ جہاں تک "ثم الاحسن زوجۃ" کا تعلق ہے۔ یہ چیز درحقیقت ذاتی طور پر پاکیزگی نظر اور پاکدامنی سے متعلق ہے۔ اور قریبی ماحول میں باوقار و باپردہ حد تک محدود ہے نہ کہ اس کی تشہیر و تذکرہ اور نظارۂ عام۔ (کما فی رد المحتار) ولکن الوہابیۃ قوم لا یعقلون۔

باقی رہا ذکر عضو۔ تو یہ بعض کا ایک مجہول قول ہے جس کا صریح رد مذکور ہے۔ کہ لا ینبغی ان یذکر فضلاً ان یکتب یہ اس لائق ہی نہیں کہ اس کا ذکر ہو چہ جائیکہ اس کو لکھا جائے (کما فی رد المحتار و طحطاوی)

یہ اس نام نہاد قاری کی اپنی نالائقی ہے۔ کہ اس نے نہ صرف اس کو اہمیت دی بلکہ اس کیلئے ستر عورت کی فرضیت تک کو بھلا دیا۔ اسی لئے تو ایسے بے حیا، بدتمیز وہابیوں کے لئے ابو الکلام آزاد کے والد ماجد علیہ الرحمۃ فرما گئے ہیں۔ کہ ؎

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو
تڑا تڑ جوتیاں تم ان کو مارو

الزام۔ "ہاتھ سے مسواک کو پکڑے بھی نہیں۔ اور چوسے بھی نہیں۔ اور اس کو رکھ نہ دے۔ بلکہ گاڑ دے الخ" (ملخصاً۔ قدامت ص۶)

جواب۔ شیطان نے اس جاہل قاری کی کیسی مت ماری ہے۔ کہ مبنی بر حکمت آداب مسواک پر طعنہ زنی شروع کر دی ہے۔ حالانکہ اس میں کوئی خلاف شرع بات نہیں مسئلہ یہ تھا کہ مسواک کو ہیئت مسنونہ کے خلاف نہ پکڑے مگر قاری نے مطلقاً لکھ دیا کہ ہاتھ سے مسواک کو پکڑے بھی نہیں"۔ اور احمق نے اتنا بھی نہیں سوچا۔ کہ ہاتھ سے مسواک نہ پکڑے گا تو مسواک کیسے کرے گا؟ مسواک نہ چوسنے کی بھی حکمت بیان کر دی گئی ہے۔ کہ یہ نابینائی و وسوسہ کا باعث ہے۔ ویسے بھی مسواک کوئی "آئس کریم" نہیں کہ اسے چوسنا ہی چاہیئے نامعلوم اس میں اعتراض کی کیا بات ہے؟ قاری کا یہ کہنا

اپنا ہی نقل کیا ہوا یہ شعر۔ کہ ؎

جواب اس بات کا کیسا یہ گھر ہی سے نکل آیا۔
میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

الزام۔ "پہلے وہ اپنی بیویوں کو مقتدیوں کے سامنے پیش کریں۔ پھر مخصوص عضو کو پھر امامت کرائیں" (قدامت صلا)

جواب۔ اس بے حیا و بدتمیز کو مستورات اور مقام مخصوص کا اس طرح ذکر کرتے اور غلط تاثر دیتے ہوئے کچھ شرم کرنی چاہیئے اگر اسے کتب فقہ میں مستورات کے حجاب کی تاکید اور ناف سے گھٹنوں تک ستر عورت کی فرضیت کا علم نہیں تو اس کی جہالت قابلِ ماتم ہے۔ اور اگر دانستہ اس نے ایسا تاثر دیا ہے تو یہ بددیانتی ہے۔ جہاں تک "ثم الاحسن زوجۃ" کا تعلق ہے۔ یہ چیز درحقیقت ذاتی طور پر پاکیزگی نظر اور پاکدامنی سے متعلق ہے۔ اور قریبی ماحول میں باوقار و باپردہ حد تک محدود ہے نہ کہ اس کی تشہیر و تذکرہ اور نظارہ عام۔ (کما فی رد المحتار) ولکن الوہابیۃ قوم لا یعقلون۔

باقی رہا ذکر عضو۔ تو یہ بعض کا ایک مجہول قول ہے جس کا صریح رد مذکور ہے۔ کہ لا ینبغی ان یذکر فضلا ان یکتب یہ اس لائق ہی نہیں کہ اس کا ذکر ہو چہ جائیکہ اس کو لکھا جائے (کما فی رد المحتار و طحطاوی)

یہ اس نام نہاد قادری کی اپنی نالائقی ہے۔ کہ اس نے نہ صرف اس کو اہمیت دی بلکہ اس کیلئے ستر عورت کی فرضیت تک کو بھلا دیا۔ اسی لئے تو ایسے بے حیا، بدتمیز فرقہ جہلاء کے لئے ابو الکلام آزاد کے والد ماجد علیہ الرحمۃ فرما گئے ہیں۔ کہ ؎

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو
تڑا تڑ جوتیاں تم ان کو مارو

الزام۔ "ہاتھ سے مسواک کو پکڑے بھی نہیں۔ اور چوسے بھی نہیں۔ اور اس کو رکھ نہ دے۔ بلکہ گاڑ دے الخ" (ملخصاً۔ قدامت صنہ)

جواب۔ شیطان نے اس جاہل قادری کی کیسی مت ماری ہے۔ کہ مبنی برحکمت آداب مسواک پر طعنہ زنی شروع کردی ہے حالانکہ اس میں کوئی خلاف شرع بات نہیں مسئلہ یہ تھا کہ مسواک کو ہیئت مسنونہ کے خلاف نہ پکڑے مگر قادری نے مطلقاً لکھ دیا کہ ہاتھ سے مسواک کو پکڑے بھی نہیں۔ اور احمق نے اتنا بھی نہیں سوچا۔ کہ ہاتھ سے مسواک نہ پکڑے گا تو مسواک کیسے کرے گا؟ مسواک نہ چوسنے کی بھی حکمت بیان کردی گئی ہے۔ کہ یہ نابینائی و وسوسہ کا باعث ہے۔ ویسے بھی مسواک کوئی "آئس کریم" نہیں کہ اسے چوسنا ہی چاہیئے نامعلوم اس میں اعتراض کی کیا بات ہے؟ قادری کا یہ کہنا

بھی غلط ہے۔ کہ "اس کو رکھ نہ دے۔ بلکہ گاڑ دے" کیونکہ اس کے
اصل الفاظ مع شرح یہ ہیں۔ کہ "مسواک کو عرضاً نہ رکھے بلکہ طولاً"
کھڑا کرے" (رد المحتار) اسے گاڑنے سے تعبیر کرنا قادری کی
سراسر نادانی ہے۔ اور جہاں تک شیطان کا تعلق ہے۔ الحمد للہ
اس کا سُنّی بریلوی مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔ اس شیخ نجدی
نے تو خود ہی نجد کو اپنا ہیڈ کوارٹر قرار دیا ہے (ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ)

الزام۔ "جنّت میں لواطت بھی ہو گی"۔ (ملخصاً قدامت ص۶۴)

جواب۔ یہ بھی سراسر بکواس اور بد دیانتی ہے اور قادری نے
اپنے ہی الفاظ میں قطع برید اور بد دیانتی سے
کام لے کر اپنی ابلیسی ذہنیت اور علمی خیانت ظاہر کی ہے"
در مختار و رد المحتار میں بیانگ دہل فرمایا ہے۔ فلا وجود لہا فی
الجنۃ۔ ولا تکون فی الجنۃ علی الصحیح یعنی جنّت میں لواطت
کا کوئی وجود نہیں۔ اور یہی صحیح ہے (ملخصاً) اس قدر وضاحت و
صراحت کے باوجود در مختار کے حوالہ سے قادری کا اتہام کس
قدر بے حیائی و بد دیانتی ہے۔ لواطت پر حد نہ ہونے کے متعلق
بھی قادری نے غلط تاثر دیا ہے۔ حالانکہ در مختار میں اسی
مقام پر لواطت کی شدید تعزیر بیان کی گئی ہے۔ اور "تحقیق الحدیث"
میں بھی حد اور تعزیر کے متعلق کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ مگر قادری

کی ایسی الٹی کھوپڑی ہے۔ کہ اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آتی۔ اس
لئے اس کے مناسب حال دوبارہ یہ شعر پیش خدمت ہے۔ کہ

ڈھیٹ اور بے شرم دنیا میں بھی دیکھے ہیں بہت
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی۔

الزام۔ بریلویوں کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ چشتی رسول اللہ سیف جمالی
لا الٰہ الا اللہ مہر علی شاہ رسول اللہ ذکر ڈک آسمانی)

جواب۔ قادری صاحب مرزائیوں کی ایجنٹی اور ان کے
ساتھ بھائی چارے اور لا الٰہ الا اللہ عبد الجبار امام اللہ
جیسے ذمہ دارانہ حوالوں کے مقابلہ میں ایسے بے بنیاد و غیر ذمہ دارانہ
رکیک و ذلیل الزام عائد کرتے ہوئے تمہیں کچھ شرم کرنی چاہیئے۔
اگر سچے ہو تو بریلویوں کی کسی کتاب دگولڑہ شریف کی مطبوعات
میں سے اس کلمہ کی تعلیم و ترغیب ثابت کرو۔ اور منہ مانگا انعام پاؤ۔
ورنہ لعنۃ اللہ علی الکٰذبین کی تسبیح پڑھ کر اپنے وجود نامسعود
پر دم کرو شاید کچھ حالت بہتر ہو۔ جھوٹے دیوبندیوں کے تردید
شدہ جھوٹے حوالوں اور ان کے چبائے ہوئے نوالوں کو نگلنے
سے کیا حاصل؟۔ کیا ایسے ہی مصنوعی ہتھیاروں اور جھوٹے سہاروں
پر مقابلہ کے لئے نکلے ہو۔ ع

بدیں عقل و دانش بباید گریست

الزام۔ معلوم ہوتا ہے کہ بیچارے یتیم فی الحدیث ہیں" (قدامت ص۲۳)

جواب۔ تم جیسے جھوٹے شخص کے جھوٹے الزام کی کیا وقعت ہے آؤ ہم تمہارے گھر سے دکھائیں۔ کہ یتیم کون ہیں۔

مولوی عبدالرحیم اشرف ؔاہلحدیث، وہابیوں کی طرف سے مس فاطمہ جناح کی صدارت کی حمایت کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

"اب آپ ہی بتایئے۔ کہ آپ یہ فیصلہ کر کے اہلحدیث رہے ہیں یا تارک حدیث اور اگر آپ ہماری بات سنیں تو ہم برملا کہتے ہیں کہ جماعت اہلحدیث.. علم تقویٰ بصیرت اور اصابت رائے ہر پہلو سے یتیم ہو چکی ہے" (رسالہ المنبر لائلپور ۵ ۲ دسمبر ۱۹۶۴ء)

کیوں قاری صاحب آپ کے لئے اپنے ہی گھر کا کیسا مزیدار حوالہ اور زناٹے دار تھپڑ ہے۔ اسے کہتے ہیں۔ جادو وہ جو سر چڑھ بولے۔ ایک دفعہ اپنے نقل کردہ اس شعر کا پھر وظیفہ فرمالیجئے۔ کہ

؎ جواب اس بات کا کیسا یہ گھر ہی سے نکل آیا
یہی الزام ان کو دینا تھا۔ قصور اپنا نکل آیا

الزام۔ "خاں صاحب بریلوی لکھتے ہیں۔ کہ زن و شوہر کا ایک دوسرے کی ... کو چھونا بہ نیت صالح موجب اجر و ثواب ہے" (قدامت ص۷۲)

جواب۔ اعلحضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضور امام اعظم رضی اللہ عنہ سے یہ مسئلہ نقل فرمایا ہے اور بہ نیت صالح شرعاً اس کی ممانعت کی بھی کوئی وجہ نہیں۔ اس

کے باوجود قاری کا اس کو "بیہودہ اکاذیب" میں شمار کرنا بجائے خود اس کی بیہودگی کذب بیانی اور دریدہ دہنی ہے۔ اگر مدِ صحبت بہ نیت صالح موجب اجر و ثواب ہے تو اس سے بہتر سلسلہ کیوں ناروا ہے۔" فتاوی ثنائیہ ص۷۸ جلد دوم میں ہے۔ "صحبت کرنا بھی ایک نعمت ہے.. میاں بیوی کا محبت و پیار کی باتیں کرنا ہنسی دل لگی میں دل بہلانا نفل نمازوں سے بھی بہتر ہے" اب کیا فرماتے ہیں۔ قاری صاحب بیچ اس حوالہ کے۔

الزام۔ "لکھتے ہیں۔ سیدی عبدالعزیز دباغ کے مرید کی دو بیویاں تھیں الخ (قدامت ص۷۱)

جواب۔ سیدی عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ غوث زماں و اکابر اولیاءِ امت میں سے ہیں۔ اعلحضرت کی آڑ میں ان کے خلاف بیہودہ گوئی وہابیوں کی روایتی گستاخانہ ذہنیت کی آئینہ دار ہے۔ اور روحانیت و کشف و کرامت کو اپنی جنس و جسم کی صفات پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اور "روحانیت و کشف و کرامت" کے ایسے متعدد واقعات "صراط مستقیم و سوانح احمدی" میں بھی مذکور ہیں۔ جاہل قاری کو اپنے گھر کا پتہ نہیں اور دوسروں پر خواہ مخواہ کیچڑ اچھالتا ہے۔

الزام۔ روا مختار میں ہے۔ فرج البھیمۃ کفیہا۔ شرم گاہ اور منہ میں فرق نہ کرنا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے۔ فقہ کی پرواز کا۔ (قیامت ص۵۹)

جواب۔ محض ایک مسئلہ کے حکم کو "شرم گاہ اور منہ میں فرق نہ کرنا" سے تعبیر کرنا قاری کی جہالت ہے مولوی وحید الزمان وہابی نے لکھا ہے۔ "او فرج خارج لانہ کالفم"۔ (نزل الابرار ص۲۱) یہاں تو بہیمہ کا بھی ذکر نہیں۔ اور انسانی فرج کو منہ کی طرح بیان کیا ہے۔ بتائیے یہ کس کی پرواز کا کرشمہ ہے۔ ماھو جوابکم فھو جوابنا۔

الزام۔ امام صاحب کے نزدیک کتا نجس العین نہیں۔ یعنی سارا کا سارا ناپاک نہیں اور ایسے ہی سور بھی (در مختار ج ۱ ص۱۵۲)

جواب۔ نجس العین ہونا نہ ہونا ایک خاص فقہی اصطلاح ہے۔ مختلف صورتوں میں اس کے مختلف احکام ہیں۔ قاری کا اس پر اعتراض اور "سارا کا سارا ناپاک نہیں" سے اس کی تعبیر اور یہ تاثر کہ اس کا بعض حصہ ناپاک اور بعض پاک ہے۔ سراسر اس کی جہالت ہے۔ اور ایسے ہی سور بھی کے الفاظ محض بہتان ہے۔ اور ایسے کذاب و مفتری قاری پر خود اپنے فتوی سے تجدید ایمان فرض ہے۔ جیسا کہ اس نے خود لکھا ہے۔ کہ ______ حدیث میں آیا ہے کہ مسلمان جھوٹ نہیں بولتا ... کذب بیانی و بددیانتی کی وجہ سے اپنے ایمان کی تجدید کرے" (قدامت ص۱۴۳ ے ۱۴۴) جب قاری کی

کذب بیانی بددیانتی اور بہتان تراشی ہم نے روز روشن کی طرح واضح کر دی ہے تو اب اس کے فتویٰ کا اس سے بہتر مصداق کون ہو سکتا ہے۔؟

قاری سیف اللہ۔ کی جہالتوں، حماقتوں، خیانتوں اور کذب بیانیوں کے اس کھلے ہوئے دفتر سے اس کی نام نہاد کتاب "قدامت اہلحدیث" کی قدر و قیمت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جس کا ہم نے ضروری حد تک محاسبہ کیا ہے۔ مزید بعض فقہی جزئیات کا اصولی و مجموعی طور پر "تحقیق اہلحدیث" میں جواب دیا جا چکا ہے۔ یہ قاری کی ہٹ دھرمی اور جہالت ہے کہ وہ بات کو سمجھتا نہیں اور ہمارے دلائل و اعتراضات کا جواب دیئے اور پہلے امور طے کئے بغیر محض غلط مبحث و موضوع بحث سے فرار کی خاطر بات کو بڑھاتا ہے۔ اور ہر بات میں کذب بیانی کرتا اور غلط تاثر دیتا ہے۔ لہٰذا ہم آخر میں قاری سیف اللہ سے پھر کہتے ہیں۔ کہ اگر اسے مزید گفتگو کا شوق ہے۔ تو وہ "کانی ونڈ" کی بجائے "تحقیق اہلحدیث" اور اس کے بعد "قدامت اہلحدیث" کے اس رد کا ہماری طرح ترتیب سے معقول و مدلل جواب دے۔ ورنہ اپنے نامۂ اعمال کی طرح اوراق سیاہ کرنے سے کیا حاصل؟

ہمارا موقف۔ • حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اہلحدیث کہلانا ثابت نہیں۔ وہابیوں
کے اصول کے مطابق ان کے خود ساختہ مذہب کا یہ خود ساختہ
نام بدعت ہے۔ • متقدمین کی کتب میں لفظ اہلحدیث سے
مراد حضرات محدثین ہیں۔ نہ کہ ہر ایرا غیرا نتھو خیرا غیر مقلد
جاہل وہابی • وہابیہ کا اہلحدیث کہلانا اور مدعی عمل بالحدیث
ہونا غلط و ناممکن ہے۔ اس لئے کہ مختلف وجوہ سے نہ ہر حدیث
قابل عمل ہے۔ نہ ہر غیر مقلد عامل بالحدیث • تقویۃ الایمان و
صراط مستقیم میں مندرجہ عقائد وہابیہ سراسر مذہب اہل سنت
کے خلاف و محض باطل اور گستاخانہ ہیں۔ ہم نے اپنے اس موقف و
موضوع بحث کے سلسلہ میں جو تحقیقی و الزامی دلائل پیش
کئے ہیں۔ قادری سیف اللہ پر لازم ہے۔ کہ ادھر ادھر ہاتھ پاؤں
مارنے، بحث کو الجھانے اور غیر متعلقہ امور کو زیر بحث لانے کی
بجائے وہ بھی اس موضوع پر سلسلہ وار گفتگو کرے ہمارے
تمام دلائل کو سامنے لاکر معقول و مدلل جواب دے۔ اور
زیر بحث مسائل طے ہونے کے بعد پھر کوئی اور بات شروع
کرے۔ نیز زیر بحث مسائل کے ضمن میں ہمارے دس سوالات
بلفظ تبصرہ۔ "تحقیق اہلحدیث" و کتاب ہذا کے جواب الجواب جواب الزام
* تحقیق اہلحدیث" میں حکیم محمود کے متعلق پوری بحث

غنیۃ الطالبین میں تحریف و اونٹوں کا پیشاب پینے سے متعلق
حدیث و دیگر حوالجات پر جم کر گفتگو کرے۔ اور ان کے
بعد حسب ذیل عقائد و مسائل وہابیہ کو بھی احادیث
کی روشنی میں زیر بحث لاکر اپنے اہلحدیث و عامل بالحدیث
ہونے کا ثبوت دے۔

عقائد وہابیہ۔ "اللہ کے لئے جھوٹ بولنا محال نہیں
(ممکن ہے بول سکتا ہے)۔۔ ورنہ لازم آئے
گا کہ انسانی قدرت ربانی قدرت سے زائد ہو" (یکروزہ اسماعیل دہلوی
ص۱۷ ملخصاً) • "اللہ ظلم اور جھوٹ پہ قادر ہے" (ظلم کر سکتا ہے۔
جھوٹ بول سکتا ہے) (کنز الحقائق ص۶ نزل الابرار ص۵ وحید الزمان)
• اللہ کیلئے علم غیب ضروری و لازم نہیں، علم ہونا نہ ہونا اختیاری
ہے۔ چاہے دریافت کرے چاہے جاہل رہے۔ جیسا کہ تقویۃ الایمان
ص۲۳ پر ہے۔ "غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہے کہ
جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے"۔ • اللہ مکر
کرتا ہے۔ تقویۃ الایمان ص۵۵ پر ہے۔ "اللہ کے مکر سے
ڈرنا چاہیئے"۔ • "اللہ تعالیٰ کو جہت اور مکان سے پاک اور منزہ
سمجھنا بدعت اور گمراہی ہے" (ایضاح الحق دہلوی ص۳۵) • "سب
انبیاء و اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں"
(تقویۃ الایمان ص۴۹) • ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان

کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے" (تقویۃ الایمان ص۱۵) • "قیامت کے دن کوئی شخص نبی ولی رائی برابر چیز کا مالک اور مختار نہ ہوگا"۔ (الاعتصام لاہور ۱۱/۵/۷۶ء) • "جس کا نام محمدؐ ... ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں"۔ "رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا" (تقویۃ الایمان ص۹۹-۱۰۱)

جوئیں - "صحیح یہ ہے۔ کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کپڑوں اور جسم میں جوئیں ہو جاتی تھیں جیسے دیگر انسانوں کے جوئیں پڑتی ہیں"۔ (الاعتصام ۲۴/۱۰/۷۶ء)

قوم کا چودھری - "جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار ان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے" (تقویۃ الایمان ص۶۸)

کروڑوں محمدؐ - "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے۔ کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے" (ص۳۶)

زیارت اقدس - "انبیاء علیہم السلام کی قبور کی زیارت کے لئے سفر کرنا گناہ ہے" (فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۲ ص۶)

روضۂ انور و گنبد اقدس - "مسلمانوں پر قبروں کو زمین کے برابر کر دینا واجب ہے۔ پیغمبر کی قبر ہو یا کسی اور کی (عرف الجادی ص۶۰)

• "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قبہ (گنبد خضریٰ) شرک اور الحاد کا بہت بڑا وسیلہ اور اسلام کو مٹانے کا ذریعہ ہے" (فتح المجید شرح کتاب التوحید ص۲)

صحابہ کرام - "اہلحدیث شیعہ ہیں" (نزل الابرار وحید الزمان ج۱ ص۷)

• "صحابہ میں فاسق بھی تھے" (ص۹۴) • "معاویہ سے ایسی باتیں اور ایسے کام ہوئے کہ جن سے ان کی عدالت میں فرق آگیا" (ص۲۷)

• "معاویہ کی نسبت کلمات تعظیم مثل حضرت و رضی اللہ عنہ کہنا سخت دلیری اور بے باکی ہے۔ ایک سچے مسلمان کا دل یہ گوارا کرے گا؟ کہ وہ معاویہ کی تعریف و توصیف کرے" (حیات وحید الزمان ص۱۰۹ وحید اللغات)

اہلبیت - "خلافت منہاج نبوت (خلافت راشدہ) میں حضرت علی کو کسی نے بھی شامل نہیں کیا" • "حضرت علی کی خلافت کے بارے میں قرآن و حدیث میں تو کچھ پایا نہیں جاتا اور اور نہ ہی حضرت علی میں کوئی ایسی بات (صفت خلافت) نظر آتی ہے"۔ • "نہ ہی ان کی خلافت وقوع میں آئی"۔ (کتاب خلافت اللہ ص۳۲-۵۷-۲۶-۵۸) • "کافی حدیثیں ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی سے حضور اکثر ناراض رہتے تھے" (ص۱۱۴-۱۲۰)

• "حضرت علی کے گھر پر ہر وقت بھوک افلاس کا دور رہتا ہے۔ دوسری طرف حضرت علی میں فاطمہ کیلئے بے اعتنائی پائی جاتی ہے۔ اور حضور ہر وقت غمزدہ رہتے ہیں" (ص۱۱۹-۱۲۰) • "حضرت امام حسین کی صریح غلطی ہے۔ کہ جب یزید مسلمان تھا تو پھر بیعت نہ کی" "حضرت امام کا سفر کوفہ اسلامی خدمات کی خاطر نہیں تھا۔ بلکہ دنیاوی غرض و غایت تھی۔ اور اسی مقصد پر حضرت علی نے مدینہ چھوڑ کر کوفہ کی رہائش اختیار کی۔ واقعۂ کربلا نے اسلام کو مردہ کر دیا ہے" (معارف یزید محمد امین وہابی منشی کامونکی)

ص انہ محمد امین وہابی کامونکی۔

یزید نوازی۔ "جناب امیر المومنین حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت قابلِ صد احترام ہے۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری سردارِ جماعت اہلحدیث نے بھی یزید کو خلیفۂ حق تسلیم کیا ہے۔ (معارف یزید ص ۹۹ حصہ دوم ملخصاً)

فلم بندی جائز۔ (اپنے نیک کام) فلم میں فلم بند کرنا جائز ہے۔ ایسے کاموں کے لئے عام اصول ہے اِنَّمَا الاَعمَالُ بِالنِّیَّات۔ (اگرچہ تصویر جیسا فعل و ذریعہ حرام ہو) (اہلحدیث امرتسر ۱۹۳۴ء ۱۰ ص ۱۳)

بغیر غسل جماع۔ "ہم بستر ہوتے وقت بغیر انزال ہٹ جائے تو غسل فرض واجب نہیں۔" (اہلحدیث ۲۳ ۶ ۲) ● "اپنی بیوی کا دودھ پینا جائز ہے۔ بالغ کے حق میں عورت کا دودھ حلال ہونا ثابت ہے۔" (ملخصاً فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ ص ۳۱۲) ● "آیت قرآنی سے بیویوں کی چار تک حد ثابت نہیں۔ ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے نکاح کر سکتا ہے۔ نو یا زیادہ بیویوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت کی کوئی دلیل نہیں۔" (عرف الجادی ص ۱۱۱ ملخصاً) (اہلحدیث امرتسر ۶ جولائی ۱۹۳۲ء)

اللہ پر جھوٹ۔ خاوند بیوی کا تعلق... اس کو شریعت نے اتنی اہمیت دی ہے۔ کہ اس کے لئے اللہ پر جھوٹ بولنا بھی جائز ہے۔" (مظالم روپڑی ص ۵۳)

مرزائن سے نکاح۔ "اگر عورت (غلام احمد قادیانی کی پیرو کار مرتدہ) مرزائن ہے۔ تو غیر مرزائی مرد سے نکاح جائز ہے۔" (اہلحدیث امرتسر ۱۹۳۴ء ص ۲۰)

وہابیوں کی تمام تر عقائد باطلہ و گمراہ کن مسائل کی مزید تفصیل کیلئے کتاب "دوکر سیٹیں اور وہابی مذہب کی حقیقت" مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ سے طلب کریں۔

(مطبوعہ محمد محسن لاہور آرٹ پریس انارکلی لاہور)